7874
1-6-15

... حضرت ... جاودانی ... مجموعہ نکات قرآنی

١٢٩٦

فضائل سبل ربانی

حسب اجازت حضرت مصنف ممدوح الصدر در زبان [illegible] اوان حمید

در مطبع العلوم علیا [illegible] طبع شد

التماس ازجانب مولف

ناظرین مشتاق کی خدمت مین گزارش ہے کہ اصل
کتاب کے ملاحظہ سے پہلے ان اوراق کو جو بمنزلہ
مقدمہ خواص انبیا علیہم السلام اور خواص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تفسیر فتح العزیز سے رشتہ بند جمعیت ہین
مطالعہ فرماوین اور چاشنی مقصد کا [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکات قرآنی فی فضائل رسول ربانی

فائدہ

ل ہر چند سطور مسطور تحفہ ضیاء نظر اہل [illegible] بدا آرا ول
غرض حرف بحرف ملاحظہ [illegible] اور زبانی کو جملا وت
یں کریں [illegible] بسیار بخشیں آمین یعنی بخیال فواید اختلال
ؤال [illegible] استمال محبان پریشان حال کے کمال تاسف اہل
ی کہ جنکی بدولت دولت اسلام و ایمان و سعادت ہر دو جہان پائی اور
سلام اور ایمان والے کہائے اور تاریکی کفر و شرک سے نکل آئے اور ہزار
شقت و مصیبت خواہش دل و جان بحکم رسول انس و جان کے باسید
حصول انواع نعمت جنان و نجات از شدت عذاب و تیغ ہزار شرار نیران
ہوئی اور صد گونہ آرزو ہی دل کی دل ہی میں خونگی اور تمام عمر عزیز اپنی

دعوی تابعداری و محبت مین گذاری مگر اتباع صلٰوۃ اونکی ذات جامع
الکمالات سے واقف ہوئے اور نہ اونکے دفتر صفات بابرکات کے ایک حرف سے
آگاہی پائی اور نہ اونکی عظمت بدرگاہ رب العزت اور بکمال شفقت و عنایت
بحال امت سے خبردار ہوئے لہذا یہ ذرہ ولیدہ حال پریشان بال نقد لیاقت
از دست دادہ رو بخاک نہادہ ننگ خلایق نالائقی لائق ازرا خیر خواہی
برادران دینی و ایمانی کے قطرہ ازان دریای ناپیدا کنار و یکی از قصہ حبیبا
حسب فہم ناقص خود لب لباب مصداق کریمہ و ما یذکر الا اولی الالباب
گوشوارہ گوش ہوش محبت خدا و جوش محبت رسول خدا و خروش تابع شریعت
غرا رونق افزای ملت بیضا کے کرتا ہے ۵ بعد الحمد بر انقش کی خاطر خواہ
آمد آخر پس پردہ تقدیر پدید شد پس ہر طالب تابعدار رسول انس و جان
اور فرمان بردار و جان نثار خالق کون و مکان سے یہ امید ہے کہ ایک نظر
حرف بحرف اس حرف مطلب کو از اول تا آخر بنظر عبرت اثر دیکھیں غالبا
بکمال لطف پائین بلکہ مشتاق بار بار دیکھنے کے ہو جائین اور فقیر کو بدعای
خیر یاد فرمائین کہ ابتک ایسا مجموعہ عطر بار خوشگوار معطر کن دماغ جانی
اور گلدستہ تازگی بخش کوائف روحانی جامع مطالب بیعت و طریقت

مقاصد معرفت وحقیقت کہ از قسم نادید و ناشنیدہ ہے دیکھا اور سنا

ف درتفسیر فتح العزیز جو خلاصہ جملہ تفاسیر در ہ عزیزہ کا ہے

...رہ والضحیٰ مرقوم ہے کہ محامد و اوصاف اوس موصوف فکان قاب

...ن او ادنیٰ اعلیٰ درجہ کے زیادہ حد تحریر و تقریر سے ہین مختصر یہ کہ جتنے عطا

...خواص و کمالات ظاہری و باطنی سب انبیا علی نبینا علیہم السلام کو

...ئے اون سب صفات و کمالات مین آپکا حصہ سب انبیا علیہم السلام سے

تہا ؎ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ

...تنہا داری ؛ جدا جدا جو کمالات انبیا مین تہے ؛ سو سب وہ

...بیدان کربلا مین تہے ؛ اور علاوہ اسکے جو آپکو خاص خواص عطا

...ہمین اصلا اور دیگر انبیا علیہم السلام ...

...ص خاص آپکے قلمی ہین جو شمایل ز...

...ے آپ آگے دیکہتے تہے ویسا ہی پس پشت سے ملاحظہ فرماتے تہے

...سایہ وس ماہ رو بلال ابرو پشت ہمچو رو کا اصلا نتہا جہان جہان وہ جان

...گذرتے تہے وہان اہل جہان جانتے گذرتے تہے اور وہ کوچہ و

...ہو خوشبودار عطر یا بعرق مطہر رسول مختار سے واسطے حاضری

اوراگاہی اصحاب ویار دوراز دولت دیدار آن سراپا انوار کے رہ بر دیار وفادار

ہوجاتا تہا ؎ نکلے جدہر سے آپ وہ کوچے مہک گئے ؛ شیشے چمن بنے

مدینہ کی راہ کے ؛ آن نسیمی کہ بیاید از چمن ؛ ہمچنانکہ بوی کا حمد از یمن ؛

الغرض وہ خوشبو طالب یار تہا اور شایق دولت دیدار کو بلا واسطہ جا حضور

سراپا نور اوس صدر الصفا و رکردیتی تہی اور جسم مطہر پر کہی نہ بیٹھتی تہی اور موسم

گرما میں بدلی سایہ کرتی تہی اور اتفاقاً وہ سایہ خدا سراپا نور وضیا کسی درخت

کے نیچے گذر فرماتے تو ڈالی سایہ دار گہوم کر سایہ کرتی تہی اور نجاست سراپا طہارت

یعنی بول و براز اوس ذات اطہر کو زمین فوراً نگلجاتی تہی مگر ان خوشبو او مقام

کی مشک و عنبر کو شرماتی تہی اور وقت ولادت سراپا سعادت سے جسم

اطہر پر اصلا اثر فضلات جسمانی کا نتہا ۔ اور ناف بریدہ تہے ۔ اور وقت

تشریف لانے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے انگشت شہادت طرف آسمان کے

اوٹہائے ہوئے تہے ۔ اور وقت ظہور اوس نور شہر مندہ کن تجلی طور کے ایسا

ایک نور جہانگیر ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی سے بہت شہر ملک شام کے آپ کی

والدہ کو نظر آئے ۔ اور فرشتے آپکو پالنے میں جہولاتے تہے خوب کہا جسنے

؎ ملائک جہولاتے تہے جہولا مدام ؛ سدا مہد مین و نسے کرتے کلام ؛

اور چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تہا اور جسوقت آپ اشارہ
فرماتے تہے آپکی طرف متوجہ ہوتا تہا جیسا کہ جناب مولانا ترجمہ حدیث صحیح کا
فرماتے ہین سہ بادبا احمد اشارت بین شود شق نار آبراہیم ز انسرین شود
اور سواری براق بہی آپہی کو مخصوص تہی - اور فرشتونکا لشکر مین بصورت
انسان داخل ہونا اور کفار کو شکست دینا آپہی کو خاص تہا - اور شق قمر بہی
... قیامت کو جسقدر آپکا احترام واکرام ہوگا کسیکا نہوگا - اور آپکو بجلال اعزاز
... بری براق حشر مین بلائینگے اور ستر ہزار فرشتے آپکے گرداگرد ہونگے اور سیدہے
طرف عرش کے کرسی بجلال احترام آپکو بٹہائینگے - اور نشان الحمد کا آپکے ہاتہہ
مین دینگے کہ حضرت آدم اور سب اولاد اونکی زیر نشان ہونگے - اور سب انبیاء
علیہم السلام معہ اپنی اپنی امت کے آپکے پیش رو ہونگے - ا
اول آپکو ہوگا - اور سب سے پہلے پلصراط سے گذر آپ فرمائینگے - اور تمام اہل محشر
کو حکم ہوگا کہ آنکہہ بند کرین کہ حضرت فاطمہ زہرا بیٹی رسول اللہ کی پلصراط سے
گذرتی ہین اور سب سے پہلے دروازہ جنت کا آپ کہولینگے - خلاصہ یہ ہے کہ
اوس روز کہ وہ روز ہزاران مصیبت و آفت اور صدہا قسم کی ذلت و عبرت کا ہے
آپ مانند وزیر اعظم و سلطان معظم کے ہونگے - بعد اسکے یہ تقریر بہی قابل دید

اہل دید ہے زیب تحریر ہے یعنی تعداد و شمار اشعار ابدا ز مثنوی شریف جو شرح
آیات قرآنی کرتے ہیں اور جملہ مدعا و مقاصد ایمانی پر گواہی دیتے ہیں اور آیت فضیلت
افضل و محبوبیت اکمل برگزیدہ جزو کل برچیدہ جملہ رسل ختم المرسلین جناب رحمۃ
للعالمین کے حسب آیات قرآنی مع دیگر نکات احکام رحمانی وغیرہ مقاصد ایمانی
بخوبی ثابت کرتے ہیں دو سو اسی ہیں اور تعداد آیات بینات جو صراحتًا اور اشارتًا
ختم نبوت معدن رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مع دیگر آیات
جو فوائد اور منفعت دینی اور خرابی و مذمت دنیوی پر یکتاہی گواہی دیتے ہیں اور نیز
جملہ مقاصد ایمانی کو بخوبی ثابت کرتے ہیں تخمینًا اکسو چوراسی سے زیادہ
ہیں اور اشرف و افضل ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور نہ متصور ہونا
دوسرے عدد و افضل کا سوا اس ایک عدد افضل کے بخوبی سب پر روشن تر از
روز روشن ہے جیسا کہ نہ پایا جانا مثل و مانند اوس جامع صفات بے مثل و بے مانند
کا بدلائل قرآنی و اقوال علماء ربانی و عرفاے ایمانی کے بخوبی ثابت اور
متحقق ہو جانا سب پر ظاہر و باہر ہے یعنی خلاصہ عقیدہ حقیر صادق کاملہ
جملہ ارباب کمال اور اصحاب حال و قال صاحب شریعت و طریقت اہل معرفت
و حقیقت کا حسب اجماع علماء امت اہل سنت و جماعت کے یہی ہے

کہ موجود ہونا شریک و مثل جناب باری کا محال اور ممتنع بالذات ہے

اور پایا جانا شریک اور مثل جناب رسالت پناہی کا محال اور ممتنع بالغیر ہے

یعنی بباعث خاتم النبیین ہونے جناب رحمۃ للعالمین کے تا روز قیامت

آپکی مثل و مانند ہونا حسب آیۂ کریمہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

محال اور دشوار ہے پس نہ پایا جانا مثل اوس ذات بے مثل کا اب اور آئندہ

روز قیامت بخوبی سب پر ظاہر و ہویدا ہے بلکہ حقیقت میں پیدا ہونا عند

پروردگار ہے نہ موجب عاید ہونے نقصان در قدرت قادر غفار ہے معاذ اللہ منہا

اور جو آیات و ابیات کہیں مکرر ہیں تو از قسم قند مکرر ہیں ہزار صد ہزار شکر

بجناب کبریا و بے حد و شمار صلوٰۃ اللہ علیہ افضل التحیۃ والثنا

بتائیدات ایزدی و توجہات محمدی جملہ مقاصد و مطالب

لب لباب خلاصہ عقائد ایمانی اور حاصل فوائد قرآنی کے بغیر لحاظ اختلاف

اقوال ارباب قیل و قال و اصحاب بحث و جدال بیرون از حد اعتدال

مرقوم و مرسوم ہوئے ہیں وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَهُوَ خَيْرُ رَفِيقٍ

حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ف یعنی ہر صنعت خاص اوس افضل رسل کی مثل گل کے اور

جامع الکمالات اوس برگزیدہ جزو و کل کی مثل مجموعہ اور گلدستہ کے سب ہے حسن
پایا جانا مثل ایک گل کا اوس گلدستہ او مجموعہ گل سے از قسم دشوار اور مشکل ہے
تو پایا جانا مانند اور مثل کل مجموعہ اور گلدستہ کل کا بوجہ اتم محال اور مشکل ہے

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ نکات قرآنی فی فضائل رسول ربانی

سب حمد و ثنا اوس جناب کبریا و ذات بے ہمتا کو زیبا ہے کہ جسنے حکم کن سے
فیکون کو آئینہ جہان نما بنایا اور عالم نابود کو لباس بود پہنایا اور ذرہ بمقدار
آدم خاکی کو بکریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ... ... با
اور تمام عالم عرشی و فرشی مین آفتاب سا چمکایا اور ...
انگشت نما فرمایا گویا قطرہ عین دریا سمایا یا عین دریا کو بصورت قطرہ نمایا
حسب ارشاد مولانا ابیات بحر علمی در نمی پنہان شدہ ❊ در سہ گز تن عالمی
پنہان شدہ ❊ ای ہمہ دریا چہ خواہی کرد نم ❊ ای ہمہ ہستی چہ میجوئی عدم ❊
ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ❊ چون چنینی خویش را ارزان فروش ❊
ای برادر عقل یکدم با خود آر ❊ اندرون تو خزانست و بہار ❊

سبحان اللہ بلاشک قلب مومن کو وہ فراخی وسمائی عنایت فرمائی
کہ عرش وکرسی میں نہ سمائی جیسا مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے
ہیں **نظم** گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است :: من نگنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز :: من نگنجم این یقین دان ای عزیز ::
در دل مومن بگنجم ای عجب :: چون مرا جوئی دران دلہا طلب ::
مقولہ جناب مولانا **ابیات** گر تو میدانی کہ در دلہا خداست ::
پس ترا تعظیم ہر دل مدعاست :: گر تو خواہی از جہان گوی بری ::
(۲) دلبری کن دلبری کن دلبری :: اور خوب کہا جسنے کہا **قطعہ**
دل بدست آور کہ حج اکبر است :: از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بنگاہ خلیل آذر است :: دل گذرگاہ جلیل اکبر است
چنانچہ جناب مولانا فرماتے ہیں **شعر** کعبہ مردان نہ از آب و گلست
طالب دل شو کہ بیت اللہ دلست :: **فرد** ستانا دلکا اے نادان برائے
قلوب المومنین عرش خدا ہے :: بلاشک دلداری جہان کاندای ہے
انبیا ہیں صفت از حضرت آدم تا این دم بلا تغیر و تبدل ہر ملت و مذہب میں
موصوف ہی ہے مگر ان دل سے وہ دل مراد ہے جو نور ایمان اور محبت

وخوف خالق انس و جان سے معمور اور نڈر ہو اور ناامیدی جناب باری سے

از بس نفور ہو بلحسب آیہ کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ

الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ مصداق مسئلہ

عقائد الإيمان بين الخوف والرجا کا ہوجاوے یعنی شان قہاری

جناب باری سے ہر دم ڈرتا کانپتا رہے اور صفت غفاری سے ہر قدم

زیادہ تر امیدوار مغفرت کا رہے حتی کہ جو کوئی کہے کہ سب جنتی ہونگے

مگر ایک دوزخی تو یہہ شخص بکمال خوف الہی سے آپکو دوزخی جانے اور سبکو

جنتی سمجھے اور جو کوئی کہے کہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک جنتی تو یہہ

شخص آپکو بکمال امیدواری رحمت جناب باری کے جنتی جانے اور سبکو

دوزخی کہ درحقیقت حاصل کمال خوف و امید کا یہی ہے پس وہ دل جو

بانواع نجاست حسد و بغض و خودنمائی و ہواپرستی وغیرہ امور فتور سے

لبریز اور طاعت اور محبت خدا سے درگریز ہے فی الواقع وہ دل ہی

نہیں ہے حسب آیات قرآنی و ارشادات رسول ربانی کے جیسا کہ جناب

مولانا فرماتے ہیں **ابیات** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام

در یکی باشد کدامست آن کدام :: دل تو این آلودہ را پنداشتی ::

لاجرم دل اہل دل بردا شتی ؛ اور بواسطے رسول رؤف الرحیم سراپا تعظیم
مخاطب بکریمہ وانک لعلی خلق عظیم منبع الجود والکرم شفیع الامم بفحوای
کریمہ فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم تا آخر دریای رحمت کاملہ کا کس جوش
وخروش ہزاران عنایت ہمدوش سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
بہایا کہ بلقب کنتم خیر امۃ کے ملقب فرمایا سچ ہے ع رحمت حق
بہا نمی طلبد ؛ رحمت حق بہانہ می طلبد ؛ قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش
متصل گردان بدریاہای خویش ؛ گویا اسی سبب سے کریمہ ولقد من اللہ
علی المومنین تا آخر کو آنحضرت کے خاتم الانبیاء اور معزز سر دوسرا اور
سراپا شفقت فرما امت بینوا ہونے پر گویا فرما کے نہایت مرتبہ کا احسان
عنایت نشان اپنا اہل ایمان پر جتایا اللہ اللہ ہزاروں دل وجان قربان
اس احسان اور صاحب احسان پر ع ای خدا قربان احسانت شوم
این چہ احسانست قربانت شوم ؛ اور درود نامحدود اوس وجہ
سراپا سود باعث بود عالم نابود رسول ب ود و کو سزاوار زیبا ہے
کہ ادنی وصف اوس اعلی درجہ موصوف فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہے
کا فکان قاب قوسین ہے جیسا کہ سرمہ اوس چشم سرمگین شاہ وجہین

نوراگین سراپا حلم وتمکین خاتم نبوت رانگین سرچشمہ فیض نور وضیا ہیچو وَالنَّهَارِ
اِذَا تَجَلّٰى کا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى اسکے شان ہے سبحان اللہ جنکی کمال علو مرتبت
ونہایت محبت بدرگاہ رب العزت کا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی تا آخر گواہ ہے
اوسی ماہ ضیا کا غازہ چہرہ آرا اور شانہ زلف دلربا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ
اِذَا سَجٰى ہے اللہ اللہ جسکی غایت درجہ کی الفت ومحبوبیت کا طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى وصف سرا ہے اوسی منبع الجود والسخا کی کمال
نوازی ودریا دلی کا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثنا پیرا ہے اوسی
زلف مشکین عنبر بار سیاہی خال دلکش کا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سراپا ثنا ہے
اوسی ماہ رو ہلال ابرو کا آئینہ رونما وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى کاکل مشکین بدوش
انداختہ ؛ وزنگاہی کار عالم ساختہ ؛ الغرض ہر عرشی وفرشی اوسی ماہ رو
جہانی محو ہر و پشت ہیچو رو کے کمال وبرگزیدگی اکمل پر لب کشا ہے جو حسن
آرائی ودلربائی مین از ماہ تا ماہی ہیچو ماہ نو انگشت نما ہے ؎

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

احمد مرسل ختم رسل ؛ سلسلہ بند نظام کل ؛ ابراہیم گلی گلشنش ؛
یوسف بوئی پیرہنش ؛ عشق را ہمین عریان ندیدہ ؛ چو جان اندر تن وے

(۵)

تن جان ندیده جمله هستی تن است او جان است ؛ او زعالم چو لعل از کا نست
جب حسب مضمون این هر دو بیت بیچو بیت ابرو جمله ابیات را آبرو کہ
؎ ای خیرت صفات تو بند زبان ما ؛ انگشت حیرت است بان بر دهان ما
وصف لطیف مسح چه شمارد قلم ؛ هر ورق شعله نگارد رقم ؛ اختتام دو لت
حمد و نعت همیشہ ناتمام خوش انجام کا دشوار و محال ہوا تو بمجبوری ختم
اس سعادت سرمدی اور نعمت ابدی کا موافق ان دو اشعار آبدار کہ
؎ در گنج معانی را کشادم ؛ زبان تا دل بمعنی غوطه دادم ؛
بجز گوهر حمد و نعت احمد ؛ نه تابید و نه سنجید و نه سر زد ؛
اس بیت لقد بجانی و انقه ایانی پر ضرور ہوا کہ ؎ خدایا از تو عشق مصطفے را
محمد از تو میخواهم خدا را ؛ یعنے ؛ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ؛ خدا سے
پوچھہ لو نشان محمد ؛ بلا شک ؎ عجب ثنا تو سے ہے نشان محمد ؛
خدا خود ہے ثنا خوان محمد ؛ اور فضیلت افضل اور کاملیت اکمل جملہ
اصحاب با وقار رسول مختار علی الخصوص چار یار کبار و فا دار و آل اطہار
ابرار محافظ سرمایهٔ ایمان جمله ایماندار چون احاطهٔ چار دیوار بلند و پایدار
کی از عرش تا فرش بیچو آفتاب نصف النهار کی مرصنا ر و کیا رہ روشن تر

اور اسکا راست ہے چنانچہ جناب مولانا حدیث شریف کا ترجمہ فرماتے ہین ؎

گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم ؛ رہروان را شمع و شیطان را رجوم

ما و اصحابیم چون کشتی نوح ؛ ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح

اور نیز ارشاد فرمایا جناب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہدایت اور نجات تمام مخلوقات کے دو چیز چھوڑتا ہون ایک قران مجید اور ایک اپنی اولاد جیسا کہ بحق سر حلقہ اہل حق حضرت حسنین بقول محدثین رضی اللہ عنہما کے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جسنے دوست رکھا ان دونوکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو دوست رکھا خدا کو اور جسنے عداوت رکھی انسے عداوت رکھی مجھسے اور جسنے عداوت رکھی مجھسے عداوت رکھی خدا سے چنانچہ بحق حضرت غوث الثقلین ممدوح دارین کہ حسنی و حسینی ہین مولانا فرماتے ہین ؎

بوی گل دیدی کہ آنجا گل نبود ؛ جوش مل دیدی کہ آنجا مل نبود

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است ؛ خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

گر ز بغداد و ہرا یا از ری اند ؛ بیمزاج آب و گل نسل وی اند

پس بعد حمد و نعت کے عاصی حضور احمد عفی عنہ ساکن قصبہ سہسوان

(۷)

روایت ہے آنحضرت صلعم سے کہ ایک بار آپ نے حسنین علیہما السلام کو دیکھا اور بٹھایا اپنے زانو پر اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان دونوں کو اور ان کے ماں باپ کو وہ شخص قیامت میں میرے ساتھ ہمراہ ہوگا ۱۲ منہ

فصلع ہدایت پر ضمیر منیر اصحاب یقین اور ارباب حق آئین پر ظاہر ہو کہ تمام

کہ پس از تالیف و درستی نسخہ لب لباب شریف مثنوی معنوی و نسخہ حکایات الصالحین

و تحفۃ الایمان فی بیان احکام السنۃ و القرآن کے عرصہ دراز سے صاحب مذاق

سخن پر لطف زا بہزار جان مشتاق ازبس درپے تالیف دیگر رسالہ نو طرز کے

تھے مگر فقیر کو اصلا فرصت نہ تھی اور نیز جرات نہ کی کہ بغیر تائید خالق کے امر

لایق پسند خلایق مجھ سے نالایق سے ظہور میں ظاہر آنا ہرگز متصور نہ تھا کہ ناگاہ

بفضل کریم حسب کریمہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ کچھ مضامین نو آئین بطور القا اس اثیم کو عطا (۸)

ہوئے کہ بعینہ بعبارت اردو صاف صاف تحریر کر دئے تا اہل نظر بنظر ذوق و

لطف و شوق دیکھائیں اور نیز دیگر ارباب شوق کو یہ لقمہ لذیذ چکھائیں کیا عجب ہے

کہ حق طلب نفع پائیں اور بکریمہ اَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تا آخرہ

ایکدوسرے کو بھلائی کی رغبت دلائیں اور برائی سے نفرت کرائیں آمین ثم

آمین اب تک کوئی رسالہ اس قسم کا مصداق کریمہ هٰذَا بَصَائِرُ

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُوْنَ دیکھنے اور سننے

میں نہیں آیا گویا بعین عنایت خداوند کریم وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

سے بطفیل حبیب رؤف الرحیم کے طرفہ سامان حفاظت و زینت لوازم
دولت ایمان و اسلام و اسلامیان کا مہیا فرمایا بل عمدہ طریقہ راست
روی اور حق بینی کا طالبان راہ حق کو بتایا کہ وَاللّٰہُ یَہْدِیْ
اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
ورنہ کجھان یہہ ناتمام اور کجھان یہہ اہتمام کجا نکتہ کجا کتاب کجا ذرہ
کجا آفتاب ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ؛ بہ بین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا ؛ پس ناظرین حق آئین لطف گزین عفو قرین
اگر کہیں غلطی اور خطا اس سراپا غلط اور خطا کی پائیں تو بدامن
عفو چھپائیں اور اس انگشت نما در گناہ و خطا کو زیادہ تر انگشت نما نفرمائیں کہ
اہل خطا مستحق عطا ہیں بلکہ نکتہ نواز نکتہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب جانتے ہیں
جیسا سعدی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؎ بہ بخشای کانان کہ مرد حق اند ؛ خریدار
دکان بے رونق اند ؛ اسواسطے کہ مجکو ہرگز دعویٰ ہمہ دانی نہیں ہے اور
اگر ہے تو دعوی بناوانی ہے اور نیز غرض اصلی عاصی خدا آرائی ہے نہ خود آرائی
اور بازار خدادانی میں نقد گناہی اور نادانی کو رونق اور گرم بازاری ہے
جناب مولانا فرماتے ہیں ؎ گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز ؛ ہستی ہمچون

شب خود را بسوزد ؛ پس سے نازم بسرمایۂ فضل خویش ؛ بدریوزہ

آوردہ ام دست پیش ؛ مگر ہان درحقیقت ادنیٰ سے اعلیٰ کا کام ظہور

مین آنا اور ذرہ سے آفتاب چمکنا اور سیاہی سے سفیدی ظاہر ہونا

اور مردہ سے زندہ نکالنا قدرت خدا ہی کا نام ہے جیسا بکریمہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

وکریمہ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ ارشاد ہے سچ ہے سے دکھانا

چاہے جب وہ صنعت فرید ؛ تو چمکاتا ہے ہر ذرہ سے خورشید ؛

پس اول فضائل وکمالات رسول ربانی بطور نکات آیات قرانی بیانکرنا

مقدمہ جملہ مقدمات ایمانی تازگی بخش قوت روحانی جانکر سب پر مقدم

کیا کہ پہلے ارکان ایمانی کو تقویت اور سامان رونق جانی کو بخوبی زینت

ہوجاے تا بعدہ ہر کس و ناکس دیکھنے اور سننے اور عملکرنے پر بہزار جان و

دل رغبت کرین اور کما حقہ فائدہ اوٹھائین اسواسطے کہ ہم بے دولتونکو

دولت خدادانی اور نعمت ایمانی ہدایت رسول ربانی کے نصیب ہوئی

ورنہ ہماری جان وزبان کہان اور یہ خوان الوان نعمت اسلام وایمان

کہان بلکہ تمام عمر بیخودی اور بت پرستی مین تمام ہوجاتی اور خدا آگاہی سے

(۱۰)

ہرگز آگاہی نہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ؎ چند بت بشکست
احمد در جہان ۞ تا کہ یا رب گوی گشتند امتان ۞ گر نبودے کوشش
احمد تو ہم ۞ می پرستیدے چو اجدادت صنم ۞ آن سرت وارست
از سجدہ بتان ۞ تا بدانی حق او بر امتان ۞ چنانچہ ہر قسم کی مسائل
اور مثالیں برای ناظرین سراپا اشتیاق اور شائقین پر مذاق کے مرقوم ہیں
لہذا نام اس رسالہ کا **نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی** رکھا
خداوند کریم بطفیل رسول رحیم قبول فرما کر مقبول نگاہ ای خلق اللہ فرماتے
اور طالب حق کو اسکے مطالب حقہ سے کماحقہ نفع پہونچاوے آمین
پس صاحب نظر لطف اثر سے امید ہے کہ وقت مطالعہ کے مجھ اس خوار زار
گنہگار مستحق مغفرت پروردگار کے بھی للہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی جملہ
صدمات جانی و ایمانی و جسمانی بل تمام آفات ناگہانی زمینی اور آسمانی سے
بچاوے اور راہ حق پر چلاوے اور اپنی محبت کا مزا چکھاوے اور دولت
زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف فرماوے آمین ثم آمین ؎
وہ خاک در جو میر اصندل جبین ہو جاے ۞ علاج درد سر و جان و دل وہیں ہو جاے
یہی سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ۞ گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

پس کسی مقام پر بکمال لطف معنوی کلام عرفانی سے معنی قرآنی لطف انگیز
ہیں اور کسی جا کلام ربانی سے بہزار زیب و زینت کلام عرفانی لطف خیز
ہے کہیں اقوال اہل قال سے احوال ارباب حال کو تقویت ہے کہیں احوال اہل حال سے
اقوال اصحاب قال کو رونق اور قوت ہے کہیں نزاع لفظی اہل صورت کو
مقولہ ارباب معنی گرہ کشا ہے کہیں نکات اصحاب معرفت کو کلام اہل شریعت
لطف افزا ہے الغرض کہیں تفسیر در شکل اور کہیں شکر در تفسیر ہے ہر مطلب
بے عدیل و بے نظیر ہے پس بحکم وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
یہ گرفتار اوہام حسب الہام و انعام خالق انام بکد و مقام لطف التیام
گوشوارہ گوش ہوش اہل اسلام ذوی الافہام کرتا ہے تا ارباب ذوق
لطف اٹھائیں اور اصحاب شوق تڑپ جائیں سبحان اللہ جل شانہ
عم نوالہ نے بحکم آیات بینات إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ
يَعْقِلُونَ وَلِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَلِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ وَ
لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ وغیرہم کے حصول نعمت عدیم المبادلت فہم
لطف معانی اور وصول دولت سراپا سعادت دریافت نکات قرآنی
کو خاص گروہ ایمانداران درست فہم بیدار دل صفا منزل سراپا ہوش
(۱۲)

کو ہی بکوشش ہوش کوشش کرنے کو منحصر فرمایا حالانکہ عنایت عمیم و شفقت
عظیم سب پر عام فرمایا عادت قدیم رب کریم خداوند رحیم ہے پھر خاص کرنا
ایک گروہ کو اور محروم فرمانا تمام مخلوق کو اسمین کیا نکتہ ہے جواب
یعنی سب پر بخوبی ظاہر و ہویدا ہے کہ طعام لذیذ و خوشگوار اور لقمہ مقوی
اور مزیدار بحالت صحت جسمانی اور عافیت جانی لسیندا و مرغوب طبع
ہوگی بخوبی قوت دہ اور طاقت افزا ہوتا ہے اور قوای جسمانی کو بھی
انواع قسم کی رونق اور قوت دیتا ہے مگر ہان مریض کو البتہ بہہ طعام
بستر ہلاکت پر لٹاتا ہے کہ طعام قوی کا صحیح کو قوی کرنا اور مرض مریض کو (۱۳)
بڑھانا سب پر کما حقہ ظاہر ہے پس اسیطرح طعام ذکر اللہ و کلام خدا چون غذای
لطیف روحانی اور چاشنی مذاق ایمانی ہے کہ در صورت حصول کیفیت
ایمانی و وصول ذوق جانی کے جو مراد صحت و عافیت حقیقت انسانی
اور تازگی روحانی سے ہے خوشگوار و مزیدار ہوتا ہے اور آفتاب ایمانی بڑھاتا
ہے اور ارکان روحانی کو بخوبی قوت دیتا ہے مگر ہان ریاکار مکار سیاہ دل
گم کردہ منزل کا جو از قسم مریض ہے البتہ ہمیشہ قدم گمراہی مین بڑھاتا ہے
حسب کریمہ یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

یعنی بہت لوگ کلام اللہ سے باعث سیاہ دلی اور بے اعتقادی کے
گمراہ ہو جاتے ہین اور بہت لوگ بسبب کمال اعتقاد قلبی اور نور ایمانی کے
ہدایت پاتے ہین جیسے سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ باران کہ در
لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ؛
درحقیقت بندہ خدا سے دور از ہوا و ہوس جنکی ہدایت خدا کو منظور ہے
وہ مثل صحیح سالم سنتے اور پڑھنے اور سمجھنے کلام خدا اور نام کبریا سے
حسب کریمہ فَمَن يُرِدِ اللّٰهُ اَن يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
ہمیشہ مثل گل شگفتہ دل رہتے ہین جناب مولانا فرماتے ہین ؎ (۱۴)
ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب ؛ او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب ؛
اور بندگان ہوس خدا ناترس جنکی رہنمائی منظور الٰہی نہین ہے وہ مانند
مریض کے بحکم کریمہ وَمَن يُرِدْ اَن يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا
تنگدل گمکردہ منزل ہو جاتے ہین یعنی حکم خدا بگوش دل سننا اور
بہوش دل سمجھنا بچشم دل پڑھنا دلیل ہدایت اور صحت بل نجات
یابی کی ہے اور بے پرواہی اور کم توجہی سننے اور سمجھنے اور پڑھنے
حکم خدا سے نشان ضلالت و گمراہی بل پہچان ضلالت و بیماری کی

۵۱

۱۵

کہ باشک بیمار کو بدمزگی مونہہ سے از طعام لذیذ بھی کم رغبت بل نفرت ہوتی ہے
پس بے رغبتی از ذکر اللہ جو غذای روحانی ہے صاف دلیل بیماری کی ہے
معاذ اللہ منہا جیسا کہ ارشاد جناب مولانا برین مدعا گواہ ہے

قوت اصلی را فرامش کردہ ٭ روح را اندر مرض آوردہ ٭
قوت اصلی ای پسر نور خداست ٭ قوت حیوانی مرا ورا ناسزاست ٭
قوت جبریل از مطبخ نبود ٭ بود از دیدار خلاق ودود ٭
چون محمد پاک شد زین نار و دود ٭ ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود ٭
قو رفیقی و سوسہ بدخواہ را ٭ کے بدانی تم وجہ اللہ را ٭
جبرئیلی را بہ استن بستہ ٭ پر و بالش را بصد جا خستہ ٭
صحت این حس بجوئید از طبیب ٭ صحت آن حس بجوئید از حبیب ٭
شاہ جان مر جسم را ویران کند ٭ بعد ویرانیش آبادان کند ٭

لہذا برای نکات فہمی آیات قرانی اور واسطے رموز دانی احکامات
ایمانی کے گروہ والاشکوہ اہل سوجھہ بوجھہ بیدار دل در ذوق و شوق
محبت خدا کامل چون عشق بلبل بر گل کو ہے مخصوص سرا کے القرآن لطائف
قرانی و روحانی او رذائقہ کو انف ایمانی وجانی اسی فرقہ سراپا مذاق

مشتاق کو چکھایا کہ برای شنیدن نام خدا و دیدن انوار کبریا یعنی لقاء الله و
خریدار و برای فہمیدن کلام الله و خواندن حکم مولی بہزار جان تیار
اور کلاہ لطف ایمانی بر سر و قبای ذوق جانی در بر ہی فریق غریق دریای
محبت خدا اور حریق آتش الفت محبوب خدا ہے فی الواقع حق بحق دار رسید
وگرنہ مقصودش وا گردید کہ بلا شک قدر نان گرسنہ طلب نان داند چنانچہ
قدر آب تشنہ چون ماہی بے آب شناسد یعنی گرم بازاری و آبداری سودا
حسن و خوبی مطلوب کا قدردانی طالب سے ہے لہذا مطلوب کو بھی
بہزار شوق دل طلب و خواہش طالب بجان مطلوب ہے جیسا کہ آپ (١٦)
مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے ہین سہ تشنہ می نالد کہ ای آب گوار

آب ہم نالد کہ کو آن آب خوار ؛ روی خوبان ز آئینہ زیبا شود
روی احسان از گدا پیدا شود ؛ حاصل آنکہ ہر کہ او طالب بود
جان مطلوبش برو غالب بود ؛ سچ ہے کہ اگر گدا و فقیر و بینوا نہوتا تو
ہرگز نام اہل سخا سے صفحہ جہان پر نام و نشان ظاہر نہوتا بس ہزار جان
لوگ شکر خدا بجا لائین جو غربا و بینوا کی حاجت روائی کرتے ہین اور
درجے عند الله بڑھاتے ہین سہ شکر بجا آر کہ مہمان تو ؛ روزی خود میخورد از خوان تو

[illegible] طلب حدیث قدسی کا [illegible] رحمت [illegible] محبت الله [illegible] ۱۲

نخست یعنی جب خداوند کریم صاحب کرم عمیم نے بغایت عنایت و نہایت
شفقت خود بدولت کے منصب والا مرتبت خاتمیت نبوت و ہدایت کو
بکریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اوسی عالیمرتبہ والا درجہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر ختم فرمایا اور خلعت خیرخواہی خلایق و برگزیدگی خالق وَ
مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اوسی عالیشان کو بکمال ترک و شان
پہنایا اور قران مجید سمی روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب کو مسند
مسند آرائی منصب و نمائی اوس مخاطب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کا ٹھرایا اور شہرہ اس غایت عنایت اور علو درجات
(۱۷) اوس صاحب وجاہت و عظمت کا ازماہ تا ماہی شہرہ افزا اور مشہور عالم
کرایا بکریمہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ آوازہ بلندنامی اوس نام نامی و اسم
گرامی کا تمام عرشی و فرشی میں بلند و نامی کراکے نقارہ ترقی دین محمدیہ کا
بکلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پنجگانہ بجوایا ؎
پنج نوبت میزنندش بر دوام ٭ ہمچنین ہر روز الی یوم القیام
پس اسقدر شہرت عظمت اوس عالیمنزلت خاتم رسالت کی واسطے ہدایت
خلایق اور ظہور انواع قبولیت ممدوح لایق اور اقسام محبوبیت او محبوب

نایق کی تا قیام قیامت کافی اور وافی تھی پھر بکمال اہتمام ونہایت ع ھوم
دھام ارقام بہر مقام اقسام کے احترام رسول انام سے قران مجید مین کیا گئے
ہے حالانکہ نام قران مجید او صاف جاہ وجلال اوس صاحب جمال و کمال سے
بدرجہ کمال مالامال ہے کہ بیان اوسکا محال بل زبان گویا ہیچ اور ناطقہ لال ہے
جواب نکتہ دویم یعنی جب بنظر عین عنایت خداوند کریم حاکم حکیم رحیم نے
ہدایت و رہنمائی ساری خدائی کی تا قیام یوم قیامت جناب ختم رسالت
پناہی پر منحصر فرمائی اور افضلیت افضل اور کاملیت اکمل اوسی عالی درجت
صاحب وجاہت پر ختم کردی تو بباعث اختلافات حالات و عادات (۱۸)
و انقلابات مراتب و درجات اعتقادات طبقات انسانی کے کہ چند اقسام مین
جناب رب العزت نے بتقضای کمال شفقت و عنایت سراپا ہدایت خود بدولت
بحال امت محمدیہ کے جو بحکم کریمہ کنتم خیر امۃ وغیرہ آیات بکمال رحمت بحال
امت سے بخوبی ظاہر ہے ہر قسم کے تقتضاات وانعامات اور ہر نوع کے
تفقدات اور اکرامات اپنے جو جناب سرور کائنات کو صراحتاً یا اشارتاً مجملاً
یا مفصلاً عنایتاً یا شفقتاً رحمۃً یا محبتہً ہدایتاً یا حکایتاً حکمتاً یا مصلحتاً عطا فرمائے
بخوبی مفصل اور مشرح ارشاد فرما دئے بحکم کریمہ وَکُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیلًا

نبی نے ہر قسم کا علم کیوں نہیں بیان کی ۱۲

تاکہ ہر فریق از اہل شریعت اور طریقت اور ہر گروہ از صاحب معرفت وحقیقت اور
ہر فرقہ اصحاب قیل وقال اور ارباب وجد وحال اور طالب دولت وصال سے
موافق اعتقادات وشوق اور حالات وذوق اپنے اپنے کیفیت جانی اور لطف
لسانی اوٹھائین بلا انواع واقسام کی لذات باطنی اور کیفیات وجدانی سے
غنچہ پژمردہ دل کو تر وتازگی بخشین چنانچہ کسی فرقہ کو بکریمۂ دَنٰی فَتَدَلّٰی
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کے اعلی درجہ کا قرب ومنزلت وعلو
مرتبت بدرگاہ خود بدولت اوس زینت بخش منصب ختامت نبوت کا جتا کے
زار بزار بصد جان تابعدار رسول مختار کا فرمایا اور کسی گروہ کو بارشاد
طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی تا آخر غایت درجہ کی
محبت وعنایت اپنی بجال حبیب کریم سنا کے پروانہ وار فریفتہ وجان نثار
اوس شمع تجلی انوار کا بنایا کسی فریق بحکم لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر بکمال درجہ شفقت فرمائی نبی کریم امت مرحومہ آگاہ
فرما کے فرمانبرداری اوس برگزیدہ جان وجہان پر رجھایا کہین بحکم
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ نہایت درجہ کا اخلاق اوس شہرہ آفاق
نیز الاخلاق کا ارشاد کرکے تمام مخلوق کو خلق کرنیکا شوق دلایا کہین

(۱۹)

سورہ والنجم

مدعیان باطل حق طلب کو بارشاد قل ان کنتم تحبون اللہ تا آخر بخوبی الزام
دیکر از حد شرمایا اور بڑائی اپنے نبی رحیم کو از حد بڑھایا اور کہین بفحوای لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی تا آخر حاضرین مجلس سراپا تعظیم رسول رحیم کو
کلام وپیام کرنیکا داب وا داب سکھایا اور کہین بکریمہ ان الذین ینادونک
تا آخر فائزان در دولت اور خواہان سعادت ملازمت حبیب کریم کو تعظیم
وتکریم کا رنگ ڈہنگ بتایا اور کہین بکریمہ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی
تا آخر الش خواران بے ادبانہ در آنیوالون دولت سرای رسول سراپا ادب اور
صاحب تمیز ہونیکی ہدایت فرمائی اور کہین بحکم ولا مستانسین لحدیث
تا آخر تکلیف ناگوار حبیب رحیم کو گوارا نفرما کے مجلس آرایان نافہم انداز بیان
کو طرز خوش سلیقگی اور پایہ شناسی کی سکھائی گویا اس لباس مین بکمال حسن
خلیق وشفیق سراپا حلم وحیا ہونا آنحضرت کا بخوبی سب پر ظاہر فرمایا اور نا واقفان
جہان ادب ولحاظ کو خسرانی بے ادبی وبدلحاظی سے بچایا بلکہ ہر ایک کو
لباس شرم وحیا سے آراستہ ہونیکا طریقہ تعلیم فرمایا کہ شریعت مراد ادب
ظاہری اور طریقت مراد ادب باطنی سے ہے مگر یہ نعمت اور سعادت
ادب کی کب نصیب ہر صاحب نصیب کے ہوتی ہے مگر ہان جسکو اللہ تعالے

(۳۰)

سورۂ آل عمران

سورۂ حجرات

عطا فرمائے کہ ذٰلک فضل اللہ جیساکہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎

از خدا جوییم توفیق ادب ❊ بے ادب محروم شد از فضل رب

از ادب پرنور گشت است این فلک ❊ از ادب معصوم و پاک آمد ملک

بے ادب خود را نتنہا داشت بد ❊ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہرچہ بر تو آید از ظلمات و غم ❊ آن ز بیباکی و گستاخیست ہم

پس اس قسم کے بہت احترام اوس سراپا تعظیم واکرام علیہ التحیۃ والسلام کی از

قسم گویم مشکل وگر نگویم مشکل بے حد وشمار ہین کہ گویا ارشاد جناب مولانا ہر دو بان

(۲۱) گویائی وبیان ہے ؎ ہر کرا اسرار کار آموختند ❊ مہر کردند و دہانش دوختند

القصہ اللہ صاحب نے گویا ہر کس وناکس کو مجال لطف بیانی معانی مقولہ سفید بیانی

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے سمجھائی یعنی جسکو جسکی از حد محبت ہوتی ہے وہ

ہر بات مین اوسیکا ذکر کرتا ہے جیسا جناب مولانا بھی در ذکر محبت خدا مفتون

چون قصہ لیلی ومجنون کے فرماتے ہین ؎ گفت معشوقی بعاشق کے فتا

تو بغربت دیدۂ بس شہرہا ❊ پس کدامی شہر زانہا خوشتر است ❊ گفت آن

شہر کہ در وی دلبر است ❊ ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین ❊ فوق گردونست نے

زیر زمین ❊ اسی واسطے جملہ کتب آسمانی مانند توریت وانجیل وغیرہ اوصاف

یعنی ادب یا اللہ را از دار خدا این تاویف … جان را یان … ہرگز … زبانی نہین … ۱۲

[illegible]

بسبب رحمانی سے لبریز ہین جسکا جی چاہے بنظر انصاف اثر دیکھے چنانچہ پارہ نوین بسورۂ اعراف قبل از نصف ارشاد ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ تا آخر یعنی وہ جو تابعدار ہوتے ہین اس رسول کے جو نبی تھے امی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام اور منع کرتا ہے برے سے اور حلال کرتا ہے اونکے واسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے اونپر ناپاک اوتارتا ہے اونسے بوجھا ونکے اور پھانسیان جو اونپر تھین سو جو اس نبی پر یقین لائے اور اوسکی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اوسکے ساتھ اوترا ہے وہی پہونچے مراد کو فقط چنانچہ مذکور ہونا بانواع اکرام و احترام (۲۲)
ذکر جمیل آنحضرت علیہ التحیۃ والسلام کا در انجیل مقدس مولانا بھی فرماتے ہین

بود در انجیل نام مصطفےٰ ❊ آن سر پیغمبران بحر صفا ❊
بود ذکر حلیہا و شکل او ❊ بود ذکر غزو و صوم اکل او ❊
طائفہ نصرانیان بہر ثواب ❊ چون رسیدندے بدان نام و خطاب
بوسہ دادندے بدان نام شریف ❊ رو نہادندے بدان وصف لطیف

یعنی انجیل مقدس جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسمین ذکر خوبی جمال باکمال سرور عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوجہ کامل اور اکمل مرقوم ہے چنانچہ

۲۱ [illegible]

چنانچہ تذکرہ بعض عادات پسندیدہ اور صفات برگزیدہ آپکا بخوبی مفصل
اوپر مدلل موجود ہے کہ ایسی تشکیل اور ایسے تجمیل ہونگے اور ان عادات
برگزیدہ میں معروف اور ان صفات حمیدہ میں موصوف ہونگے اور اسطور
روزہ رکھینگے اور اس طرز سے جہاد وغزا براہ خدا علم بردوش اور
طعام و غذا نوش فرماینگے پس بمجرد دیکھنے اس عظمت و دولت سراپا حقانیت
کے بصر انسان حق جو انصاف خو کے جی ٹوٹ گئے اور کمال محبت سے چون
دریا اوبل گئے اور اعتقاد کامل دلمیں سمایا نشہ مستی و بیخودی کا دلپر
۲۳۳) چھا گیا وصف انجیل مقدس میں وہ جان نثار پاتے تھے بہزار شوق انہوں آ
بیقرار بصد صدق دل اور اعتقاد کامل کے چومتے تھے اور آنکھوں سے
لگاتے تھے اور صدہا طور کے مراتب تعظیم و اکرام بجا لاتے تھے کہ بدل
وجان اونکے زخم تیر محبت کا کاری اور ہر زبان یہہ مضمون زبان جاری تھا
؎ گر دوست دہد ہزار جانم ؛ برپای مبارکش فشانم ؛ یکجہان جان خواہم
وخندان ازان روزگا ؛ کہ جہان جان بران جان جہان سازم نثار
سچ ہے ؎ دل کہ دلبر دید کے ماند بریش ؛ بلبل گل دیدہ کے ماند خمش ؛
چنانچہ اسی باعث سے اونکو خداوند کریم نے سامان آرایش و آسایش دنیا

بوجہ کامل عطا فرمایا یعنی کثرت مال وعیال سے مالامال کردیا اور جملہ صدمات
و وبال جانی وجسمانی سے بچایا پس جب معتقدان صادق غیر مذہب پر اللہ تعالےٰ
نے بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر کرم وفضل فرمایا تو فرمانبرداران
وجانبازان امت مرحومہ پر کیا کیا انعام واکرام بے حد وبے شمار نفرمائیگا

؎ دوستان را کجا کنی محروم ❊ توکہ با دشمنان نظر داری ❊

چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہیں ؎ نام احمد چون چنین یاری کند ❊
تاکہ نورش چون نگہداری کند ❊ نام احمد چون حصارے شد حصین
تا چہ باشد ذات آن روح الامین ❊ پس بلا تکلف فضائل رسول ربانی
در جملہ کتب آسمانی کے اسی قیاس پر قیاس کرلو کہ اوصاف آنحضرت سے
مالامال ہین سبحان اللہ صل علےٰ خوب کہا جسنے کہا ؎ جہان کچھ وصف و
خوبی کا بیان ہے ❊ تمہارا حسن وخوبی خود عیان ہے ❊ تکلف سے بری ہے
حسن ذاتی ❊ قباے گل مین گل بوٹہ کہان ہے ❊ الحاصل ہزار تحسین و
آفرین از جہان آفرین بر جان وزبان وچشم ودہان آن کامل الایمان
پر کہ از وفور ارادت ومحبت آن سعدان گوہر نبوت وخاتم رسالت چون
گل تازہ شگفتہ ہر دم تازہ وشگفتہ گردیدہ گلستان گلستان گل نوریان

بمحبت و ایمان دل و جان چیده اند بل بحکم کریمه پاره ۲۱ سوره احزاب
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ تا آخر وه دل بدل آفرین داده
هزاران نقد جان نثار بمحبت آن جان جهان هر دم میکنند و بذکر هیچو
مضمون به هزار دل مفتون بهر قدم تازه دم اند چنانچه ه

از محبت مرده زنده می شود　　از محبت شاه بنده می شود
از محبت نار نوری می شود　　از محبت دیو حوری میشود
از محبت خارها گل می شود　　از محبت سرکها مل می شود
عشق زنده در روان و در بصر　　هست هر لحظه ز غنچه تازه تر
هر کرا نورِ حقیقی رو نمود　　کی بود قانع بتاریکی وجود
نور دل را نور حق تزیین بود　　یعنی نورٌ علی نورٍ این بود
هر که از دیدار برخوردار شد　　این جهان در پیش او مردار شد

سنو داغ دل درینجا گاه گاهی چاق می گردد + خدا آباد تر سازد
خرابات محبت را + او رصدها ملامت و نفرین با هزاران ذلت
قرین بر جان آن سراپا طغیان و عصیان که ازین نعمت پاینده
و سعادت زینده یعنی از محبت و هدایت آنحضرت بحکم کریمه

الا من تولی تا آخر روگردان و نے بہرہ شدہ بانواع ضلالت
وگمراہی وظلمت وتاریکی دست وگریبان بودہ ہم پیالہ وہم نوالہ
بنفس شیطان شدہ خسر الدنیا والآخرۃ گردیدہ مستحق
کمال عتاب پروردگار وسزاوار سخت عذاب نار بودہ اند ؎
تا ابد تاریک و ملول و تیرہ دانکہ با دیو لعین ہمشیرہ
ہر کہ دور از رحمت رحمان بود او گدا چشم است گر سلطان بود
سبحان اللہ صل علی ذرا اسکو غور کر دیکھو کہ عالیشان اور ذیشان
محبوب رحمان بلند مکان کی کہان سے کہان پہونچی کہ درباره
سورہ حجر قریب ربع بکریمہ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون
تا آخر مین کس دہوم دہام ہزاردن اکرام شفقت انضمام محبت بہم دوام
چون دریا درجوش کی عظمت انکی ارشاد ہے یعنی ای محمد قسم ہے
تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین فقط یہ مقام
بیان سرکشی اور سرزنش قوم لوط کا ہے جو حد نافرمانی رحمانی
سے ازحد گزر گئی تھی اور طغیان عصیان مین ڈوب گئی اور اپنی سزا
لایق و سزاوار کو پہونچ گئی اور ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت و علو مرتبت کے ذکر کا مقام نہین ہے حالانکہ کمال عز و شان
اوس حبیب رحمان کا بیان کما حقہٗ ظاہر و بیان ہے کہ الفاظ و فحوا
شفقت آمیز محبت خیز سے بخوبی ظاہر و عیان ہے پس ایسے
ارشاد شفقت بنیاد سے بیان کیا حکمت اور نکتہ ہے فقط جواب
گویا کہ اس کلام سراپا رحمت و محبت التیام مین یہہ ہے
کہ جب آنحضرت صلعم کو بوفور شفقت و عنایت رحمۃ للعالمین
و شفیع المذنبین فرما چکا اور یہہ قوم بھی عالم اور امت گنہگار
تا فرمان مین داخل و شامل ہے بلکہ اس قوم پر کمال طغیانی
اور نافرمانی سے نہایت درجہ کی درہمی و برہمی ہوئی کہ اور کسی قوم
پر ایسی نہین ہوئی جیسا کہ دیگر آیات ملحقات مین ارشاد ہے
لہذا برائے رفع ملال نبی صاحب جمال و جلال اوس محبوب
ذوالجلال کہ مبادا بدریافت کمال سرکوبی و بربادی اس قوم
صفت رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین جوش مین آگئے
اور تمام عرشی و فرشی مین شور مچ جائے مصرعہ
کہ مستحق کرامت گناہگار انند * اسواسطے یہہ شفقت تام

اور محبت تمام کہ الفاظ آیۃ مذکور سے ٹپکتی ہے کمال پیار سے
اپنے پیارے کی پیاری جان کی قسم کہائی اور صد گونہ دل جوئی
حبیب رحیم کی فرمائی کہ اے میرے پیارے یہ قوم ایسی ہی سزا
کی سزاوار تھی جو ظہور مین آئی تم ہرگز خیال ملال نکرو فقط گویا یہی
جگہ سے کہا ہے شہیدی شہید خنجر محبت نے ؎
خدا مونہہ چوم لیتا ہے شہیدا کس محبت سے + زبان پر میرے
جسدم نام آتا ہے محمد کا + درحقیقت یہہ فرمان واجب الاذعان
قران ذیشان ہزار رمز پنہان محبت تو امان لشتر جان بالفت جانان (۲۸
دست و گریبان ہے جو ہر مدہوش حکم خدا در گوش اور بیاد مولی
در جوش کو بستر بیقراری و جان نثاری پر لٹاتا ہے یا نسیم عنبر
شمیم صد بہار گل و شورش ہزار بلبل بجیب و دامان ہے کہ ہر خموش
پژمردہ غنچہ دل کو چون گل کہلاتا ہے اور ہر عاشق دل کو صد گونہ
در شور و غل مثل بلبل لاتا ہے بلکہ مست ازل مثل سنبل
در پیچ و تاب کو بیتاب کرتا ہے اور بیتابانہ مضمون شوقیہ زبان پر
لاتا ہے ؎ بوی جانان سوی جانم میرسد + بوی یار مہربانم میرسد

وقت آن آمد که من عریان شوم ⁂ جسم بگذارم سراسر جان شوم ⁂ نخل قدش
که در چمن جان برآمده ⁂ شاخ گلی بصورت انسان برآمده ⁂ بهر نظارهٔ گل
روی تو در چمن ⁂ گل هر طرف ز شاخ درختان برآمده ⁂ اکنون توئی جمیل جهان
گرچه پیش ازین ⁂ آوازهٔ جمال ز کنعان برآمده ⁂ مست از شبانه سحر من
ز خواب ناز ⁂ با آفتاب دست و گریبان برآمده ⁂ پس جب شفقت حبیب کریم
است گنہگار مستحق عذاب نار پر اس درجہ ارشاد پروردگار سے ثابت ہو چکی
تو جو غایت عنایت اور نہایت شفقت آپکی است تابعدار جان نثار پر ہوگی
اوسکی کیا حد و شمار ہے جیسا کہ کریمہ مسطورہ بالا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
و کریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وغیرہ سے یکے از ہزار شفقت رسول مختار بحال (۲۹)
است گنہگار پر گواہ ہے الحمد للہ خوشا حال اون کا جو ایمان بر سر اور قبای اسلام
در بر کا جو تابعداری جناب محبوب باری سے کہ ہزار جان حاضر بل نقد جان نثار کیو
بہ ہر دم و قدم تیار رہتے ہین اور غازۂ سرخروئی دارین سے چہرہ جان و بال کو
زیب و زینت دیتے ہین اور وا حسرتا بحال اون سے جو بہ پیشہ کینہ اندیشہ راہ بیراہی گرفتہ
بجا و خود آرائی فرو رفتہ کہ ایسے پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری چھوڑکر
شب و روز خواہش نفسانی اور ہوس رانی اور تن پروری مین بسر کرتے اور

ذلت وخواری دنیا وآخرت کی سر پہ لیتے اور روسیاہی کونین کی حاصل
کرتے ہیں موافق کریمہ پارہ ۲۰ بعد نصف فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا
تا آخر کے چنانچہ سچ فرمایا مولانا نے ؎ این جہان دام ہست دانہ اش
آرزو ؛ در گریز از دانہاے دام او ؛ یعنی یہہ جہان مثل دام ہے
اور خواہش نفسانی دانہ اور شیطان مثل صیاد اور انسان مثل جانور ہے
پس جو انسان بطمع دانہ خواہش نفسانی کے گرفتار ہوگا وہ بلاشک
مثل جانور بطمع دانہ وآب بدست دام صیاد دل آزار ابلیس مکار گرفتار
ہوکر خراب اور دل کباب بل مدام بدام گرفتاری شیطان علیہ اللعن (۴۰)
کے مبتلا ہوکے بانواع عقاب پروردگار اور عذاب نار گرفتار ہوگا
اور جو چند ان طمع دنیا نکریگا اور مبتلای بلاے ہوا وہوس نہو کر
دام فریب شیطان فریبی کے گرد نہ جاوے گا وہ مثل جانور بے طمع
با آب تاب کے ہرگز گرفتار نہو کے ہمیشہ عیش وآرام میں بسر کریگا
مصرعہ کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا ؛ نکتہ
سبحان اللہ اللہ صاحب نے کس عظم وشان سے تعظیم وتکریم اپنے
کلام اور پیام کی فرمائی اور کس دہوم وھام سے تزک وشان اپنے

جبیب رحیم کی پڑھائی یعنی بیشک کلام اللہ کلام و پیغام خدا ہے اور رسول
خدا پیغام اور کلام خدا سنانے والے ہیں مگر ہاں جب تک کمال عظمت
و صداقت پیغام و کلام رسان کی بخوبی دلنشین چون نقش نگین اور
قرین یقین نہوگی ہرگز پیغام و کلام قابل عمل اور دلبستگی کے نہوگا
جب کہ سب پر خوب ظاہر ہے اور نیز کلام اللہ سے کما حقہ ظاہر و باہر
ہو چکا ہے چنانچہ اللہ صاحب نے جابجا کلام اللہ میں کمال اعزاز و اکرام
رسول علیہ السلام بڑھا کے بخوبی افتخار و احترام تمام اپنے کلام و پیغام کا
فرمایا حتی کہ حسب کریمہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا
(۱۳۱) وَحْيٌ يُوحَىٰ قول رسول کو قول خود فرمایا بل بکریمہ وَمَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ فعل رسول کو
فعل اپنا ارشاد کیا تا کہ کوئی شخص برخلاف قول و فعل رسول کے
ہرگز کوئی قول و فعل عمل میں نہ لاوے اور حکم رسول کو مثل حکم خدا
جانے اور ہرگز بجا آوری احکام قرآنی اور کلام حقانی میں سر تابی
اور چون و چرا نکرے اور جو اسمین شک لاوے تو وہ منکر خدا ٹھہرے
جیسا کہ ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ۔ گرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہرکہ گوید حق گفت اوکافر است * کہ بظاہر گو ظہور و صدور اس قول و فعل
رسول مقبول کا از زبان و دست رسول انس و جان ہے مگر در حقیقت
وہ قول و فعل خالق کون و مکان سے ہے جیسا کہ ہر سہ آیات مذکورہ بالا قرآنی سے
بخوبی ظاہر و عیاں ہے چنانچہ جناب مولانا بھی ترجمہ کریمہ بالا کا فرماتے
ہیں سے مطلق آن آواز خود از شہ بود * گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود *
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند * در حقیقت از دم نائی بود * ماشاء اللہ
دیکھو کس درجہ مرتبہ عظمت و صداقت رسول اللہ کا پہونچا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول اللہ کو گفتہ و کردہ خود فرمایا یعنی کلام اللہ کا کلام خدا (۳۴)
ہونا گو صرف زبان رسول خدا سے ثابت و متحقق ہے مگر جو کوئی اسکا منکر
ہوگا وہ کافر ہے پس منکر کلام اللہ کے کافر ہونیکا یہی سبب ہے
کہ صداقت و عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزد خدا بحکم ہر سہ
کریمہ مسطورہ بالا وغیرہ کے اس مرتبہ عالی رتبہ اور بلند پایہ پایا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول مقبول کو گفتہ و کردہ خود فرمایا بل بکریمہ قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ تا آخر اپنی تابعداری اور دوستداری
کو رسول اللہ کی تابعداری اور دوستداری پر منحصر و مشروط فرمایا

یعنی جو میری تابعداری اور دوستداری کا دعوی کرے وہ اول رسول اللہ کی تابعداری
اور دوستداری کرلے تو اوسکو میں اپنا تابعدار اور دوستدار جانونگا اور
سب گناہ اوسکے معاف کرونگا ورنہ میری تابعداری اور دوستداری کا
ہرگز ہرگز نام نہ لے کہ بغیر تابعداری رسول کے دعوی میری تابعداری کا
سراسر جھوٹ اور مکاری ہے چنانچہ نوبت نہایت اعتقاد و بدل ارادت
منزل ایمانداران کامل بہ محبت محبوب خدا جان باذل کی بھی بحکم کریمہ
ہُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کی بخدمت آنحضرت صاحب جنابت
عالی درجت کامل صداقت کے اسدرجہ پہونچی کہ از روی کمال اعتقاد
بدل اخلاص منزل کے فرمودہ رسولخدا کو یہہ حکم خدا ہے بعینہ فرمودہ
خدا سمجھا پس منکر رسول اللہ کا بعینہ منکر خدا ہوکے کافر ہوجانا اور
تابعدار رسولخدا کا بعینہ تابعدار خدا ہوکے ایماندار ہنا احکامات قرانی سے
بخوبی ثابت اور متحقق ہوگیا جیسا کہ کریمہ پارہ پنجم مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ میں بھی ارشاد ہے یعنی جسنے تابعداری کی رسول کی
بلاشک اوسنے تابعداری کی اللہ کی الحاصل تابعداری رسولخدا کرنا
بعینہ تابعدار خدا ہونا ہے اور منکر رسول اللہ ہونا بعینہ منکر خدا

(۳۴۳)

ہو جاتا ہے یہہ عقیدہ پورا انکا کامل ٹھہر چکا اور ہرگز اسمین کچھ مقام کلام نہ پایا سبحان اللہ
حاکم حکیم صانع قدیم نے کیا حکمت کاملہ اور صنعت بالغہ کو کام فرمایا کہ زیادہ تر
عظمت و وجاہت تاج الانبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا از حد بڑھا کے
کمال شرف و اعزاز کلام اللہ کا پڑھایا در حقیقت طرفہ طریقہ ہدایت کا اہل ایمان و آیات
کو ہدایت فرمایا گویا سراسر حکمت اور معرفت کا جام پلایا چنانچہ صدہا فائدے
استماع سے پیدا ہین طبیعت سا اور فہم ذکا کو از خود رسائی ہے مگر ہان دو چار
فائدے خاکسار بھی حسب فہم ناقص اپنے قلمی کرتا ہے شاید بختہ فہم معنی رس دو
از ہوا و ہوس لطف اوٹھاوین اور لطیف مزاج پژمردہ دل چون گل شگفتہ دل (۴۴)
ہو جاوین یعنی ہدایت فرما کو لازم ہے کہ اول بواسطہ خوش بیانی اور شیرین کلامی
بیان اوصاف و فضائل رسول ربانی بطرز قرانی کے قوت ایمانی حاضرین جلسہ کو
علی حقہ تازگی بخشین بعدہ بکمال نرم کلامی و لطف زبانی با حکایات قرانی و ارشادات
رسول ربانی و حالات اصحاب عرفانی و واردات ارباب ایمانی کے رہنمائی مخلوق
الہی کی بخوبی فرماوین کہ بلاشک جبتک از حد بڑھ کے وقار و افتخار جناب رسول
مختار حسب الارشاد پروردگار علی حقہ اول نقش دل نہو گا ہرگز احکامات ایمانی
وارشادات قرانی اور کلمات اہل معانی نفع رسان نہونگے کہ احترام پیام و کلام

کا ابد حصول عزت و اکرام تمام پیام و کلام سنانیوالے کی تجویز پر ہونا احکامات
قرآنی سے دراوصاف جمیلہ حقانی تجویز ثابت و متحقق ہو چکا ہے چنانچہ فقہا
علیہم السلام نے ایسے ہی مقامات اتفاقی اور احکامات قرآنی سے استنباط
کرکے بہت سے مسائل شامل اور بکمال عظمت و علو رتبت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارقام فرمائے ہیں چنانچہ منجملہ انکے ایک یہہ مسئلہ فقہ کا بھی لکھا ہے
کہ اگر کوئی ایک سنت رسول اللہ کو بھی ہلکا اور حقیر جانکے ترک کریگا فوراً
کافر ہو جائیگا معاذ اللہ منہا جیسا کہ کتب معتبرہ فقہیہ مثل فصول عمادیہ
و بحر الرائق و فتح القدیر و درمختار وغیرہ میں بھی بجاے خود مرقوم ہے جسکا (۳۵)
جی چاہے دیکھے کہ اس تحریر میں گنجایش تفصیل کی نہیں پس سبب کفر کا یہہ ہے
کہ سنت و عادت کو سبک و حقیر جاننا درحقیقت صاحب اوس عادت اور سنت کو
او حقیر جاننا ہے پس سبک اور حقیر جاننا عادت و سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
بعینہٖ اہانت رسول اللہ کرنا ہے عیاذاً باللہ کہ یہہ کفر قطعی ہے کہ صریح مخالفت
آیات قرآنی اور احکامات ربانی کی اسمیں ہوتی ہے بچاوے اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو
آفت جاروب ایمان سے آمین ف یعنی جب اہانت مرتبی برحق کی موجب
زوال ایمان ہے حسب مسائل عقاید کے تو اہانت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

بدرجہ الم موجب زوال ایمان ہے معاذ اللہ منہا پس خلاصہ یہہ ہے کہ فی
الواقع درستی وصحت جملہ عبادات وبندگی اور معاملات دینی کے اوپر ثبوت
ارشادات اور ظہور عادات جناب سرور کائنات علیہ الوف تحیات پر موقوف
و منحصر ہی ہان اگر اتفاقا بمجبوری تنگی وقت یا بحالم مسافرت جلد رسی یا بحالت
جدائی از قافلہ و جلد روی بہ بگر اشد ضروریات ضروری وغیرہ مین صورت فرض
ادا ہوئے اور سنت ادا نہوئی تو یہہ اور بات ہے کہ اسمین انکار ردایات سنت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لازم نہین آتا حتی کہ گناہ بھی پایا نہین جاتا کفر کا
کیا ذکر ہے کہ خداوند کریم نے بکمال شفقت اور مسافر نوازی کے مسافر کو بجای (۱۳۶)
چار رکعت کے دو رکعت کا حکم فرمایا اور دو معاف فرما دین چنانچہ ظہر عصر
وعشا مین بجای دو رکعت کے اگر کوئی چار رکعت پڑہیگا تو وہ نماز مکروہ ہوگی
ف بلکہ بعض کے نزدیک یہہ نماز جایز ہی نہین ہوتی کہ ناشکری سے قابل عتاب
ہے اسواسطے کہ ناشکری نعمت الہی کی ہوئی کہ بجای چار رکعت کے دو کر دین
اور دو معاف فرما دین اور ثواب بدستور رکھا پھر چار کیون پڑہین اور پس
دو فرض نہین دو نفل ہوگئے پس جب فرض نہین تخفیف تو سنت کی ادا نہوئین
بعذرات مرقومہ بالا وغیرہ کے کچھ گناہ نہین مگر ہان البتہ یہہ مناسب نہین کہ

کہ بحالت سفر اور زیادہ مہلت کے مجلس آرائی کریں یا پڑے رہیں اور سنت ادا کریں
کہ یہہ سراسر خلاف آداب شریعت غرا اور آداب طریقت بیضا بلکہ مخالف دعوے
محبت و ارادت بجناب خاتم رسالت علیہ افضل التحیۃ والثنا کے ہے استغفر اللہ
سبحان اللہ اوس پر طرہ اور ہے کہ بکمال درجہ دعوی تابعداری اور اتباع سنت
نبوی کا کرتے ہیں اور واسطے ترک سنت کے حیلہ ڈھونڈتے ہیں پس دعوی
بلا دلیل ہر دم خوار و ذلیل ہے اور مقام حیرت یہہ ہے کہ اکثر حضرات منسوب
بعلم بھی با وصف فرصت کے سفر میں عادی ترک سنت کے ہوگئے ہیں جاہلوں کا
کیا ذکر ہے بلکہ خواندہ اور جاننے والے کہتے ہیں کہ جب فرض میں تخفیف ہے
تو ادای سنت کی اصلا ضرورت نہیں ہے پس افسوس صد ہزار افسوس کہ باوصف
کمال تمیز اور شعور کے اسقدر عقل میں فتور ہے کہ خیال نہیں کرتے کہ تخفیف فرضوں میں
یا سنت میں ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ پس سوائی جاہلی بھی اور
دعوی کامل الایمانی ایسے حضرات کے حال اونکی محبت اور ارادت کا جناب
آنحضرت خاتم رسالت بخوبی معلوم ہوگیا کہ واسطے ترک سنت کے
صرف حیلہ ہی درکار تھا پس یہہ گندگی خوش عقیدگی کی سفر میں حالانکہ ذکر
خدا اور تلاوت کلام بطور عبادت کے بکثرت ہر وقت میں بہتر اور افضل ہے

حسب کریمہ سورہ احزاب یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ یعنی اے ایمان والون یاد کرو
نام اپنے رب کا بکثرت رات دن اعنی ہر وقت پس نماز جو مجموعۂ ذکر اللہ کا نام ہے
ان وقتون مین مکروہ کیونکر ہوئے پس سبب نادرستی اور کراہیت کا یہی ہے
کہ ان وقتون مین نفل پڑہنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ثابت ہے اور نہ اجازت
ہے لہذا مکروہ ہوئے ہان نماز قضا ادا کرنا ہر دو وقت مذکورہ بالا بلا کراہت جائز
کردہ از راہ قول و فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس قضا صرف
تین وقت یعنی طلوع و غروب و زوال آفتاب نا جائز ہے اور نفل سوای ان تین
وقت کے اور نیز دو وقت یعنی بعد از ظہور صبح صادق تا طلوع آفتاب و بعد نماز
عصر تا غروب آفتاب بھی نا جائز ہے پس نفل پڑہنا پنجوقت اور قضا پڑہنا تین وقت
نا جائز ہے اب اس مقام سے عظم شان اوس عالیشان حبیب رحمان کے دیکھنے اور
سمجھنے کی ہے کہ کس درجہ عالی درجہ ہے کہ مدار تمام عبادات اور بندگی کا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات اور عادات پر ہے سبحان اللہ راست گفتہ ہر کہ گفت ع آن سرور
کائنات وان فخر البشر ٭ جبریل امین ز قرب او دست بسر ٭ زہے جاہ و زہے شان و
زہے فر ٭ تعالی شانہ اللہ اکبر ٭ مصطفے بادشاہ ہر دو سرا ٭ آفتاب جہان عز و علا ٭
حکمت حق جو ساختہ نان جہان ٭ بود ذاتش خمیر مایۂ آن ٭ جملہ ہستی تن است و او جانست (۳۸)

اوز عالم چو پوست از کان است ؛ یہہ سچ ہے مصرع جسکا رتبہ سے سوا اوس سے
سوا مشکل ہے ؛ دوسرے یہہ کہ کوئی اصحاب شریعت اور ارباب طریقت و صاحب
ذوق اور اہل شوق وغیرہ سے ہرگز اوصاف نبی کریم مین خلاف کلام اللہ کے کلام
نکرے اور اصلا کمی بیشی مین قدم نہ بڑھائے اسواسطے کہ ذکر فضل و فضائل آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا از قسم طالبانہ مطلوبانہ عاشقانہ معتقدانہ محبانہ مشفقانہ ہدایانہ
برگزیدانہ محبوبانہ شریعتانہ طریقتانہ عارفانہ بخوبی کلام اللہ مین موجود ہے جیسا کہ آیات
مذکورہ بالا مین بطور قطرہ از دریا مرقوم ہے ازینجاست کہ گفتہ اند ؎ حسن یوسف
دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ مگر ہان ایسے کلام کے (٣٩)
سمجھنے اور لطف اوٹھانے کو دل دانا اور چشم بینا اور گوش شنوا درکار ہے حسب کریمہ
سورہ ق ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید یعنی اسمین
سوچنے سمجھنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے روشن یعنی نور محبت خدا سے معمور ہے
چون نور علی نور ہے یا لگاوے کان دہیان دل لگاکر فقط سو اس دولت و لذت
حاصل کریگا وہ دل کہان جو لطف احکام خدا سمجھے اور وہ چشم کہان جو قدرت
مولی کا تماشا دیکھے اور وہ کان کہان جو ذکر اللہ کو بگوش ہوش سنے ؎
دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل برداشتی ؛ نے دل اندر

[illegible]

صد ہزاران خاص وعام ؛ در یکی باشند کدام است آن کدام ؛ آن ولی اور کہ قطب

عالم اوست ؛ جان جان جان جان آدم اوست ؛ وانکہ دل بیدار دارد چشم

گر بخسپد در گشاید صد بصر ؛ غیر فہم وجان کہ در گاو خر است ؛ آدمی را عقل وجان

دیگر است ؛ دیدہا باید مسبب سوراخ کن ؛ تا بہ بینی سر علم من لدن ؛

آدمی دید است وباقی پوست است ؛ دید آن دیدہ کہ دیدہ دوست است

گوش خر بفروش ودیگر گوش خر ؛ کین سخن را در نیابد گوش خر ؛ الحاصل نہ اتنا درجہ

انکا بڑا ہے کہ خاص خواص خدا مثل غیب دانی ورزق رسانی وغیرہ صفات

خاص رحمانی میں بھی آنحضرت کو شریک جانکر مثل خدا سمجھے معاذ اللہ منہا کہ کفر

(۴۰)

قطعی ہے چنانچہ جناب باری نے بکریمہ سورہ اعراف وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ تا آخر

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی انکار غیب دانی کا کرا دیا بل بکریمہ

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ تا آخر اللہ صاحب نے

اپنا خاص غیب دان ہونا بخوبی سب پر ظاہر کردیا چنانچہ جابجا قرآن مجید میں

اس قسم کی اور بہت آیات موجود ہیں کمال تعجب ہے کہ ان لوگوں کے کان وزبان تک

یہ آیات کبھی نہیں پہونچیں اور تمام عمر قرآن مجید سننے اور پڑھنے میں گذر گئی

ترجمہ آیہ اول یعنی آنحضرت نے حسب ارشاد جناب باری کے سب کو اپنے

[illegible]

غیب دان ہونے سے بدیں آگاہ فرمادیا کہ مجکو غیب دان نہ جانو اگر مین
غیب دان ہوتا توساری بھلائیان لیتا اور جملہ صدمات جسمانی سے بچتا
ترجمہ کریمہ دویم یعنی اے محمد کہدے کہ کوئی مخلوقات آسمان و زمین سے چھپی
بات سوای خدا کے نہین جانتا فقط مگر ہان جسکو خدا تعالے نے خود امر غیب
یعنی چھپی بات پر آگاہ فرمادیا تو یہہ اور بات ہے کہ اسکو غیب دانی نہین کہتے جیسے
بطور وحی انبیا علیہم السلام کو امور مخفی پر آگاہ فرمادیا حسب کریمہ بسورہ جن
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا یعنی اللہ تعالی جانتا ہے حال غیب کا پس
(۱۴) نہین جسپر دار کرتا ہے اور پر امر غیب اپنے کسیکو مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے
رسولون مین سے فقط پس ان معجزات باہرات کو وسیلہ ہدایت اور ذریعہ نجات
جملہ مخلوقات کا بنا دیا اور فرقہ اولیا کو بطور الہام اور کشود باطنی کے خبر دار
کردیا اور اظہارات ان کرامات اولیاء اللہ سے بھی کہ جو از قسم آثارات معجزات
باہرات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آفتاب دین رسالت مآب کی
تجلی نے ایک جہان کو کہ جو راہ حق کو راہ راست پر پہونچادیا جیسا کہ
در باب عطای امور غیبی بمقبولان الہی موافق مسئلہ عقائد کرامت اولیاء
حق ہے کہ جناب مولانا بھی فرماتے ہین ف اولیاء راہست قدرت از الہ

ترجمہ باز آرندشش زراہ ٭ غیب را ابرے و آبے دیگرست ٭ آسمان و آفتاب
دیگرست ٭ ناید آن الا کہ برخاصان پدید ٭ باقیان فی لبس من خلق جدید ٭
دفع کن از مغز و از بینی زکام ٭ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ٭ وصف بخوبی جتائے
بتاکید شدید نہونے غیب کے ان سوای اوس صاحب عرش مجید
کے کہ سیا داکوئی ازراہ نافہمی یا باظہار گرمجوشی محبت بجناب آنحضرت صاحب
خاتمت منصب نبوت کے اوس سرور عالم کو بھی خاص خواص جناب
باری مین شامل کرے اور دائرہ اسلام سے باہر ہوجاوے تاہم بسیار
از نافہمان عوام گرفتار اوہام اس بدعقیدگی سے خوار ہوکے تباہ اور برباد (۴۲)
گئے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوگئے نعیاذ باللہ اور نہ استقدر آپ کا مرتبہ گھٹائے
کہ اونکے خاص خواص مثل خاتمت نبوت و شفاعت دیگر تمام امت
و نیز شفاعت کبری سراپا عظمت و جاہ اور نہونے سایہ اوس سایۂ خدا
سراسر نور و ضیا وغیرہ صفات خاص حبیب رحمانی مین جیسا کہ در تفسیر
فتح العزیز بسورہ والضحی مثل قطرہ از دریا مرقوم ہے اور کسی دوسرے کو
شامل کرین یا مثل و مانند اوس بے مثل اور بے مانند کے در جملہ صفات
کاملہ جانکر اور دوسرے کو بھی موجود ہونے کا اعتقاد رکھین کہ یہ بھی دائرہ اسلام سے

[illegible]

باہر ہوتا اور سراسر خلاف عقاید جمہور علما امت اہل سنت و جماعت کے چلنا ہے
معاذ اللہ منہا بچاوے اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے بھی ہر کلمہ گو کو آمین چنانچہ
اس بلا و ہوائی وبائی ایمان ربا سے بھی بسیارے از ہوا پرستان باخودی دست
و گریبان اسلام و ایمان سے دست بردار ہو کے تباہ و خوار ہو گئے اور خواری
دارین سر پر لیکئے سبحان اللہ سچ ہے بڑ و لکی بڑی بات چنانچہ جناب مولانا
جامی جامع علوم ظاہری و باطنی نے یہ عقدہ جو نزد کج فہمی اہل کے سخت مشکل اور
لاینحل تھا کس لطف سے حل فرمایا اور سر پر در دبیماران نافہمی و خود پسندی کو کیا
خوب صندل لگایا اور زخمی جگر محبت رسولخدا کا کیا عمدہ علاج فرمایا یعنی محامد (۲۱۳)
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا عمدہ رباعی کہ دلربائی میں خاصیت کہربائی
رکھتی ہے فرمائی ہے خصوصاً مصرعہ اخیر جو نگین بر خاتم ہے کس چمک دمک
سے معنی خاتم النبیین کے جڑے ہیں ٥ یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر ؞ لایمکن الثنا کما کان حقہ ؞ بعد از خدا بزرگ توئی
قصہ مختصر ؞ چنانچہ سرامد کاملین تاج المفسرین و المحدثین صاحب تفسیر مذکور نے
بسورہ الم نشرح بمقام وصف ختم المرسلین بقولہ جناب ممدوح کو کیا خوب فرمایا
فرما کے وصف ہمیشہ تا تمام خاتم النبیین علیہ السلام کو ابھی ختم کر دیا در حقیقت

حسب مقولہ مقبولہ الکنایۃ ابلغ من التصریح کے گویا عقیدۂ حقہ جمہور علما سلف
اور خلف کو بکمال خوش بیانی اور آب وتاب ایمانی حسب آیات قرآنی کے بیان
فرما دیا اور مقتدای دین واسلام ہونا مولانا جامی کا بھی سب پر بخوبی ثابت
کر دیا تیسرے یہہ کہ عزت اور عظمت خداداد ہر گروہ کو اپنے اپنے مقام پر بکمال احتیاط
ملحوظ رکھیں اور خلاف امور مراتب اعتقادی کے ہرگز تقدیم وتاخیر نکرین بل
اس قسم کا کوئی کلمہ بھی بھولکر زبان پر نہ لاوین یعنی جملہ عوام انام سے گروہ صلحا و
اتقیا کو اور اس زمرہ سے فرقۂ اولیاء باصفا اور شہدای فی سبیل اللہ کو اور اس
فرقہ سے اہل بیت عظام غریق دریای محبت خدا اور اصحاب با احترام حریق آتش الفت
خالق ارض وسما کو اور اس گروہ پر شکوہ سے جماعت انبیاء علیہم السلام اشرف
المخلوقات انسانیہ کو اور اس فرقۂ برگزیدہ مجموعۂ خوبیہای پسندیدہ سے تاج الانبیاء
علیہ افضل التحیۃ والثنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل واشرف
جانیں چنانچہ کتاب روضۃ العلماء جو امام ابی الحسن بخاری کی تالیف سے ہے اوسمین
لکھا ہے کہ اجماع امت اسپر ہے کہ انبیاء علیہم السلام سب مخلوقات سے افضل
اور سردار عالم سب انبیاء کے افضل سے بھی افضل ہیں اور بعد انبیاء علیہم السلام
تمام خلق سے افضل خواص ملائکہ ہیں مانند حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل اور

اور حضرت میکائیل اور حضرت عزرائیل اور حاملان عرش اور روحانی رضوان اللہ
علیہم کے اور صحابہ اور تابعین اور شہدا اور صالحین باقی اور سب فرشتوں سے
افضل ہین فقط کتاب الصلوۃ ترجمہ درمختار ف پس سب سے افضل ہونے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم آیا کہ کوئی عالی مرتبہ اور بلند درجہ علیا
کا مانہ بین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر او مثل نہین ہو سکتا کہ محال ہے
پس اس اعتقاد ہدایت بنیاد مین سر مو فرق کرنا جائز نہین کہ یہی عقیدہ
ہو اپکا حقہ موافق ارشاد قرانی اور حدیث رسول ربانی کے سب علماء امت
اہل سنت وجماعت کا ہے پس جو کوئی اس عقیدہ کے خلاف ہوگا وہ سب (۴۵)
عبادت وبندگی اور دولت پرستندگی ایمانی کو برباد کریگا معاذ اللہ منہا پس
ای برادران دینی اور صاحبان ایمانی برای خدا ارشاد قرانی اور احکام
رسول ربانی کو بچشم حق بین انصاف قرین دیکھو اور کان دھیان رکھکے
اور خوب بنظر غور دیکھو اور بدل صفا منزل سمجھو اور لفضلہ تعالی دانستہ ہو
نادانستہ نہو اور اسقدر خواب غفلت مین بیخود ہو کے خود رائی اور ہوا
پرستی کو کام نہ فرماؤ اور تابعداری بکلمات اور عادات ہوا پرستان خود
نما کے برباد بجاؤ اور در احکام خدائی خود رائی کو کام فرما کے سرگزاشت حسد

ونفاق باہم افروختہ کرو اور دین میں تفرقہ نڈالو اور حکم قرآنی کہ سیپارہ ۲۱ سورہ روم سے ڈرو اور ہرگز چشم پوشی نکرو مبادا مصداق اوس
حکم محکم کے: الذین فرقوا دینہم تا آخر یعنی جنھوں نے پھوٹ ڈالی اپنے
دین میں اور ہوگئے اوس میں بہت گروہ ہر فرقہ جو بات اوسکو بھالی
اور دل میں سماگئی وہ اوسپر ریجھ رہا ہے ف چنانچہ ذرا انکھ کھولکر دیکھے
کہ ہر شہر و دیار کوچہ و بازار باہم خوانندہ و ناخواندہ میں کیا حال قال ہے
حتی کہ اکثر نوبت جنگ و جدال ہے اللہ تعالی بچاوے اس آفت خود ہی
(۴۳) اور ریائی سخن آرائی سے سب کو آمین گویا اسیواسطے خداوند کریم نے
جابجا قرآن مجید میں اس آفت سے ڈرایا ہے ایماندار و نکو معاذ اللہ منہا
کہ خبردار ہرگز ہوا پرستی اور خود آرائی کے گرد بھٹکنا کہ گمراہ کردیتی ہے
اور جو کسی عالم صاحب جامع علوم ظاہری دور از لطف مذاق باطنی
بمقتضائے بشریت یا بمقابلہ باہمدگر از مخالفت براہ خود پرستی کوئی مسئلہ
غلط خلاف حکم قرآنی اور حدیث رسول ربانی یا جمہور علماء ناجی کے
اتفاقی بات سے نکلگیا اور پھر ازراہ سخن پروری اوسکے رواج دینے میں
در تمام خاص و عام کوشش کرکے شب و روز ہی جسپر چہ پھیلایا اور اپنی

[illegible]

بات کو سب پر بالا کرنا چاہا تو دیگر حضرات دانستہ یا نادانستہ کے قائلین
البتہ اس خطرہ کا پھوٹ سکے زہر نہ پھیلا سکے کہ یہہ بات تو بڑے بڑے عالمون سے
سنی ہے اوسکے خلاف کیسے کرین اور سب ہمسرون مین کیونکر انگشت نما
ہون بلکہ بحکم کریمہ لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے دائم حکم حق پر ثابت و قائم
ہین اور ارشاد مالک حقیقی سب پر بالا رکھین موافق کریمہ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
کے نگہبان اگر برای رفع تردد کے اوسکو خود بخوبی دریافت کرین کہ آیا یہہ کلمات
اونکے از قسم حق آرائی و خدانمائی ہین یا باعث عالم بشریت و بخار خود پسندی کے
از قسم کلمات ہزلیات و خودنمائی کے ہین کہ بلا شبہہ عالم بے عمل گرفتار بخار (۴۷)
خودپسندی پہچاننے حق و باطل مین مانند بے علم و جاہل کے ہوجاتے ہین
جیسے بحالت شدت بخار گرفتار ہونے اور سخن فضول و بیہودہ بکتے ہین
حکیم و مریض ہر دو برابر ہین چنانچہ حکیم بیمار کے پاس بجز بیمار پرسی کے کوئی
بیمار دوا پوچھنے کو نہین جاتا کہ عقل بیمار کی بیمار ہوتی ہے پس ایسے ہی عالم
بیمار ہوا و ہوس امراض دلی گرفتار کے پاس جانا اور مسئلہ حق پوچھنا اور راہ
حق دریافت کرنا مفید نہین ہوتا حیف صد حیف کہ ؎ چو طبیب اپنا سمجھا
دل اوسکا کسی پر زار ہے ؛ مژدہ باد ای مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے ؛

درحقیقت باعث زیادتی گمراہی مخلوق الہی کا ارباب حق نے یہہ بھی فرمایا ہے
کہ راہ حق پرستی کی خود پرستوں سے پوچھتے ہین اور اونکے کہے پر چلتے ہین
لہذا برباد ہوتے ہین کہ وہ خود بطوفان خودی ڈوبے ہین اور سب کو
ڈبونا چاہتے ہین مصرعہ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند:
ہر کرا باشد مزاج و طبع سست : او نخواہد ہیچکس را تندرست : درست ہے
کہ بھلا کہین طبیب بیمار کی دوا سے بیمار اچھے ہوتے سنے یا عالم خودپرست
سے خداپرست ہوتے دیکھے ہین پھر بھلا اگر خوب سمجھ مین نہ آوے اور بخوبی
حق و باطل مین فرق کرنیکی طاقت نہو تو بعدہ محک امتحان دریافت
از دیگر علماء کامل از ہواپرستی دور بمحبت خدا چور و محب رسول مقبول
سراپا نور معمور سے اگر اس بات کو ٹھاٹھہ کھرا کرلین تو اور بہتر ہے جیساکہ
مولانا فرماتے ہین ع معنی قرآن ز قرآن پرس و بس :
وز کسی کاتش زد است اندر ہوس : پس جس امر واجبی شرعی کو علماء
نامی گرامی صاحب تقوی و طہارت کو حسب اطلاع علماء اہل سنت و جماعت
کے پاوین اوسپر عمل کرین اور جو اوسکے خلاف ہو اوسپر عمل نکرین اور
خود رائی بالای طاق رکھین چونکہ اطاعت خدا اور محبت رسول خدا کی

ہر دم و قدم دم بھرتے ہین وہ ادمی سچا پکا ہوگا جو سچا اوری احکامات قرانی
اور ارشادات رسول ربانی کو تمام خواہش نفسانی سراپا طغیانی پر مقدم
کرکے بکمال مستعدی اور سرگرمی انجام دہی احکام الہی مین بہزار دل و جان
کوشش کریگا اور ہرگز سستی و کاہلی کا نام نہ لیگا ؎ قدم باید اندر شریعت
نہ دم ٭ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ٭ ؎ رفتن بندہ بپے مولا گواہ است ٭
کہ منہم بندہ و این مولائی ماست ٭ بلکہ ایمانداران کامل بمحبت خدا جان باذل کا
یہہ حال ہے کہ نقد و جنس للہ یا مور خیر دینے کا کیا ذکر ہے بلکہ وہ تابعدار جناب
(۴۹) باری نقد جان نثاری سے بھی دریغ نہین کرتے حتی کہ طالب مولی برای حصول
رضا جوئی خدا نقد جان کو بھی مانند شئے بے قدر دست فروشی کے دربدر کوچہ و
بازارین لئے پھرتے ہین کہ کسی طرح نقد جان ہاتھہ سے جائے اور نقد جنس خوشنودی
خدا ہاتھہ آجائے جیسا کہ کلام سعدی بھی اس مدعا کا گواہ ہے ؎
بسودای جانان ز جان مشتغل ٭ بذکر حبیب از جہان مشتغل ٭ بسودای
حق نشان نہ پروای کس ٭ نہ در گنج توحید شان جای کس ٭ بلکہ ہمہ
اس قسم کا مضمون اونکے حرز جان و ورد زبان ہے کہ ؎ نقد جان صرف
رسیدے مقدم یاری کردم ٭ تا دم زندگی نمیشس کہ کاری کردم ٭ نقد عمری

کہ ندارد بدلے صرف مکن ؛ جز لبسو دای نگارے کہ ندارد بدلے ؛ گر دست دہد
ہزار جانم ؛ برپای مبارکت فشانم ؛ جیسا کہ بکریمہ پارہ دویم وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ میں ارشاد ہے
یعنی کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی خوشی تلاش کرتا اور
اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے بندونپر اور نیز مخالفت شریعت غرا اور ملت
بیضا کی ہرگز کسی امر میں اوسکے قول و فعل سے ظاہر نہو گی بلکہ کریمہ
سورہ انفال پارہ ۹ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی تابعداری
کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے خلاصہ یہہ ہے کہ (۵۰)
کہ دلیل ایمانداری کی تابعداری ہی بصد جان بجا آوری احکام جناب باری
ہے یعنی قول بغیر فعل اور عمل کے ہرگز قابل قبول و اعتماد کے نہیں
ہوتا ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے پس جب تابعداری جناب باری شرط
ایمانداری کی ٹھیری تو بغیر تابعداری کے دعوی ایمانداری کا صریح ذلت و خواری ہے
بل مکاری ہے چنانچہ خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی کسیکا اعتقاد سچا پکا کامل بدل رکھتا ہے
اور بالیقین اوسکو اپنا آقای شفیق مہربان قدردان صاحب احسان جانتا ہے
تو ہر دم اوسکی تابعداری میں ہزار دل و جان جان نثاری کرتا ہے حتی کہ

اوسکی رضامندی خور و نوش پر مقدم رکھتا ہے نافرمانی کا کیا ذکر چنانچہ ذرا نشہ مدہوشی خودپرستی سے ہوش مین ہو کر دیکھو کہ تابعدار دنیا دار کے حکم تنخواہ دار از قسم سپاہی جان نثار خدمتگار بطلب درہم و دینار دنیا ناپایدار مردم کے ہر مالدار خوار زار کیسی خدمتگاری و تابعداری کرتے ہین کہ گھر بار سونا کھانا بھول جاتے ہین جب ہر دم جان نثار کو تیار رہتے ہین پس مقام غور ہے کہ جو دعوی ایمانداری کرتے ہین اور اطاعت خداوند کریم نہین بجا لاتے بلکہ اوسکے برخلاف ظاہر ظہور کرتے ہین پھر وہ آپکو کس دلیل سے مسلمان باایمان جانتے ہین پس حیرت کا مقام ہے کہ کیا مالک خالق رازق محسن منعم رحیم کریم شفیق مہربان کا درجہ آقای دنیا سے بھی کم ہے معاذ اللہ منہا جو اوسکی تابعداری کی برابر بھی بندا خدا تابعداری خدا نکرے پس ہزاران نفرین برین قال و حال اور دعوی تابعداری مالک ذوالجلال ہیچ ہے

حکم حق کی قدر کچھ جانی نہین ۔ قدر اوس مالک کی پہچانی نہین

حب دنیا نے کیا ہمکو تباہ ۔ کر دیا ہیں خوار و رسوا سیاہ

حب دنیا جسکے دل پر مست ہے ۔ راہ مولیٰ مین وہی تو مرد ہے

لہذا اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بالغ شرعی وہ ہے جو بارہ کمال

پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اوسمیں آثار مردی پائے جائیں اور بالغ حقیقی
وہ ہے جو احکام خدا و رسول کو ہر دم و قدم جملہ خواہش نفسانی پر مقدم رکھے
اور یاد الہی میں ہر دم ہمدم اور ہر قدم تازہ دم رہے **بیت**

دم بدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم ؛ ناظر دم باش و دم را و مبادم
بیجا مدم ؛ پس کہاوت پیر نابالغ کی اس دوسرے معنی حقیقی پر درست آتی ہے
ورنہ شرع میں پیر نابالغ کے ساتھہ کب جمع ہو سکتا ہے کہ طفل نابالغ کا درجہ
پہلا اور جوانی کا درجہ دوسرا اور پیری کا تیسرا ہے خوب فرمایا سعدی
رحمۃ اللہ علیہ نے ؎ چہل سال عمر عزیزت گذشت ؛ مزاج تو از حال (۵۲)
طفلی نگشت ؛ اور نیز ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ؎
خلق اطفال اند جز مست خدا ؛ نیست بالغ جز رسیدہ از ہوا ؛
گفت دنیا لہو و لعب است و شما ؛ کودکید و راست فرماید خدا ؛
بلکہ خود جناب باری بسورہ حدید پارہ ۲۷ بکریمہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ تا آخر دنیا کو کھیل و تماشا اور اہل دنیا کو تماشائی
مثل طفل نادان اور واہی کے فرمایا ہے ترجمہ یعنی دنیا کا جینا یہی ہے
کھیل و تماشا او ربناؤ سنوار اور بڑائیاں کرنی باہم اور تشبیہ باری آمیز

اور بہتایت ڈہونڈہی مال و اولاد میں فقط پس بلاشک جو کوئی محب

مال و منال دنیا اور عیال و اطفال سے ہوا وہ بال میں ایسا محو و مدہوش ہو گیا

کہ مطلق خدا اور احکام خدا کو بھول گیا اور نشہ خود پرستی میں پھول گیا بالکل

ہوا و ہوس اپنی اور خواہش نفسانی پر چلنے لگا درحقیقت الفت و محبت دنیا فانی میں

فنا ہو گیا اور سرمایہ زندگی و بندگی عالم باقی کو اس مقام گمنامی میں گم کر گیا

اور ذخیرہ خواری اور انواع ندامت اور حسرت کا سر پہ لے چلا سب ارشاد مولانا

سے خلق را بنگر کہ چون طفلانی اند ⁂ در متاع فانی چون فانی اند ⁂

پس وہ آدمی چون طفل نادان محض بے عقل و نابالغ کے کھیل تماشے میں ہو گیا

کہ بازی و لہو سازی لوازمات طفلی و نادانی سے ہے سے چہل سال عمر عزیزت

گذشت ⁂ مزاج تو از حال طفلی نگشت ⁂ ہمہ با ہوا و ہوس ساختی ⁂

دمی با مصالح نپرداختی ⁂ مکن تکیہ بر عمر ناپایدار ⁂ مباش ایمن از بازی روزگار

درحقیقت انسان نادان مسکین گرفتار بدست شیطان رجیم نے ارشاد جناب

باری وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کی ہرگز قدر و منزلت بجا نہ لائی اور نعمت

خداداد کی کچھ قیمت پہچانی موافق ارشاد جناب مولانا سے خویشتن

نشناخت مسکین آدمی ⁂ از فزونی آمد و شد در کمی ⁂ بلاشک جیسے دست

ارادت سے دامان حکم رحمن چھوٹ گیا وہ بدست شیطان گرفتار ہوکے
برباد ہوگیا مثل اوس لڑکے نادان کے جسکے ہاتھ سے دامان پدر و برادر مہربان کا
در جنگل بیابان چھوٹ گیا اور وہ لقمہ گرگ وغیرہ درندگان کا ہوگیا پس سلامتی
بندہ کوتہ اندیش نادان کی از دراز دستی شیطان در حکم برداری رحمان سے
جیسے نجات لڑکے نادان کی حیوان گزندگان درندگان سے دست بدامان
رہنے پدر و برادر شفیق و مہربان کے متصور ہے جیسا کہ جناب مجی لانا فرماتے ہیں
؎ دیو گرگ است و تو ہمچون یوسفی ؛ دامن یعقوب مگذار ای صفی ؛
(۳۵) یوست کورانہ بجب اللہ زن ؛ حسبنا مرو نہی یزدانی تن ؛ بلکہ دیکھو جنہوں نے
کھیل تماشے میں آپکو مٹا دیا اور دین کو کھو دیا اونپر کیا قہر خدا کا نازل
ہوا حتی کہ خداوند رحیم کریم نے بباعث کمال سرکشی اور خدا فراموشی اور
بیسارزی کے اپنی درگاہ سے پھٹکار دیا اور رسول اللہ سے بھی اونکا علاقہ چھوڑا دینے کا
حکم فرما دیا جیسا کہ ساتویں پارہ سورہ انعام ارشاد ہے وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا الآخر یعنی اے رسول چھوڑ دے جنہوں نے ٹھہرایا دین کھیل
اور تماشا اور بہکے دنیا کی زندگی پر اور اس سے نصیحت دی اونکو کہ گرفتار
ہو جاتے کوئی اپنے کئے میں کہ نہیں اوسکو اللہ کے سوا حمایتی نہ سفارشی

سو دیکھو تماشا تماشائیان دنیا کا کہ کیا کیا چال ڈھال برای گرفتاری دنیا پیشتر
کرتے ہین اور کیسے کیسے جال انواع خیال و مقال کے واسطے فریبی خوشامد
پسند ونکے بچھاتے ہین مقام محال ملال اور افسوس کا ہے کہ کیسے کیسے
دانا دیدہ و دانستہ اونکے دام مدام گرفتاری مین پھنستے ہین اور وہ ہنس ہنس کے
اپنا کام نکالتے ہین اور اونکا کام تمام کرتے اور یہہ آخر کو روتے ہاتھ
ملتے رہجاتے ہین اسپر لطف یہہ ہے کہ باوصف گرفتاری ایسی خرابیوں کے
پھر بھی کسی خیرخواہ حقانی کی بات نہین سنتے بلکہ جب کوئی باتین کی
کہئے تو پھر از قسم دل لگی دلپر گذری اور ہرگز دلپر اثر نکرے ہان جو بات (۵۵)
خوش آئی سن لی اور جو خوش نہ آئی یعنی جسکو جی چاہا کیا جسکو جی چاہا
نچایا ہیں یہی یعنی کھیل تماشے کے ہین کہ کبھی لڑکے کچھہ کھیل کھیلتے ہین اور
کبھی کچھہ تماشا کرتے دیکھتے ہین اور ہرگز پابندی کسی احکام شریعت غرائی نہین کرتے
اور حکم قرانی یہہ ہے کہ درصورت نافرمانی ایک حکم شرعی کے بھی قولاً ہو یا فعلاً
یا اعتقاداً گویا بیشک یہہ شخص اپنے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی کے جھوٹے
ہونیکا بہزار زبان اقرار کرتا ہے اور گویا دائرہ اسلام سے باہر جاتا ہے چہ جائیکہ
فرایض پنجگانہ کو بھی جون لقمہ لذیذ بلا تردد نوش فرمائین اور بالکل تارک نماز

ہو جاوین یا کبھی چھوڑ دین کبھی پڑھین جیسی کہ جب اونکو نماز کیواسطے بلاوین تو از
قسم کھیل تماشا جانکے ہرگز خیال نکرین حسب کریمہ ۶ پارہ اخیر وَاِذَا نَادَيْتُمْ
اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یعنی جب تم اونکو پکارتے
ہو واسطے نماز کے تو اوسکو ٹھٹھا اور کھیل تماشا جانین اور یہہ بات اونکی نادانی کے
باعث سے ہے یعنی قدر و منزلت عبادت کی نہین جانتے ورنہ بجان و دل
دوڑین پس یہان تک اسلام و ایمان کا نشان بھی نہین رہتا معاذ اللہ منہا تو اب
ان حضرات کے بیچ مسلمان ہونے کیا کلام ہے حسب مثل مشہور مصرعہ
برعکس نہند نام زنگی کافور مگر اوسپر لطف اور یہہ ہے کہ جو کوئی اونسے کہے
کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ نماز نہین پڑھتے روزہ نہین رکھتے خدا سے نہین ڈرتے (٦٧)
احتیاج کو نہین دیتے حج نہین چھوڑتے تو از راہ ناخوشی یا سرکشی بدلو دیکی
یا اظہار بلند نظری یا کہتے ہین کہ چلو تم ہی بہشت مین جانا بہت دینداری مت بگھارو
اور تمہین سے بہشت مین ہم نہ جاوینگے ولیکن یہہ بات کی یاد کہ لازم سے نماز ہوتا کیا تھوڑی آفت تھی جو ان
حضرات سے ہوا اونہون نے ان باتونسے اور آفت اپنے سر لی کہ گناہ کرنا ایک گناہ
اور نادم نہونا دوسرا گناہ اور فخر کرنا اوسپر تیسرا گناہ ہے بلکہ از قسم کفر کے
معاذ اللہ منہا کہ کفار یہ اطوار اپنا ندار و تھے اور اس قسم کی باتین کہتے تھے

جیسا جابجا کلام اللہ مین ارشاد ہے چنانچہ کریمہ پارہ تیسوین اِنَّ الَّذِیْنَ
اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ارشاد ہے یعنی جو گنہگار ہین
وہ ایماندارونسے ہنستے ہین فقط حتّی کہ انبیا علیہم السلام سے بھی ہنسی
دل لگی کرتے تھے اور و نکا کیا ذکر ہے حسب کریمہ سورہ زخرف پچیس پارہ
وَمَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اٰخر وغیرہ آیات یعنی اور نہین آتا لوگونکے پاس کوئی
پیغام لانیوالا اور نیک بات سنانیوالا کہ جسّے کسان نافہم گمراہ ہنسی
ٹھٹھا نہین کرتے فقط پھراور و نکا کیا پتہ ہے پس ای برادران دینی او مخلصان
ایمانی جبتک بحکم کریمہ پارہ دوم یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (٥٧)
کے پورے پکے اسلام و ایمان مین نہ درآوگے اور خطرات درونی نفسانی اور
مفسدان دینی بیرونی بل اغوای شیطانی سے جو کھلا دشمن تمھارا ہے اپنی
جانکو نہ بچاؤگے اور عقائد فاسدہ سے سچی پکی توبہ نکروگے ہرگز مومن نہوگے
تو کسی عبادت اور خیرات کا نفع نہ پاوگے گو ساری عمر عبادت اور نیکو کاری
ظاہری مین گذار و اور زر کثیر نام وری کو صرف کرو اور کھلا دشمن ابلیس کو
تلبیس کے واسطے فرمایا کہ چھپے دشمن سے ہر کوئی دانا بھی دھوکا کھاتا جاتا
جاتا ہے مگر کھلے سے ہر کوئی نادان بھی اپنی جان بچاتا نجات پاتا ہے

چنانچہ حسب کریمہ سورہ طٰہٰ فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ الشَّیْطٰنُ تا آخر باغوای شیطانی حضرت
آدم علیہ السلام کا بہشت سے نکلنا اور صدہا طور کی خرابیوں میں پڑنا و بکریمہ
سورہ طٰہٰ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی تمام عرشی و فرشی میں بجرم نافرمانی رحمانی
انگشت نما ہونا ہیچ و طشت از بام افتادہ سب پر بخوبی ظاہر ہے پس ایسا ہو کہ تمکو
بھی وہ فریبی فریب دیکر تابعداری جناب باری سے باہر کر دے اور دنیا و
آخرت میں رسوا اور بدنام کرکے تباہ اور برباد کر دے جیسا کہ تمہارے
دادا دادی کو فریب دیکر جنت سے نکالا اور تمام عرشی و فرشی میں رسوا و
بدنام کیا جیسا کہ سورہ اعراف کریمہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ (۵۸)
اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ میں ارشاد ہے یعنی اے اولاد آدم کے نہ بہکاوے تمکو شیطان
جیسا کہ نکالا تمہارے باپ کو بہشت سے فقط پس بکمال شفقت جناب ایزدی
منجانب امت محمدیہ کے ایسے ایسے ارشادات قرآنی بیان فرمایا اور بہ پس رہنما
[illegible] ہدایت امیر شفقت خیرخواہ ظاہر ہے تاہم ہر آدمی بباعث نادانی کے نافرمانی رحمانی سے
باغوای شیطانی خوار و ذلیل ہو کے برباد جاتا خرابی دارین سر پر لیتا ہے
افسوس صد ہزار افسوس کہ جو کوئی اتنے بند و زشت سے اور راست چھوڑ کے بیراہ
[illegible] جہاں [illegible] تک لوٹتا [illegible] میں چلے اور راہ راست بتانے والے

شفیق مہربان کے کہے پر عمل نکرے اور دن دوپہر اوندھا گرے اور سر توڑے بل جاوے
وہاں کچھو وے اور ہر کس و ناکس میں ذلیل و خوار ہووے تو یہہ امر لا علاج ہے کہ اپنے
کئے کا کیا علاج ہے حسب ارشاد سعدی کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
مثلاً جنگلی داوی کے پاس آبرو کے لحاظ سے حاکم شفیق رحیم کریم کسی شخص کو بصد
ذلت و خواری منہ کالا گدھے پر سوار سر پر جوتی پیزار ہزار اچھٹکار شہر بدر کرے
اور اوسکی از حد عزت و خاطر داری کرنے اور بخوبی اوس مردود کی دشمنی اور
عداوت سے آگاہ فرما دے بلکہ ازراہ کمال شفقت و بندہ نوازی اوس راندہ
درگاہ کی تابعداری سے بھی بخوبی منع فرما دے حسب کریمہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ (۵۹)
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ حتی کہ ازراہ کمال تنبیہ تام بحکم لَمَن تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ شدت عذاب دوزخ اور از ہمبستری
شیطان سے خوب ڈراوے یعنی جو کوئی آدمی ای شیطان تیری راہ
چلا میں بھر دوں گا دوزخ تم سب اکٹھے فقط تاہم نافرمان پروردگار
عصیان شعار بنی آدم نافہم ہر دم و قدم اوسی خبیث بے دم کی فرمانبرداری
میں چون سگ گزندہ شب و روز دوا دوش کرتے ہیں اور ذرا دل میں
نہیں شرماتے ہیں بل دیدہ و دانستہ رسوائی اور روسیاہی دارین

حاصل کرتے ہیں پس اس بیماری لاعلاج کا کچھ علاج ہی نہیں کہ اس سے خواری
و ذلت امر کیا ہوگی کہ بطمع نفع دنیا فانی کے راحت عقبی باقی کی چھوڑی اور
انواع و اقسام کی خواری دارین سہی حسب کریمہ سورہ نحل ذٰلِکَ بِاَنَّهُمُ
اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یعنی سبب ذلت و خواری اختیار کرنے کسان خوار و نافرمان
پروردگار مستحق انواع عذاب نار پرشرار کا یہی ہے کہ انہوں نے عزیز اور
مقدم رکھا دنیا کی راحت کو آخرت کی راحت اور مسرت پر گراں کو عزت
و فرحت عقبی کی ہاتھ سے گئی الا دنیا کی شہرت و مسرت تو ہاتھ لگی حسب مثل
مشہور کے ۵ سفاہت سوائی سے خوش شہرت کے لالچ چون نگین بہ منہ ہوا
کا بلا سے نام تو روشن ہوا ۵ درحقیقت بحکم کریمہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
تا آخر قدر و منزلت عنایت و شفقت اللہ کی جیسی ہے سمجھی اور عظمت خداداد
حضرت آدم کی حسب کریمہ پارہ اول وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ تا آخر کی پہچانی
یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے ای آدم بخوبی تمام تم اور تمہاری عورت
رہو جنت میں اور کھاو اوسمیں ہر قسم کی نعمت جہان سے چاہو فقط جیسا کہ
مولانا بھی فرماتے ہیں ۵ آخر آدم زادہ ای ناخلف ۵ چند پستی تو نداری بس شرف
اسپ ہمت سوی اختر تاختی ۵ آدم مسجود را نشناختی ۵ ای گسل بادستانے فلک را

باخود ازین پاره دوزی ننگ دار؛ ترک عیسی کرده خر پرورده؛ لاجرم چون
خر بیرون برده؛ سالها خر بنده بودی بس بود؛ زانکه خر بنده ز خر واپس بود
اس لطف پر طرہ او ہے کہ جس آدمی نے بباعث حماقت و نادانی باغوای
شیطانی دشمن جانی کے فرمانبرداری اور تابعداری رحمانی چھوڑی اور انواع
قسم کی ذلت وخواری دارین سر پر لی روز قیامت کے اوس فریبی دغاباز
مکار مردم آزار نے کیسے اوسکو ذلتین دین اور آنکھین دکھائین اور ہزارون
طور کی ملامت و نفرین کین ۵ خر بے دم ہیہ شیطان بس غضب ہے؛
کہ ہکانیکا اسکو خوب ڈھب ہے؛ سبحان اللہ ذرا دیکھو تماشا انسان (٦١)
نافرمان رحمان تابعدار شیطان علیہ اللعن کا کہ سبکی محبت اور رفاقت
مین اطاعت اور بندگی مالک حقیقی کی چھوڑی اور صدہا طور کی ذلت
وخواری دارین کی اختیار کی اوسنے روز قیامت کے کیسا ذلت
وخواری ورسوائی کا مزا چکھایا اور میدان حشر مین از حد شرمایا کہ جیتا
بدتر مرنے بل زندہ درگور ہونے سے کردیا کہ بجز خون جگر کھانے اور
ذلیل ورسوا ہونیکے کچھ چارہ نتھا بل بکمال حسرت اور صدہا ندامت
اور ذلت کے اس قسم کا مضمون زبانپر جاری تھا ۵ اطاعت

دشمن جان دلکو بھائی ؛ سزا اپنے کیے کی خوب پائی ؛ چنانچہ در تمام اہل حشر
اور بس روسیاہی اور رسوائی تھی جیسا در پارہ ۱۳ الیسورہ ابراہیم ارشاد ہے
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ تا آخر یعنی اور بولا شیطان جب فیصل ہو چکا
کام کہ اللہ تعالی نے تمکو دیا تھا سچا وعدہ اور میں نے وعدہ دیا پھر جھوٹ کیا
اور میری تمپر کچھ حکومت نتھی مگر یہان میں نے تمکو بھلایا بہکایا پھر تمنے مان لیا
تو اب مجکو مت الزام دو بلکہ الزام دو آپکو اور اپنے کیے کو جیسا کیا ویسا
پایا پس اب نہیں تمہاری فریاد کو پہونچوں نہ تم میری فریاد کو پہونچو میں نہیں
قبول رکھتا جو تمنے مجکو شریک ٹھیرایا یعنی مجھے تسے اب کچھ واسطہ نہیں فقط
پس اس حماقت اور سخت ذلت و خواری رسوا تر زندہ درگور ہونے اور تشنہ بیابان
خود ہارنے علاج اسکا دوسر لیے جاننے سے اور کیا خواری رسوائی اور روسیاہی
ہوگی سچ فرمایا کسی سچے نے ؎ ما خود زدہ ایم تیشہ بر پائے ؛ ای وای بجان شخص خود رسید (؟)
وای ؛ بلاشک جو کوئی ایسے مالک رازق خالق شفیق رحیم کریم کی تابعداری
چھوڑکر فرمانبرداری دشمن جانی ایمانی کی کریگا وہ ضرور ذلت و خواری سر پر لیگا
اور ہاتھ حسرت کے ملیگا حسب کریمہ پارہ پنجم وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن
دُونِ اللَّهِ تا آخر یعنی جو کوئی اللہ کو چھوڑکر شیطان کو رفیق پکڑیگا سو وہ ڈوبا برباد

کیا صریح نقصان میں فقط پس اے برادران دینی اور دوستان جانی اس
دشمن جانی ایمانی پنہانی سے ذرا خبردار اور ہوشیار رہو کہ جناب باری
بکمال شفقت و عنایت بواسطہ امت محمدیہ ہونے کے ہمکو ایسے ارشاد شفقت
بنیاد سے اوس فریبی دغاباز مکار کے فریب سے بچاتا ہے جیسا کہ بیچ
سورہ فاطر ۲۲ پارہ ارشاد ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ یعنی بیشک
شیطان تمہارا جانی اور ایمانی دشمن ہے خبردار کر دیا گویا خواب غفلت
سے جگا دیا اور عالم مدہوشی سے ہوشیار کر دیا کہ مبادا روز قیامت اوس
دشمن سراپا عداوت کی رفاقت میں صدہا قسم کی ذلت اوٹھاؤ اور
ہاتھ افسوس کے ملو اور پھر بجز حسرت کے کچھ پھل نپاؤ بلکہ امت محمدیہ
کو ناکردہ گناہ جسکو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمایا دھبا لگاؤ اور دیگر محمدیان با ایمان کو
ناحق میدان حشر میں شرماؤ کہ اس سے بڑھ کے اور کونسی ذلت
اور خواری ہوگی پس ہاں اگر اپنی رسوائی کا کچھ خیال نہیں ہے تو کیا
بدنامی امت محمدیہ کا بھی ذرا دھیان نہیں مصرعہ گیرم کہ تخت نیست غم
ما ہم نیست؟ اور ذلت عذاب نار اور انواع قسم کی مار دھاڑ جو کچھ ہوگی
وہ لطف دوسرا علاوہ اس روسیاہی بالا کے ہے کہ دوزخ غضبناک

درناک گنہگاران بے باک کے منہ پھیلائے بیٹھی ہے اور گمراہان ناپاک کا واسطے
عذاب ہولناک کے انتظار اور سیری سے انکار کر رہی ہے حسب ارشاد کریمہ
تبارک الذی وہی تفور تکاد تمیز من الغیظ اور کریمہ سورہ ق یوم نقول
لجہنم تا آخر یعنی اسقدر دوزخ غصہ مین بھری ہے کیا عجب ہے کہ ابھی
پھٹ پڑے اور جسدن کہین ہم دوزخ کو کہ بھر گئی تو بدکارونسے
وہ کہے ابھی بخوبی سیری نہین ہوئی کچھ اور بھی فقط پھر با وصف ایسے
وعید شدید آیات قرآن مجید کے حال ہم غافلان سراپا طغیان و
(۶۴) عصیان کا موافق مضمون ایسے دو شعر کے ہے

صیاد زمانہ دام بر دوش ✽ میگردد و من بجواب خرگوش ✽
کردم گنہ و شدم گنہگار ✽ میدانم و میکنم دگر بار ✽

اور نیز اکثر سبب عصیان شعاری اور گنہگاری اور دوری او نیک
کاری جو باعث صد ہا خواری اور ناری ہونے کا ہے بے نماز ہونا اور
بھوکونکا نہ کھلانا اور صحبت بدنا ہنجار مین بیٹھنا ہوتا ہے جیسا سورہ
مدثر ۲۹ پارہ مین ارشاد ہے ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین
ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض تا آخر یعنی جنتی دوزخ جانیوالونسے

پوچھینگے کونسی غفلت اور معصیت لائی تمکو دوزخ میں کیا قہر پروردگار
اور سختی عذاب نار پر ستر ار سے خبردار نہ تھے جو اس بلا قہر خدا میں گرفتار ہوئے
جب وہ آفت زدہ بانواع مصیبت و عذاب مبتلا بصد آہ حسرت افزا
بہزار خرابی و واویلا فریاد کرکے کہینگے کہ ہائی نہ تھے ہم نماز فرض ادا کرنیوالے
اور نہ تھے ہم محتاج کھلانیوالے اور تھے ہم بد صحبت بیٹھنے والے او
جھگڑا لونکے ہم پیالہ او ہمنوالہ چنانچہ جناب مولانا بھی حسب الحکم و بے خرابی
بد صحبت کے بیان فرماتے ہیں ؎ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛
صحبت احمق بسی خونہا کہ ریخت ؛ مار بد تنہا فقط بر جان زند ؛ یار بد ٧٥
بر جان و بر ایمان زند ؛ مار بد جانے ستاند از سلیم ؛ یار بد آرد سوے
نار جحیم ؛ ہر کہ با نا راستان ہمسنگ شد ؛ در کمی افتاد و عقلش دنگ شد ؛
بر سر اغیار چون شمشیر باش ؛ ہین مکن روباہ بازی شیر باش ؛ تا ز غیرت
از تو یاران نگسلند ؛ زان کہ آن خاران عدو آن گلند ؛ آتش اندر
زن بگرگان چون سپند ؛ زانکہ آن گرگان عدو یوسف اند ؛ مگر یہی خرابی
تو ہے کہ حسب کریمہ پارہ ۲۳ سورہ زمر فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ دل پر
ایسی سختی آئی اور سیاہی گناہ میں چھا گئی کہ باپ خوشنا مد اور صحبت بد

والوں بھائی اور حکایت نیک کار اور ہدایت اور نصیحت خوش گفتار تقویٰ شعار نیک
کردار سے از بس نفرت جی میں سما گئی حسب کریمہ ۸ پارہ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ
یعنی ولیکن تم کو نصیحت اور خیر خواہی نصیحت کرنیوالوں کی ہرگز خوش نہیں آتی
حالانکہ اہل خوشامد اور ارباب صحبت بد بروز قیامت دشمن ہو جائینگے اور
پاک طینت خداترس ہی کام آوینگے حسب کریمہ ۲۵ پارہ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی روز قیامت کے جتنے دوست ظاہری ولباسی
وہم پیالہ وہم نوالہ ہو سکے خوشامد درآمد سے اپنا کام نکالتے تھے کبھی عرش پر
چڑھاتے تھے کبھی زمین جھکاتے مصاحبت گرم کرتے باتیں مسرت خیز ۶۶
لذت انگیز سناتے تھے شب و روز غفلت و گنہگاری میں بسر کراتے تھے
اور کبھی مثال میاں مٹھو کچھ سکھاتے پڑھاتے مفت عمر عزیز ضایع کراتے
راہ حق سے بہکاتے ہیں باہم دشمن ہو جائینگے حالانکہ وہ بڑے مفسد مکار
جھگڑالو ہیں حسب ارشاد پارہ دوم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ کہ خوشامد
کرے دنیا کی باتیں بناوے تا کو خوش کرے رغبت دلاوے اور جھوٹی
صدہا قسمیں خدا کی کھاوے حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو مکار ہے پس یہی سب
دوستان لباسی لقمہ جیب کھانیوالے جھوٹی باتیں بنانیوالے ایکدوسرے کے

دشمن ہو جاینگے گمراہان خدا سے ڈرنیوالے بات حق تلخ نا شیرین اثر سنانیوالے
جنت کی رغبت دلانیوالے عذاب دوزخ سے ڈرانیوالے طمع نفسانی سے
اور خواہش دنیا سے دور اور خوشامد سے نفور اور بمحبت خدا چور سراپا اوصاف دانش و
شعور دوست ہو جاینگے اور ہر قسم کی سفارش کرینگے ؎ شنیدم کہ در روز
امید و بیم ؛ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ؛ اسیواسطے مولانا بھی صحبت
نیک کار خوش گفتار نیکو کردار فرمانبردار پروردگار کے رغبت دلاتے ہیں ابیات
رو بجو یار خدایی را تو زود ؛ چون چنین کردی خدا یار تو بود ؛ ٦٨
همنشینی اهل معنی باش تا ؛ هم عطا یابی وهم باشی فتا ؛ همنشینی مقبلان
چون کیمیاست ؛ چون نظرشان کیمیائی خود کجاست ؛ سوی این مرغابیان
رو روز چند ؛ تا ترا در آب حیوانی کشند ؛ سایهٔ شاهان طلب هر دم شتاب ؛
تا شوی زان سایه بهتر ز آفتاب ؛ بندهٔ یکمرد روشن دل شوی ؛ به که بر فرق
سر شاهان روی ؛ تا توانی ز اولیا رو مبتاب ؛ جهد کن والله اعلم بالصواب
در بدر میگرد میرو کو بکو ؛ جستجو کن جستجو کن جستجو ؛ اندرین ره می تراش و
میخراش - تا دم آخر دم آخر بود ؛ که عنایت با تو صاحب
سر بود ؛ اور نیز صحبت بدکار دل آزار غدار ناہنجار بیہودہ گفتار

بطوفان عصیان گرفتار نافرمان پروردگار سے نفرت کراتے ہین ف

یعنی جیسا زہر کہنہ قاتل اور پر اثر ہے کہ کھاتے ہی تمام کرتا ہے ایسے ہی

صحبت بد اور محبت بے دین خوش گفتار سرمایہ ایمانی کو جلد برباد کرتی ہے

پس جیسا کہ زہر قاتل سے بچتے بھاگتے ہو اسیطور صحبت بدکار بے دین شیرین

گفتار سے دور رہو اور بھاگتے رہو ــ ۵ دوستی جاہل شیرین سخن ؛

کم تفنگ کان است چون سم کہن ؛ جان ما در چشم روشن گویدت ؛

جز غم و حسرت ازان نافزویدت ؛ جاہل ار با تو نماید ہمدلی ؛ عاقبت

زحمت زند از جاہلی ؛ گرگ گر با تو نماید روبہی ؛ ہین مکن باور کہ ناید ز و

بہی ؛ ای فغان از یار ناجنس اے فغان ؛ ہمنشین نیک جوئید

ای مہان ؛ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛ صحبت احمق بسے

خونہا کہ ریخت ؛ صحبت بد ناخن پر زہر دان ؛ مسخر اشد در تعمق

روحی جان ؛ نیز سچا قول درستی اعتقاد دلی کا گواہ ہوتا ہے ــ جیسے

فعل بے ریا صداقت قول کی کرتا ہے مثلا ایک شخص کو بدل رغبت

اسلام ہے مگر جبتک اقرار زبانی اوسکے اعتقاد دلی کی سچی گواہی

نہ دیگا اور فعل بے ریا اوسکے قول کی تصدیق نکریگا ہرگز مسلمان باایمان

نہوگا کہ بغیر اعتقاد دلی کے کافر بھی کلمہ پڑہتے ہین مگر مسلمان نہین ہوجاتے
اسی طور بعد ثبوت اعتماد کلی اوپر اعتقاد دلی با قرار زبانی کے سبب جبتک
اوس سے بخلوص نیت موافق اقرار زبانی کے افعال کردنی حسب حکم قرانی
وارشاد رسول ربانی کے صادر ہوکے سچی پکی گواہی مدینگے ہرگز پورا پکا مسلمان
باایمان نہوگا پس درحقیقت اگر گواہ سچے ہین تو بلاشک نزد حاکم عادل عدا
سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے گو اور و نکے روبرو بظاہر گواہ سچے معلوم ہوتے
ہین جیسے جھوٹے گواہ بطلب و طمع و دنیا سبکے آگے سچے بنتے ہین اور پھر وقت
تحقیقات کامل نزد حاکم عادل کے جھوٹے ہوکے ذلیل و خوار ہوتے مدعا تباہ
کرتے ہین ایسے ہی نمازی ریاکار مکار واسطے حصول نفع دنیا ناپایدار کے
لوگو نکے روبرو بڑے نمازی متقی پرہیزگار بنتے ہین اور روز حشر آگے حاکم
حقیقی عدالت آرا کے روسیاہی اور رسوائی دارین حاصل کرتے ہین مثلا
ایک شخص نے کلمہ پڑھا اور جملہ احکام اسلام زبانی بھی قبول کئے مگر جبتک
نماز روزہ وغیرہ فرائض اسمجواز قسم گواہ اعتقاد دل اور عقیدہ کامل کے
ہین صدق دل اور خالص نیت سے ادا نکریگا ہرگز کامل الایمان
دیندار نہوگا خلاصہ یہہ ہے کہ جملہ احکامات ایمانی اور ارشادات قرانی

کو بخلوص دل محبت منزل بجالانا بعینہ اپنے اسلام وایمان کی سچی پکی گواہی

دیتا ہے یعنی براے صداقت ہر مدعا کے دو سچے پکے گواہ درکار ہوتے ہین لہذا

در شرع شریف براے صداقت حصول دولت ایمانی اور تصدیق قلبی کی بھی

دو گواہ یعنی اقرار زبانی اور بجا آوری احکام شرعی مقرر ہوے جیسا کہ کلام مولانا بھی

اس مدعا کا گواہ ہے **نظم** این نماز و روزہ و حج و زکات ؛ ہم گواہی داد نسبت

از اعتقاد ؛ آن گواہی چیست اظہار نہان ؛ خواہ قول و خواہ فعل و

غیر آن ؛ فعل و قول آمد گواہان ضمیر ؛ زین دو بر باطن تو استدلال گیر ؛

اور نیز نکرنا اون کاموںکا اور فعلوںکا جنکے کرنے کا شرع مین بکمال تاکید حکم ہے

قول کو جھٹلاتا ہے اور اعتقاد دلی کو باطل کرتا ہے جیسے کلمہ گو کا باعتقاد دل

کلمہ پڑھنا اور مسلمان ایماندار کہانا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض جو از قسم

شرائط و فرائض اسلام ہین اور اونکے بجالانیکی بکمال تاکید در احکام قرانی اور

احادیث رسول ربانی ہین ہے اونکو ادا نکرنا اوسکے کلمہ پڑھنے کو جھٹلا دیگا

چنانچہ بکریمہ سورہ صف یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین

ارشاد ہے یعنی اے ایمان والون کیون کہتے ہو وہ بات جو نہین کرتے ہو

اللہ تعالی نہبت بیزار ہوتا ہے اونسے جو اپنے کہے کے موافق عمل نہین کرتے

یعنی ایمانداری کا ہر دم دم بھرتے ہین اور ایماندار یکے کام نہین کرتے تو درحقیقت

یہہ گروہ از قسم مکار بد کردار سخت مواخذہ دار خدا ہے عیاذا باللہ اسواسطے

کہ قول کا اعتماد اوسوقت ہوگا کہ اوسکے موافق فعل بجا لا اعتقاد دلی اور

خلوص کامل کے ظہور مین آویگا **بیت** قدم باید اندر شریعت نہ دم

کہ اصلے ندارد دمے بیقدم چنانچہ کلام اللہ مین ثواب اور جنت دینیکا

وعدہ نرے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر اکتفا فرما کے ساتھ اِنَّ الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا کے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بھی فرمایا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور

کام کئے بھلے اونکے واسطے جنت ہے پس حکم دخول جنت کا نرے ایمان

لانے بطور اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر نہین ہے بلکہ بھلے کام بے ریا کرنیپہ

مقرر اور منحصر ہے حتی کہ جو کوئی مسلمان ایک نماز بلا عذر شرعی کے ترک کریگا موافق

ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا کے نزد امام حنبل رح کے

کافر ہو جاویگا اور نزد امام شافعی رح کے واجب القتل ہے اور نزد امام ابو حنیفہ رح

کے جو احتیاط زیادہ مرام مین کرتے ہین اگر ایسا شخص سچی پکی توبہ نکرے گا قید

رہیگا پس جب ترک ہونے ایک نماز سے خوف خارج ہوجانیکا دائرہ اسلام سے

ہے تو جو تارک نماز ہین یا کبھی کبھی گہ گہ نماز پڑھتے ہین تو اونکے کامل الایمان

(۸۲)

۴ رفتن بندہ بے خواجہ گواست   آن مکن کہ ہست مختار نبی
کہ ہم بندہ و این لا ماست   وان مکن کہ کرد مجنون صبی

ہوئے ہیں کیا کلام ہے استغفر اللہ مقام سخت عبرت ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی
الْاَبْصَار چنانچہ اہل تحقیق روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کسی چیز کے چھوڑنیوالے کو
کافر نجانتے تھے مگر ہاں تارک نماز کو چنانچہ اسیواسطے اہتمام تام کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ میں اور دیگر فرائض سے زیادہ آیا ہے حتیٰ کہ قبر میں اول بار پرس
نماز سے ہوگی پھر اور احکام سے **بیت** روز محشر کہ جانگداز بود \ اولین
پرسش نماز بود \ جیساکہ بکریمہ سورہ مدثر پارہ ۲۹ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ تا آخر بھی
اسپر گواہ ہے کہ پہلا سبب دوزخ میں جانیکا نماز ہے لہٰذا پہلے بازپرس نماز سے
ہوگی یعنی دوزخ جانیوالونسے کہا کہ کونسی چیز تمکو لائی دوزخمیں کہا کہ نماز نہ ادا کرتے (۷۲)
تھے ہم لہٰذا دوزخی ہوئے معاذ اللہ ہمہا بچاوے اللہ تعالیٰ حشر ابی بے نماز
ہونیسے ہر مسلمانکو آمین اور نیز جبتک نمازی سے بیحیائی اور جملہ برائی فریب دغا
حسد بغض کینہ وغیرہ نچھوٹینگے یعنی سب برائی ببرکت نماز کے کالعدم نہو جاینگے
ہرگز لطف وثواب نماز کا حاصل نہوگا اسواسطے کہ نماز بے ریا خالصًا لِوَجْہِ اللہ
بیحیائی سے نمازیکو بیحیائی اور جملہ برائی سے جیسے کہ بکریمہ شروع ۲۱ پارہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ تا آخر اس مدعا پر گواہ ہے یعنی اے محمد
بکمال مستعدی اور شوق دلی ادا کرو نماز کو کہ بلاشک نماز مفروضہ مقبولہ

عند اللہ بجا لاتی ہے نمازیکو جملہ بیحیائی اور تمام برائی سے پس گویا نماز تاب آفتاب ہے
کہ فوراً دور کرتی ہے ظلمت گناہ اور تاریکی دلکو یا مثل آب ہے برائے صفائی
نجاست بیحیائی اور گندگی تمام برائی حسد بغض کینہ وغیرہ صفات مذمومہ
مذکورہ بالا قلبی کی پس جیسے تاب آفتاب سے تاریکی ظاہری اور آب صاف
سے گندگی جسمانی دفع ہوجاتی ہے ایسے ہی نماز مقبولہ مسطورہ در کریمہ بالا سے
جو مجموعہ ذکر اللہ ہے تاریکی جملہ برائی دلی اور سیاہی قلبی اور گندگی باطنی یا مانند
فریب و دغا و جھوٹ وریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی قطعاً دور
ہوجاتی ہے حسب الارشاد جناب مولانا **نظم** ذکر حق پاکست چون پاکی رسید
رخت بر بندد برون آید پلید ؛ چون در آید نام پاک اندر دہان ؛ نی پلیدی
ماند و نے آن دہان ؛ مگر ہاں اگر کبھی بادل سے آفتاب چھپ جاوے یا اتفاقاً
آب صافی دھبا نجاست کا کسی چیز پر رہ جاوے تو یہ بات اور ہے کہ اس سے
نہ کچھ نقصان تاب آفتاب میں آتا ہے اور نہ کچھ صفائی و پاکی آب میں خلل اور
فتور پڑتا ہے یعنی مثلاً نمازی متقی پرہیزگار خداترس سے جو بعالم بشریت
اتفاقاً گناہ صادر ہوجاتا ہے اور وہ بحال گریہ وزاری و اشکباری چون باران
سچی پکی توبہ کرتا ہے اور حسب الارشاد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

مانند فریب و دغا و جھوٹ وریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی ۱۲

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کی گرد وغبار گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے
تو کسی طرحکا اوسکے تقوی طہارت مین ہرگز نقصان نہین آتا ہے خلاصہ یہہ ہے
کہ پاکی اندرونی کا بھی گندگی نجاست حسد بغض کینہ فریب دغا وغیرہ برائی سے
مثل پاکی بدن وپارچہ از نجاست بیرونی کے بدل خیال کرکے حاصل کرو جیسا کے
رونق وطہارت وزینت ظاہری وباطنی کا بکریمہ پارہ آٹھوین بعد نصف کے
حکم ہے یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد تا آخر یعنی اے اولاد آدم کے
لے لو اپنی رونق اور زینت وقت ہر نماز کے پس طہارت ظاہری اور باطنی
مین رونق اور زینت ظاہر وباطن کی ہے یعنی جیسے پاکی بدن اور کپڑے اور (۴۴)
جگہہ کی شرط ادای نماز ظاہری ہے ویسے ہی پاکی باطنی قبولیت اور ادای
نماز مین نزدیک اہل باطن صاحب عرفان کامل الایمان جل خالق انس وجان کے
شرط اور فرض وقت ہے پس جسطور سے جملہ شرایط اور ارکان ظاہری نماز کے
بدل وجان ہمیشہ بجالاتے ہو ویسے ہی شرایط اور ارکان باطنی بکمال شوق دل
بدل وجان بجالاؤ یعنی کوئی حال وخیال وخطرہ بیجا ہرگز دلمین نہ لاؤ بلکہ اول
جملہ خطرات فاسدہ اور خیالات باطلہ سے دلکو خوب پاک وصاف کرلو
بعدہ بکمال ذوق دلی اور خلوص نیت سے لطف دلی اور حضور قلبی حاصل کرو

[illegible]

کہ نزدیک اہل عرفان کامل الایمان کے بغیر حضور قلبی کے ہرگز نماز کامل اور قابل قبول
حق نہیں ہوتی ہے موافق ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا مولانا ارشاد
فرماتے ہیں بیت بشنو از اخبار آن صدر الصدور ؛ لا صلوٰۃ تم الا بالحضور ؛
یہاں سے کوئی تیز فہم کم شوق نماز کے یہہ خیال نہ فرمائیں کہ جب قبولیت ادای نماز میں
حضور قلبی اور صفائی باطنی پر موقوف اور منحصر ہے اور یہہ امر اکثر تو ہر کس و ناکس کو نصیب
بھی نہیں ہوتا مگر ہاں صاحب نصیب پاک باطن کو البتہ حاصل اور نصیب ہوتا ہوگا
تو پھر نماز پڑھنی اور ناحق انواع قسم کے تردد اور تکلیف گوارا کرنے سے کیا فائدہ کہ جب
قابل قبول خداوند کریم نہوئی تو ادا کرنا ایسی نماز کا قسم ریاکاری اور مکاری سے ہے
معاذ اللہ منہا بلکہ ادای ایسی نماز سے خوف انواع قسم عذاب کا ہے ثواب بالای
طاق، ناحق عذاب گلے پڑا نیکی برباد گناہ لازم ۔ گویا عذاب میں بے نمازی اور ایسی نماز والے
برابر ہیں بلکہ عذاب میں ایسی نماز والے بے نمازیوں سے زیادہ ہیں اسواسطے کہ بے نماز خوف
خدا سے ڈرتے ہیں کہ ترک نماز سے بڑی سزا روز جزا ہوگی اور ایسی نماز والے نڈر ہوکر ہر وقت
امیدوار ثواب کے رہتے ہیں حالانکہ درحقیقت یہہ نماز ادای نہیں ہوئی ثواب کا کیا
ذکر ہے فقط پس ایسے خیال سراسر وبال کا آبلہ ٹھونگڑ اونکے دل میں نہ مرنہ پھیلانے اور
ہرگز ایسے دام مدام گرفتاری فریب میں نہ پھنسانے کہ ایسے خیالات فاسد

اور توہمات فاسدہ صرف از قسم خطرات شیطانی اور محض وساوس نفسانی سے ہین
معاذ اللہ منہا کہ ترک کرنا ایک نماز کا بغیر عذر شرعی کے باعث کفر اور انواع قسم کی
خرابی کا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہے تو تارک نماز پنجگانہ ہونا تمام حشر کا عذاب
اپنے سر پر لینا ظاہر ہے پس لازم بل فرض وقت یہہ ہے کہ بغیر خطرات اور مفسدات
درونی کے ہمیشہ نماز پنجگانہ حتی المقدور بجماعت ادا کرین اور بغیر عذر شرعی کے
ہرگز ایک نماز بھی ترک نکرین کہ کسی حال مین ترک نماز جائز نہین پس جب تارک جماعت
نہایت مرتبہ کی وعید شدید ہے تو تارک نماز کا کیا ٹھکانا اور نقصان ہے بچاوے
اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے ہر کلمہ گو کو آمین حتی کہ پانی اگر غسل و وضو کو نملے (۷۶)
تو تیمم سے نماز پڑہے اور جو اکثر اعضا وضو کے زخمی ہون یا پانی سے از حد تکلیف ہو
یا زیادتی عارضہ یا عارض ہونا کسی عارضہ کا گمان غالب ہو یا پانی قیمت مناسب
و مقرری سے گرانی ملے تو ایسے حالون مین تیمم سے ادای نماز کا حکم ہے
یہانتک کہ اگر کپڑا بقدر ستر عورت نہو تو ننگا نماز بیٹھکے ادا کرے اور ہرگز ترک نکرے
کہ بحالت بغیر حضور قلبی اور ہجوم خطرات دلی کے بھی شرعًا نماز جائز ہے گو مقبول
ہونا بغیر حضور قلبی اور خلوص باطنی کے متصور نہین ہے جیسا کہ بالا مسطور ہو چکا ہے
کہ ادا ہونا اور ہے اور مقبول ہونا اور ہے مگر ہان خداوند کریم بفضل عمیم بغیر حضور

دلی سے کبھی قبول عذر ہووے تو یہہ بات اور ہے مثلاً ہانڈی گوشت کی جملہ مصالح
لوازم پخت سے درست ہے مگر اوس میں صرف نمک نہیں ہے لہذا نہایت بدمزہ اور
ناگوار ہے پس ازروی عقل ایسی چیز اوسکو نمک ڈالکر بلطف تمام کھانا بہتر ہے
یا باعث بے نمکی اور بدمزگی کے جو بذات لئے نمک سے ہے تو پھینک دینا اوس ہانڈی کا
اور ناحق اپنا نقصان کرنا اور عقلمندوں میں انگشت نما اور بے عقل ہونا افضل ہے
پس اسطور سے نماز بغیر حصول حضور قلبی اور پاک باطنی کو بادای احکام الہی اور
ارشادات رسالت پناہی سے کہ جو صفائی دلی اور حضور قلبی میں مرکلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ بکثرت موجود ہے قابل قبول خداوند کریم کرنا بہتر ہے یا فرض وقت سے
یا ترک کرنا نماز کا اور انواع قسم کا عذاب نار چکھنا اور اقسام طور کے قہر خدا میں
(۸۸)
مبتلا ہونا بہتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ ایک نماز بلا عذر شرعی سے دائرہ اسلام
سے باہر ہو جانا بخوبی ثابت ہو چکا ہے عیاذاً باللہ پس از صحبت بد دوری اور
بتلاوت کلام بدل مشغولی و بحدیث رسول خدا کمال مرغوبی و بکلمات اہل اللہ
بجان مطلوبی و صحبت اور خدمت اولیاء اللہ حاضری باعتقاد دلی بوجہ کلی کے
بلاشبہہ باعث حصول دولت و نعمت حضور قلبی اور صفائی دلی کا ہے جسکا
جی چاہے یہہ سعادت دارین حاصل کرے کہ بلاشک تاثیر ہیچو اکسیر صحبت

اہل اللہ چون گل گلاب ہے یا مشکناب باآب وتاب آفتاب ہے کہ ہمصحبت
کو بھی عطر بار اور بہایت خوشبودار بلکہ ظہور و فور انواع اسرار الہی سے سراپا انوار
کر دیتے ہے سینہ و فا گنجینہ بے کینہ کو چون آفتاب چمکا دیتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا **ابیات** تا خندان باغ را خندان کنند ؛ صحبت مردانت
از مردان کنند ؛ گر انار سبز هی خندان بجز ؛ تا به خندان دانه او خبر ؛
گر تو سنگ خاره و مرمر شوی ؛ چون بصاحبدل رسی گوهر شوی ؛ مهر پاکان
درمیان جان نشان ؛ دل مده الا بمهر مهوشان ؛ سنگ شد سرمه شد در دیدگان ؛
گشت بینائی شد آنجا دیدبان ؛ موم و هیزم چون فدای نار شد ؛ ذات
ظلمانی او انوار شد ؛ چون تعلق یافت نان با بو البشر ؛ نان مرده زنده گشت
و با خبر ؛ صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ کز جوار
طالبان طالب شوی ؛ وز ظلال غالبان غالب شوی ؛ الا تاثیر صحبت
اہل اللہ میں حاضری بکمال ارادت قلبی و بجا آوری جملہ مراتب آداب ظاہری
و باطنی بحضور قلبی نیز شرط ہے جیساکہ بالا مرقوم ہے کہ بغیر اسکے نری حاضری اور
صحبت ہرگز مفید نہیں دیکھو خار بھی ہمصحبت و ہمبستر گل ہے مگر اپنی استادگی
و خود ستائی سے ہمیشہ از بس خجل بلکہ پا در گل ہے پس جسکو اعتقاد بدل کامل ہے

[illegible]

[illegible]

ع حسب بیان اہل عرفان
"جناب جیون دل عیان"

اور ہردم خدمتگذاری مین جان باذل ہے وہ اونکی صحبت مین مثل گل شگفتہ
دل بامستی وشورش دلسے مانند بلبل ہزار جوش وخروش از نشہ مدہوشی
خود فراموشی درعشق گل بیتاب مانند بلبل وپیچ وتاب ہمچو سنبل ہے
ہرکہ با ایشان نشیند یکدمے ؛ روز محشر او نجبا دارد غمے ؛ منزل اوپہ
ریان اولیاست ؛ دردل شان روزوشب یاد خداست ؛ طالبان دررہ
حق خون خوردہ اند ؛ بندگی وجان نثاری کردہ اند ؛ لاجرم دربندگی
سلطان شدند ؛ معنی خلق جہان ایشان بدند ؛ ہمنشینی یک نفس با اولیا ؛
بہتر از صد سالہ طاعت بیریا ؛ مگر پہچان کامل کی یہی مشہور ہے کہ اونکے
فیضان صحبت مین ہردم یاد خدا تازہ دم رہے اور ہرقدم شوق ذوق محبت الٰہی
مین قدم بڑہے اور نیز ہرقسم کیفیت باطنی کا دلمین گل کھلے اور حرص وخواہش وغیرہ
خرابی دلی دلسے دور ہوجاوے اور فریب وکینہ بھی رفتہ رفتہ کم بلکہ بالکل گم
ہوجاوے اور ہرگز بیانشان نرہے اور بالکل پریشانی جاتی رہے اور ہمہ تن جمعیت
قلبی دردل جاکرے مگر یہہ بات چند روز کی صحبت مین حاصل نہوگی عرصہ دراز
درکار ہے کہ یہہ نعمت از قسم عنایت پروردگار ہے ع سالہا باید کہ تا گردد عزیز
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے فیضان صحبت اور کلام کی برکت سے خدا یاد آوے اور

دنیا کی الفت کم ہو جاوے اور شدہ شدہ دل میں لطف باطنی جا کرے اور پھر
ذکر اور فکر نام خدا سے ترقی ذوق ایمانی ہونے لگے تو یہہ کلام و پیغام گویا پیغام
غیبی اور الہام لاریبی ہے درحقیقت جو کلام رغبت نام خدا دلاوے اور محبت
دنیا سے نفرت کراوے وہ بلاشبہہ پیغام خدا ہے کہ جسطرف سے کوئی بلاتا ہے
اوسیطرف دیکھتا ہے فی الواقع نشان کامل الایمان صاحب عرفان کا یہی ہے
کہ اونکے کلام گرم سے سرد مہری دنیا دور ہو جاوے اور لذت نام خدا کان
و زبان و جان میں بخوبی آجاوے اور وہ اہل اللہ ہرگز حیلہ و حوالہ سے دنیا حاصل
نکرے بلکہ باوقات خاص خود بصحبت خدا مدہوش و بیاد مولی چون دریا در جوش رہتے ہیں
چنانچہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ کار پاکان روشنی و گرمی است ؛
کار دونان حیلہ و بیشرمی است ؛ از حدیث شیخ جمعیت رسد ؛ تفرقہ آرد
دل اہل حسد ؛ ہر ندائے کہ ترا بالا کشید ؛ آن ندا میدان کہ از بالا رسید ؛
ورنہ بہت بزرگ صورت گرگ سیرت ہیں کہ طمع دنیا سے خود خوار ہوتے ہیں
بلکہ اوروں کو اپنے چرب نوالہ کی خاطر برباد کرتے ہیں چنانچہ کبھی کچھ اشارہ
کرتے ہیں اور کبھی کچھ شوشہ چھوڑتے ہیں جسطرف امیر کی رغبت پاتے ہیں
ویسی ہی بات کہتے ہیں جیسے کہ بدریافت حال کمال اعتقاد جانب بزرگان

امیران بے نماز بفسق و فجور گرفتار کہدیتے ہین کہ فلان بزرگ کی فاتحہ دینا چھوٹے
کو نماز روزہ چھوٹے مضائقہ نہین اور کبھی کچھ کہدیتے ہین کہ فلان درگاہ کی
چادر چڑھانا ترک نہو اور نماز روزہ ہو چاہے نہو چندان حرج نہین پس وہ ایسے
تارک صلوۃ ناواقف از لذت عبادت اور حسنات ناسمجھ از سفید و سیاہ
غافل از حکم قہر خدا پھر گرد نماز کے نہین پھٹکے اور اوس بزرگ صورت گرگ
سیرت کا ہمیشہ منہہ پھرتے رہتے ہین کہ مصرع دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ
کیونکہ بے نماز ہمیشہ حیلہ ترک نماز کا ڈھونڈتے ہین معاذ اللہ منہا در حقیقت
باعث ایسی گمراہی اور روسیاہی کا ہمسری ابلیس تلبیس ہے کہ جسکے سبب سے زنگ
از حد برائی قلب مین آگئی اور سیاہی دلمین چھا گئی جیسا کہ مولانا فرماتے ہین
ع تا تو تاریک دل و جان تیرہ ۞ دان کہ با دیو لعین ہمشیرہ ۞ پس جملہ برائی
حسد بغض کینہ وغیرہ سے سینہ کو پاک صاف رکھین اور دل مردہ مثل آئینہ
زنگ خوردہ کو بخوبی جلا دین کہ بحالت ظلمت و کدورت دلی کے ہرگز صورت
انوار الہی کی پیدا و ہویدا ہوگی جیسا کہ آئینہ زنگ خوردہ مکدر شدہ مین
صورت نظر آنیکی صورت ہرگز متصور نہین ہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ع
آئینہ ات دانی چرا غماز نیست ۞ زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست ۞ آئینہ دل

چون کنی صافی و پاک ٭ نقشها بینی برون از آب و خاک ٭ ز آبگینهٔ زرد چون
سازی نقاب ٭ زرد بینی جملهٔ نور آفتاب ٭ بشکن آن شیشه کبود و زرد را
تا ببینی مرد او گرد را ٭ هر کسی زاندازهٔ روشندلی ٭ غیب را بیند بقدر صیقلی
صیقلی کن یک دو روزه سینه را ٭ دفتر خود ساز این آئینه را ٭ گوئی خاکی
غلیظ و تیره است ٭ صیقلی کن زانکه صیقل گیره است ٭ خانهٔ دل که بماند
بے ضیا ٭ از شعاع آفتاب کبریا ٭ تنگ و تاریک است چون جان جهود ٭
بینوا از ذوق سلطان ودود ٭ کو بهست از چنین دل مر ترا ٭ آخر از کوری
دل خود بر ترا ٭ صاحب دل جو اگر بیجان نئی ٭ جنس دل شو گر تو خود سلطان
نئی ٭ ای دل از کین و کراهت پاک شو ٭ وانگهان الحمد خوان چالاک شو ٭
حمد گفتے کو نشان حامدون ٭ نے برونت هست اثری نے درون ٭
دل تو این آلوده را پنداشتی ٭ لاجرم دل ز اهل دل برداشتی ٭ نور نور چشم
خود نور دل است ٭ نور چشم از نور دلها حاصل است ٭ باز نور نور دل نور
خدا است لا نور الا نور حق تزئین بود ٭ معنی نور علی نور این بود ٭ پس در حقیقت
نماز مقبول هونیکی علامت یهی سب امور مذکوره بالا هین زیراکه بغیر حصول محبت
بصد ذوق و شوق هوش افزا و رجوع ره نما و صد هزاران خروش چون دریا

(۹۲)

درجوش کے خلاصی از معاصی اور رفع حرص و ہوا اور جملہ برائی دلی جو باعث
سیاہی دل کی ہے دشوار ہے جیسا کہ ارشاد ہے ؎ ہر کرا جامہ ز عشقے
چاک شد ۞ او ز حرص و عیب کلی پاک شد ۞ ہوشیاری آفتاب
و حرص یخ ۞ ہوشیاری آب و این عالم و یخ ۞ پس ہر صاحب کو فرض
ہے کہ بہ ہزار کوشش دل اور صدہا کاوش جان صفا منزل کے یہ نعمت حاصل
کریں کہ بلا شک نماز مقبول بہت درجہ بلند کر دیتی ہے جیسا کہ نماز کو ستون
دین اور معراج المومنین فرمایا ہے اور نیز بچانا برائی اور بیحیائی سے نمازی کا
باہر نماز سے مراد ہے یعنی نمازی کو پرہیزگاری اور دوری محرمات شرعی سے ضروری
ہو جاتی ہے اور اوسکے دامان دل و جان کو گندگی اور پراگندگی اندرونی
سے بھی ہر دم بچاتی اور پاک رکھتی ہے جیسا کہ نماز ظاہری لباس اور جسم
نمازی کو گندگی ظاہری سے ہر وقت پاک صاف رکھتی ہے اور بچانا نماز کا برائی اور
بے حیائی سے حالت نماز میں مراد نہیں ہے کہ مشغولی ہر کار خیر کی بھی
برائی اور بے حیائی بل بعضی بھلائی سے بھی بچاتی ہے برائی کا کیا ذکر ہے
مثلاً نماز پڑھنے والے کو کسی قرآن مجید غلط پڑھنے والے یا مسئلہ غلط
کہنے والے کو بتانا درست نہیں ہے حالانکہ بتانا دونوں امر کا ضروری ہے

کہ اگر بابر نماز کے ہو اور نہ بتاسکے تو بلاشک گنہ گار ہوگا مگر جو نماز میں پڑھتا آیۃ غلط اور
مسئلہ غلط نہ بتاسکا او گنہگار نہوا پس حاصل ترجمہ مذکورہ بالا کا یہہ ہے کہ تاثیر
نماز مقبول کی یہہ ہے کہ نمازیکو سب برائی سے باز رکھتی ہے اور بیحیائی وغیرہ سے
بچاتی ہے پس بیحیائی اور جملہ برائی قتل و دغابازی اور سود و شراب خواری
وغیرہ گنہگاری فسق و فجور نمازی سے چھوٹے تو اوسکی نماز عند اللہ بیشک
قابل قبول خدا ہوگی نمازیکو عذاب گور و حشر سے نجات دیگی اور داخل بہشت
کریگی معاذ اللہ منہا ہاں اگر بمقتضای بشریت نمازی سے اتفاقا کوئی گناہ
صادر ہو جاوے اور وہ پھر نادم ہوکے سچے دلسے اوسکی توبہ و استغفار کرے تو البتہ (۸۴)
سب گناہ سے پاک ہو جاوے گا یہہ اور بات ہے کہ اس سے کوئی نمازی
خالی نہیں ہے چنانچہ ایک شخص نے ایک بابرکت کی خدمت میں عرض کی
کیا حضرت نماز میں بہت خطرات آتے ہیں اور لطف نماز کھوتے ہیں ان کو بہت
ہٹاتے ہیں فرمایا کہ خطرات کا کام دلمیں آنا اور ذکر اللہ کا کام اونکو ہٹانا
ہے جب تک وہ آتے رہیں تم ہٹاتے رہو آخر ہٹاتے ہٹاتے ہٹ جاوینگے
اور پھر بہ برکت نام خدا اور تلاوت کلام اللہ راہ دلمیں نپاوینگے ف
یعنی نماز جاروب ہے جاروب سب برائی دل ہے پس جہان کوڑا ہوگا وہان

ضرورت جاروب کشی کی زیادہ ہوگی اورجہان جاروب کش بخوبی ساتھہ
ہوشیاری اوردل بیداری کے جہاڑ دیگا البتہ وہ مکان کماینبغی صفائی پاویگا
بیت زنگ دل از صیقل لا پاک کن ؛ سینہ با تیغی محبت چاک کن ؛
جیساکہ بالاکہ آیہ شروع ۲۱ پارہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی تاآخر ارشاد ہے پس جب
نماز بحالت غفلت دل بہ تعلقات دنیا مردار گرفتار کے مثل بیگار ادا کی تو وہ نماز
کب قابل قبول خدا ہوئی جیسے از غلبہ آنکھہ بند دست کشادہ
جاروب کش سے صفائی مکان دشوار ہے کہ جہاڑنا کہین ہے اور کوڑا کہین ہے
اور نیز ارشاد ہے **بیت** گفت پیغمبر کہ تسبیح از ریا ؛ ہمچو سبزہ گول خن دان
ای کیا ؛ یعنی بحالت غفلت وریا ذکر اللہ چون درخت گل بر گندگی
بے محل کے کچھہ کار آمد نہین بلکہ بے محل رکھنے ایسے درخت لطیف وافضل سے
حاکم بہت ناراض ہوکے سزا دیگا کہ اس جای خراب مین قدر آب و تاب گلاب
کیون خراب کی کہ نہ زیب و ستار ہوسکتا ہے اور نہ رحمت دیدار پہونچا سکتا ہے
کہ درخت گلاب توبجای صاف وعمدہ وسیراب مین ہوتا ہے اور بجای کوڑہ
وگندہ وخراب مین نہین ہوتا اسیواسطے نمازی ریاکار فریبی مکار کو مستحق
عذاب نار فرمایا کہ ہمارے نام وکلام پاک کو وہان گندگی جھوٹ گندہ اور

دل پراگندہ الودہ گندگی اور بہ نجاست نمائش ور پراگندگی ناپاک سے لیکر یون
بے قدر کیا الغرض ٹہوکے توبہ کو ذریعہ گنہگاری اور بدکاری کا گردان سکے جو
جی چاہے سو کرے کہ جب چاہینگے توبہ کر لینگے ابھی لطف زندگی اوڑائین
ناحق کیون مصیبت اوٹھائین اور آپ کو بندگی مین مٹائین بیت
ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے ÷ یہہ بھی کر لینگے جو فرصت ہوگی ÷
پس اس قسم کی توبہ گویا مانند چوکی غسل کے ٹہیری معاذ اللہ منہا ایسی توبہ سے
توبہ کرے بلکہ معنی توبہ یہہ ہین کہ بعد صدور گناہ کے بکمال ندامت ایسا خوف
دل مین سما جاے کہ قطعًا نفرت گناہ سے آجاے اور از حد لذت و رغبت (۹۶)
عبادت خدا دل مین بسجاے حتی کہ کمتر درجہ یہہ ہے کہ وقت توبہ ہرگز کچھہ خیال
گناہ کا دل مین نہوا ورنہ کچھہ ظاہر مین سامان گناہ موجود ہوا ور جو ہو فورًا دور
ہو پس ایسی حالت مین ناگاہ اگر گناہ صادر ہوجائیگا اور توبہ کریگا تو اگلے
گناہون سے پاک ہوجائیگا ہان اس گناہ بے توبہ کا البتہ مواخذہ رہیگا
اور جو مثلًا ایک روز مین بعالم بشری اغواے شیطانی سے بہت گناہ صادر
ہوئے اور ہر بار اس شخص نے بامداد الہی سچی پکی توبہ کی مگر دشمن قوی ابلیس
نفس ہی نے ہر بار توڑ وادی بل اوس معصوم سے دلیر گناہ کے ہجوم سے

دھوم مچا دے حتی کہ آخر وہ گھبرا کر بخشش الہی سے نومید ہونے لگا تو بھی وہ
کریم بکرم عمیم اسکو بخشیگا جیسا کہ ۲۴ پارہ سورہ زمر میں بکمال شفقت و
بندہ نوازی ارشاد ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر یعنی ای محمد
میرے بندونکو جو باغوای شیطانی اور وساوس نفسانی گنہگاری میں حد سے
گذر گئے اور توبہ کرتے کرتے نادم ہوتے ہوتے بار خجالت اوٹھاتے اوٹھاتے
دست درازی ابلیس پرتلبیس سے عاجز ہو کے میری بخشش سے نا امید ہونے
لگے پس تم میری طرف سے بخوبی اونکی تشفی اور دلجمعی کر دو اور کہدو کہ ہرگز رحمت
الہی رحیم سے نومید مت ہو کہ بیشک وہ سب گناہ بخشتا ہے اور در حقیقت
ایسی بخشش عظیم ایسی رؤف رحیم مہربان قدیم بخشنے والے رحیم و کریم کو زیبا ہے
چنانچہ جناب مولانا بھی گویا خلاصہ اس آیۂ کریمہ کا فرماتے ہیں ابیات

چون عنایات بود با ما مقیم ٭ کے بود بیمی ازان دزد لئیم ٭
گر ہزاران دام باشد ہر قدم ٭ چون تو با مائی نباشد ہیچ غم ٭
ای عظیم از ما گناہان عظیم ٭ تو توانی عفو کردن ای کریم ٭
ای کہ ذرات طباق قدرت مقتفی ٭ منتہی ما در کمی و گمرہی ٭
ای کریمی کہ کرم ہای جہان ٭ محو گردد پیش ایثار نہان ٭

بحر کو آبے بہرچہ میبد بد ؛ ہر چشمہ را بسر و رو میبد بد ؛
کم نخواہد گشت دریا زین کرم ؛ از کرم دریا نگرد و بیش و کم ؛

مگر یہہ نہین کہ ایک گناہ گذشتہ سے عین حالت دوسرے گناہ مین توبہ کرے مثلاً شراب خواری روزانہ سے بحالت شراب خواری بروز پیر کے توبہ کرتا ہے اور شراب بھی پی رہا ہے کہ ایسی بری توبہ سے توبہ بھلی ہے حسب ارشاد جناب مولانا بیت ای تو از جاے گذشتہ توبہ چہ کے کنی توبہ ازین توبہ بگو ؛ چنانچہ بکریمہ سورہ نساء ۴ پارہ ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات تا آخر مین ارشاد ہے یعنی نہین ہے وہ توبہ قابل قبول خدا جو زبان سے توبہ کرین اور گناہ کرنا چھوڑین یعنی بغیر ترک گناہ کے توبہ زبانی تو کچھ مفید نہین اور جو وقت توبہ اصلا قصد و خیال گناہ نتھا بلکہ جملہ اسباب گناہ تہ و بالا کر دیا اور صحبت بد کو چھوڑ دیا پھر اگر بعالم بشری ناگاہ گناہ صادر ہو گیا اور یہہ شخص فوراً نادم ہو کے زندہ در گور ہو گیا اور بحال گریہ و زاری ہزاران جان و زبان توبہ کرنے لگا تو یہہ بات اور ہے کہ ایسی حالت مین بخشش کی امید قوی ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نادم ہونا گناہ سے گویا مثل توبہ کے گناہ سے پاک ہوتا ہے
اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد گناہ صادر ہونیکے نادم
بدل ہوتا ہے اور از حد گریہ وزاری کرتا ہے اور آگے خداوند کریم کے
گڑگڑاتا ہے تو اوسکے گناہ خداوند کریم قبل توبہ زبانی کے معاف
کردیتا ہے طریقہ محمدیہ اور نیز جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ زبان سے توبہ کرنا اور جی میں نادم ہونا اور گناہ ترک نکرنا
گویا خدا سے ہنسی ٹھٹھا کرنا ہے کہ یہ پہلے سے بڑے کی ذلت و خواری ہے
معاذ اللہ منہا طریقہ محمدیہ در حقیقت حال ہمارا ایسا ہی ہے چنانچہ کسی شکستہ
دل نے اس مضمون شکستہ کو رشتہ نظم میں خوب منسلک کیا ہے بیت
سبحہ در کف توبہ بر لب دل پر از شوق گناہ ؛ معصیت را خندہ می آید
بر استغفار ما ؛ اور بے گناہ معصوم تو سوای انبیا علیہم السلام اور
فرشتوں کے نزد اہل سنت و جماعت کے اور کوئی فرقہ نہیں ہے
مگر یہاں گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کا قسم محفوظین سے
ہے نہ معصومین سے یعنی مانند انبیا علیہم السلام و ملائکہ کے معصوم

جیسا کہ جناب مولانا جامی فرماتے ہیں بیت
ای خنک چشمی کہ آن گریان اوست ؛ وی ہمایون
دل کہ آن بریان اوست ؛

نہیں ہے جو صدور گناہ اوسنے متصور اور ممکن ہوا ور مثل دیگر خلائق کے
مصدر گناہ ہیں کہ ہر وقت اونسے گناہ صادر ہوتا ہو معاذ اللہ منہا
بلکہ اونسے گناہ ہونا بہت کم کالعدم تھا ہان اگر بعالم بشریت ناگاہ اتفاقاً
صادر ہوجاتا تو وہ پاک طینت نیک سیرت مروج احکام شریعت غرا
اور رونق افزای ملت بیضا فوراً تائب ہوکے معاف و مغفور ہوجاتے
پس اللہ تعالی اپنے فضل و کرم و بطفیل نبی اکرم کے بے نماز کوتاہ اندیشونکو
دست درازی ابلیس فسادکیش سے نجات دیکے ذوق و شوق نماز اور ذکر خدا
اور لطف نام خدا کا مرحمت فرماے آمین اور اہل نماز عبادت صاحب ریا
نماکو ذائقہ لطف نماز چکھا کر ریاکاری اور جلوہ رائی سے بچاے ثم آمین کہ ان
دونون فریق غریق دریای معصیت و حریق آتش نافہمی و نفسانیت نے اہل
اسلام کو تمام خاندان ایمان و اسلام برباد و بدنام ہے مصرع
بدنام کنندہ نکونامی چند ؛ جیسا کہ بعض حضرات افراط و تفریط حسد
پیشہ فساد اندیشہ نے صرف نفس پروری اور خود آرائی سے ایک آفت ناگہانی
اور طوفان ایمانی برپا کرکے تمام جہان میں آگ لگادی اور قیامت برپا کردی
گویا فتنہ خفتہ کو بیدار او...ایسا... کو ...کردیا کہ ان اللہ لایحب...

الفساد و ان ربک اعلم بالمفسدین یعنی اللہ فساد اور مفسد کو دوست نہیں رکھتا
اور خدا خوب جانتا ہے مفسد و نکو پس از بدی شر حاسد بہزار جان پناہ
بل تا پا سواری گریز و آب ایمان بر خاک مذلت مریز جیسا کہ یہہ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
میں ارشاد ہے یعنی پناہ مانگو شر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے کہ بلاشک
وقت شورش حسد کے حاسد آپ سے گذر جاتا ہے بلکہ دین و دنیا کا غم نہیں رکھتا
جو کچھ کر گذرے وہ تعجب نہیں ہے لہذا خداوند کریم نے بکرم عمیم و سکی شر سے
پناہ مانگنے کا حکم فرمایا کہ مبادا امت محمدیہ اس آفت ارض و سما میں مبتلا
ہو کے تہ و بالا ہو جاوے یا یہہ بلا قہر خدا اوسکے لاحق حال ہو جاوے بیت
حرص و خواہش مرد را داون کند ∴ عقل را بے نور و سرگردان کند
اور بلاشک ہم نے بھی اسلام صورتی شریعت ریا کار دل مردار سراپا آزار
سے سب خاص و عام دھوکا کھاتے ہیں اور برباد ہوجاتے ہیں کہ کسی کے
کان میں کچھ پھونکتے شوشہ چھوڑتے ہیں اسکو کسی بد بات فتنہ و فساد پر
لو بھاتے ہیں اور رغبت دلاتے ہیں فی الواقع جسقدر خراب طینت حیوان خصلت
شریعت صورت مکار ریا کار سے مخلوق الہی انواع و اقسام کی خرابی میں
گرفتار ہوکے برباد گئی اور جاتی ہے اوسقدر پاک طینت ابطال مر خلاف

بعض احکام شریعت سے دہوکا کھانے کے خوار نہیں ہوتے کہ بظاہر اول تو بے شرع کا
کوئی اعتقاد بھی نہیں کرتا جو دہوکا کھاوے اور جو کوئی کرتا ہے تو اون کے
قول و فعل پر عمل نہیں کرتا جیسے مشہور ہے کہ بے شرع کے قول و فعل کا کیا
اعتبار ہے اور جو ظاہر و باطن دونوں جمع رکھتے ہیں سبحان اللہ اونکا کیا
کہنا ہے کہ وہ بالکل خوف خدا سے نڈر گویا شہر اسلام سے ہی باہر ہیں اونسے
سبکو ڈرنا ہے حسب ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ کے ع ازان کو نترسد
نترس اور بے ترس ہو اور در حقیقت آراستگی صورت حسب الحکم شرعی بعینہ
ویسی اور گواہی پیراستگی باطن اور نور ایمان کی ہوتی ہے پس غیر پاک
طینتی کے صرف صورت شرعی چون گواہی بلا موجودگی مدعا کے کیا کام
آسکتی ہے ابیات چند صورت آخر ای صورت پرست ؛ زانکہ معنی
در بر صورت پرست ؛ گر بصورت آدمی انسان بدی ؛ احمد و بوجہل
پس یکسان بدی ؛ بت پرستی چون بمعنی در صور ؛ صورتش
بگزار و در معنی نگر ؛ سچ ہے کہ بلندی دروازہ اور رونق بیرونی
مکان بلند بالائی بلا شبہہ وسعت و عمدگی اندرونی اوس مکان کی ہوتی
ہے در حقیقت یکجہتی خوشنمائی او صفائی اور انواع طور کی گلکاری اور

۹۲

اور نقوش نگاری زرنگاری اور اقسام طرح کی رنگ آمیزی اور سامان دل آویزی بیرونی بھی
اوسمیں مکان مین ہوتی ہے جو اندر صدہا طور کی خوبیا و رآراستگی سے بکمال درجہ آراستہ و پیراستہ
ہوتا ہے کہ بود و باش و خورد و نوش اور ہر قسم کا عیش و عشرت اور ہر طور کی راحت و مسرت
اندر مکانکے مقصود ہے اور جو باہر نقش و نگار اور اندر خوار و زار و بدبودار ہوگا تو کمال بے لطف ہوگا
اور ہرگز وہ مکان کار آمد نہوگا بلکہ سنگ جگر ہوکے باعث صدہا آزار کا ہوگا کہ نہ لایق اقامت
و راحت خود ہے اور نہ قابل مہمان نواز اور عبادت خدا ہے تو اوس مکانکی خرابی ہمیشہ
صاحب مکانکو خوار و زار رکھیگی بلکہ وقت مہمان نوازی مہمان عزیز صاحب منتہی کے باعث
سخت ذلت اور رسوائی کا ہوگا کہ اوسمین نہ راحت مکانی و لطف باقی ہے اور نہ مسرت ۹۳۱م
جسمانی اور نہ فرحت مہمان جانی ہے لہذا اس قسم کے مکان بھی بہت کم کالعدم
از قسم نادیدہ و ناشنیدہ ہوتے ہین اسیواسطے اگلے لوگ بظاہر پیراستہ و در باطن خوار و خستہ
بہت کمیاب تھے بلکہ برخلاف اسکے بعضے اپنے چھپانیکو ظاہر خراب اور باطن
بکمال آب و تاب رکھتے تھے تاکہ کوئی اونکو اہل اللہ جانکر ہر وقت نہ ستاوے اور آمد و
شد اور تیز ہربات کی درخواست اہل حاجت سے نجات ملجاے اور اوقات خاص یاد
خدا مین خلل نہ پڑے اور ہر جا بھلائی مین انگشت نما نکرین کہ اللہ والے آپکو
چھپانے خوار و زار رکھتے تھے کہ اہل اللہ از قسم راز خدا ہین تاکہ سواے خدا کے

اور کوئی بجانے لہذا بجز خوشنودی و محبت خالق کے ہرگز محبت و شہرت خلایق کا

خیال نہین رکھتے تھے حسب ارشاد سعدی رحمۃ اللہ علیہ **قطعہ** ندارند چشم از خلایق

پسند ؛ کہ ایشان پسندیدۂ حق بس اند ؛ مردان خدا خدا نباشند ؛

لیکن ز خدا جدا نباشند ؛ چنانچہ اس فرقہ کو ملامتیہ بھی کہتے ہین اب اسوقت

قرب قیامت مین برخلاف اوسکے ظاہر خوب آراستہ اور باطن بہزار خرابی پیراستہ

دنیا طلب خود مطلب حسد فریب مجسم صورت شریعے و پرہیزگاری ظاہری کو ذریعہ

حصول دنیا گردان کے ہرجا شہرت اپنی بندگی و دینداری کی کرتے کراتے خواری

دارین سر پر لیتے مخلوق خدا کو فریب دیتے تباہ کرتے مصداق ارشاد سعدی رح

بیت بدین ای فرومایہ دنیا بخر ؛ چو سے خر بانجیل عیسی مخر ؛

ہوتے ہین معاذ اللہ منہا اونسے دور از صحبت سے نفور رہنا موجب نجات دارین کا

ہے حسب ارشاد مولانا **بیت** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے

نباید داد دست ؛ **مصرعہ** بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛

پس در حقیقت شریعت محمدی تابعداری بل بہزار جان و دل وبجا آوری جملہ

احکام جناب باری بعالم صوری و معنوی یعنی آراستگی ظاہری و باطنی کا

نام ہے پس جو صاحب حسب الحکم شرعی بظاہر آراستہ اور باطن بہزار خرابی پیراستہ

(۹۵)

دام و خاکستر دہ فتنہ و فساد برپا کردہ باہم نزاع انداختہ تقید نجاست سود و حرام
بجلق فرو بردہ شب و روز بمحرمات شرعی در ساختہ از حکم خدا گریختہ باحکام حرص
و ہوا دل آویختہ و القد لطف نام خدا نا چشیدہ کلام خدا بگوش ہوش نا رسیدہ کیفیت ایمانی
از دل و جان رمیدہ ہیں اونکا اپکو اہل شریعت و دیندار سمجھنا چون دعوی بے دلیل ہے ایسا
خوار و ذلیل ہوتا ہے جیسا کہ بباطن آراستہ و بظاہر بخلاف بعض احکام شرعی
پیراستہ کا اپکو متقی جاننا بس نارواونا بیجا ہے خوب کہا جسنے کہا بیت
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؛ تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ؛
الله الله و احسرتاہ بحال ہمسے غافلان و نا طلب و راز اصل مطلب کہ دل از نجاست
فسق و فجور ہمسہ لوث و جان از ظلمت گناہ چون شب دیجور تاریک ہے دل جو مظہر نور اور مسند
جلوہ ظہور انوار الہی کا ہے وہ انواع نجاست حسد و بغض و کینہ سے لبریز اور نور
خدا اور لطف کلام مولی سے درگریز ہے حالانکہ مظہر انوار و اسرار حق و دل صفا منزل
حسب ارشاد جناب مولانا ابیات منظر حق دل بود در دو سرا ؛ کہ نظر در شاہ
آید شاہ را ؛ نے نظر گاہ شعاع آن آہنست ؛ پس نظر گاہ خدا دل نیست تن ؛
حق ہمیگوید نظر ما در دلست ؛ نیست بر صورت کہ آن آب و گل است ؛ ما درون را
بنگریم و حال را ؛ نے برون را بنگریم و قال را ؛ اور آراستگی ظاہری جو ہوا

ظاہرداری اور تن پروری کے کچھہ کار آمد نہین تمام عمر عزیز ہم کسان بے تمیز کی
اوسکی آراستگی اور پیراستگی مین گذری اور گذری جاتی ہے مقام کمال افسوس
کا ہے **ابیات** چیست بیگانہ تن خاکی تو ۞ کز برای اوست غمناکی تو ۞
سجدہ نتوان کرد بر آب حیات ۞ تا نیابی زین تن خاکی نجات ۞ ہر کہ آن
بگذارد این مردار را ۞ خورد ہ شکل شیشہ پندار را ۞ یعنی یہہ خود ستائی
اور تن پروری ظاہری چون غلاف مخملی تلوار نیام بر وقت کام ہرگز کام
آنیکی نہین بلکہ ہیچو ملمع تا دوری از آتش یہہ آب و تاب ہے اسیطور رونق
و آب و تاب حیات بے ثبات ہیچون حباب خیال و خواب محض آرایش تن و
آرایش بدن ہے کہ بعد مرگ یہی باعث ہزاران خواری و صدہا ذلت گرفتاری کے
کا ہوگا جناب باری روز قیامت پوچھیگا کہ نقد عمر و قوت اور مال ثروت
اور علم و ذکاوت اور چشم و گوش سراپا ہوش کو کھو کے کیا لا سکا و سو وقت
بیہوش ہوگا اور حواس و بالا ہوجاوینگے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہے
اور نیز جناب مولانا فرماتے ہین **ابیات** حق ہمی گوید چہ آوردی مرا ۞
اندرین مہلت کہ من دادم ترا ۞ عمر خود را در چہ پایان بردہ ۞ قوت و قوت
در چہ فانی کردہ ۞ چشم و گوش ہوش گوہرہای عرش ۞ خرچ کردی چہ خریدی تو

(۹۶)

تو زخریش ۔ لہذا ہر شخص کو لازم ہے کہ قبل از مرگ ساز و برگ کار آمد وقت مرگ
کو بخوبی درست کر لے کہ پھر بجز حسرت و خواری کے کچھ حاصل نہوگا پس حسب کریمہ
سورہ منافقون یاایہا الذین آمنوا لاتلہکم اموالکم ولا اولادکم تا آخر ہر شخص کو
واجب و لازم ہے کہ ساز و برگ آخرت کو قبل از مرگ طیار کر لے ورنہ پھر افسوس و
حسرت کریگا اور کوئی وارث اوسکا اسد ایک کوڑی زندگا حال زمانہ کا دیکھ تو جناب شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرماتے ہیں بیت برگ عیش بگور
خویش فرست ۔ کس نیارد ز پس تو پیش فرست ۔ اور نیز جناب مولانا
بھی مذمت تن او ر خواری بدن کی فرماتے ہیں ابیات جان ہمچنین درین تن
بخلاف ۔ ہست ہمچو تیغ چوبین در غلاف ۔ تا غلاف اندر بود باقیمت
است ۔ چون برون شد سوختن را آلت است ۔ تیغ چوبین را مبر در کارزار
بنگر اول تا نگردد کارزار ۔ تیغ در زرّاد خانہ اولیا است ۔ دیدن ایشان
شمارا کیمیا است ۔ پس جبکہ احکام کلام اللہ او ر ارشاد رسول اللہ اور
محبت اہل اللہ سے نفرت و گریز اور کثرت گناہ اور ظلمت معصیت سے بالکل دل
لبریز ہے اور خالص ذکر اللہ سے دوری اور پیدا اور سوا ذکر اللہ کے اور وسنا لے ذکر
اور ان کے دل آویز ہیں معاذ اللہ منہا تو وہ لوگ گویا مصداق کریمہ سورہ زمر ہوئے

(۹۷)

برباد گئے دنیا و آخرت سے کھو گئے وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ تا آخر ترجمہ اور جب نام لیا جاوے نرا اللہ کا تو رک جائیں دل اونکے
جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب نام لیا جاوے اور ذکر کیا جاوے سوای خدا کے
اورونکا تو لگیں خوشیاں کرنے بغلیں بجاتے فقط پس گویا درحقیقت ساتھ اس
صفت پراگندگی اور گندگی کے وہ دل ہی نہیں حسب ارشاد جناب مولانا کے

ابیات دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل برداشتی ؛
تو ہمیگوئی مرا دل نیز ہست ؛ دل فراز عرش باشد نے بہ پست ؛
نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی باشد کدامست آن کدام ؛ (۹۸)

چنانچہ آخر کریمہ سورہ ق بھی اوسکی گواہی دیتی ہے لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ یعنی بالیقین قرآن شریف میں نصیحت و ہدایت ہے
اوس شخص کو جو دل رکھتا ہے اور حکم محکم حاکم حقیقی کو بگوش ہوش سنتا ہے یعنی
حکم قرآنی کو خوب سنتا بدل مانتا عمل کرتا ہے ورنہ بغیر لطف ایمانی اور مذاق
جانی کے انسان اور حیوان برابر ہے کہ ہر جانور بھی دل رکھتا ہے حسب ارشاد جناب
مولانا **ابیات** گر بجسمی کہ محرم بودے ؛ پس بنی آدم مکرم کے بودے ؛
غیر فہم و جان کہ در گاو و خراست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛

مگر یہہ نعمت ہزاروں خاص و عام میں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا مرقومہ بالا **بیت** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی
باشد کہ ہست آن کدام ؛ اور فی الواقع حسب ارشاد کریمہ دل وہ ہے جو الفت دنیا سے
نفور اور محبت بد سے دور اور محبت خدا میں چور اور نور ایمان سے معمور اور ہر زبان بالسنے
ذکر اللہ جاری اور ہر دم آمد و شد دم از قسم نفس شماری ہے اور اس قسم کے مضامین
بدل نگاری اور ہر دم زبان پر طاری اور ساری ہیں **قطعہ** سر از خود برآور ست
و پیچ و پیش ؛ چو بوی گل برون از سینہ ریش ؛ ولے وہ ہیچو خون در گل نشستہ ؛
ولے چون خاطر بلبل شکستہ ؛ اور جو اتفاقاً کسی اہل حال شریعت صورت (۹۹)
پاک سیرت سے کوئی امر حال قال میں خلاف شرع صادر ہو جاوے تو اور حضرات علمی
فقیری ظاہر آراستہ اور باطن بزر اخضری پیراستہ حسب مرقومہ بالا کے اوسکو سند نہ پکڑین
اور مخالفت احکام شرع کو فقیری گمان نکرین کہ اسکو ہم توحید کہتے ہیں معاذ اللہ منہا
بیت قدم باید اندر طریقت نہ دم ؛ کہ اصلے ندارد دم بیقدم ؛ بلکہ
اونکو معذور رکھیں اور اونکے حال سے درگذر کرین کہ احکام شرعی حالت ثبات
فی العقل میں جاری اور ساری ہوتے ہیں جیسا کہ جناب مولانا سر حلقہ اہل
حال حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رح کے حال میں فرماتے ہیں ابیات

چون پری غالب شود بر آدمی ؛ گم شود از مرد وصف مردمی ؛ هرچه گوید آن پری گفته بود ؛ زین سری زان سری گفته بود
او شده ؛ ترک بے الہام تازی گو شده ؛ چون پری را این دم و قانون بود ؛
کردگار آن پری خود چون بود ؛ پس خداوند پری و آدمی ؛ از پری کے باشدش
آخر کمی ؛ **ف** یعنی خلاصہ عقیدہ مقصد سراپا ادب کا یہہ ہے کہ جو بات صاحب
کمال اہل حال کی اپنی سمجھہ میں نہ آوے تو اوسپر اعتراض و بدگمانی نکرین بلکہ اپنی کم فہمی
گمان کرین کہ درحقیقت بہت باتین اور کیفیتین ایسی ہین کہ ہر اہل قال و حال کے خیال مین
نہین آتی ہین تو کیا وہ بے اصل ہو جاتی ہین مگر ہان یہہ دولت فروتنی اور نفس کشی بھی ہر
کس و ناکس کو حاصل نہین ہوتی جبتک کہ فیضان صحبت کامل ایمان سے کچھہ حاصل نہین
ہوتا ہے خصوصًا بعض منسوب بعلم و فضل ہا و تف از ذائقہ مذاق جانی و ایمانی با بعد ار
خواہش نفسانی کہ یہہ خویشتن و از اپنی خودی و قسمت اشیا مین ہین چالاک و چیست
تحصیلتم مین اپنی زار و سست ہو رہین مٹے جاتے ہین لہذا لطف باطنی اور
مذاق جانی کو مٹاتے جھٹلاتے ہین اور اپکو ہمہ دان اور کامل ایمان جانتے ہین حیف علم
بحق ایسے لوگون کے اہل حق نے ساتھہ علم حجاب اکبر کہا ہے حسب ارشاد جناب مولانا
ابیات صد ہزاران فضل دارند از علوم ؛ جان خود را می ندانند این ظلوم
اے بسا عالم ز دانش بے نصیب ؛ حافظ علم است آنکس نے حبیب ؛

(۱۰۰)

تو ہمہ دانی بجوز و لا بجوز ؛ خود نمیدانی کہ حوری یا عجوز ؛ قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست ؛ قیمت خود را نمیدانی کہ چیست ؛ قیمت خود را ندانی احمقیست ؛ این روا دان ناروا دانی تو لیک ؛ تو روا یا نا روا بین تو نیک ؛ جان جملہ علمہا اینست واین ؛ کہ بدانی من کیم در یوم دین ؛ اور سب سے بڑھ چڑھ کر یہ بلا پر جفا چون عارضہ خارش و وبا سراپا ایذا ہر مرد و عورت مین لاحق ہوگئی ہے کہ شب و روز ایکدوسرے کو برے کام سکھلاتے بھلے بات چھوڑتے باہم فتنہ و فساد اور ادھر کی بات ادھر لگاتے اور کار خیر مین نہ خود دیتے ہین نہ اور کو دینے دیتے ہین بلکہ صدہا نشتر چھوڑتے باہم فتنہ و فساد برپا کیے کراتے ہین اور اسی طرح اور کہ ساتھ ان کردار بد اطوار کے اپکو مسلمان باایمان جانتے ہین معاذ اللہ منہا کہ درحقیقت یہ سبب عادت بد اطوار منافق بدکردار مستحق عذاب نار کے ہین کہ جنپر پھٹکار دھتکار جوتی ہزار او صدہا طور کی پھٹکار احکام پروردگار ہین جابجا موجود ہے معاذ اللہ منہا چنانچہ در پارہ دہم آخر سورہ توبہ اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ تا آخر مین بھی جناب باری نے کس طور سے خواری بصد ہزاری اس فتنہ خوار کی ارشاد فرمائی ہے کہ کمال خوف سے بدن کانپتا ہے اور دل تھراتا ہے پل جگر پانی سا بہا جاتا ہے

بیت سنو دل سے ذرا حکم قرآنی ؛ جگر پتھر کا پان ہوتا ہے پانی ؛ خداوند
کریم اس آفت و ذلت و خواری ناگہانی اور بلای ایمانی سے ہر کلمہ گو کو بچاے اور
روز حشر و نشر کے ہرگز نہ شرماے بلکہ اپنی محبت کا مزہ چکھاے اور گروہ منافقین بیست
شیاطین میں شمار نفرماے آمین ثم آمین یعنی منافقین مرد عورت سبکی ایک
چال ہے سکھاوین بات بری اور چھوڑاوین بات بھلی اور بند رکھیں اپنے مٹھی ہاتھ بھول گئے اللہ کو
سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتون اور منکرونکو دوزخ کی آگ کا کہ پڑے رہین اوسمین وہی بس ہے اونکو اور
اللہ نے اونکو پھٹکار دیا اور اونکو ہے عذاب برقرار فقط مقام تحت عبرت اور خوف کا ہے (۱۰۳)
فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار کہ اس قسم کے منافق بدکردار کس سزا و پھٹکار کے سزاوار
ہوئے اول اونکو خدا کا بھولنا دونون جہان کی خواری اور روسیاہی دوسرے
عرش و فرش میں بدکار و فجار مشہور ہوئے تیسرے ہزار ذلت و خواری ہمراہ کافرونکے
دوزخ میں پڑے چوتھے لعنت پھٹکار بری سے گئے پانچوین عذاب دائمی میں گرفتار ہوئے
پس داہی برحال حسد پیشہ فسادانداز پیشہ امت محمدیہ با شور پر فتور از رحمت خدا دور اور محبت
دنیا میں مسرور و از نعمت جنت نفور کہ حسب کریمہ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ
کے شب و روز اس قسم کے کاموں میں مشغول بیخبر خوف خدا سے بیفکر لحاظ رسول گویا

ہر مرمٹا فقان ناری شامل ہو گئے اور مستحق انواع عذاب و عقاب پروردگار کے ہو چکے

اور ہنوز ہزار وں بیدار جاتے ہیں معاذ اللہ منہا ہاں اگر تابعداری جناب باری اور خیر خواہی

برادران دینی بدل کرتے اور باہم بھلائی کی رغبت دلاتے اور احکام قرآنی مثل ادائی نماز

اور زکاۃ وغیرہ سامان رونق ایمانی بجا لاتے اور الفت و محبت دنیا میں نہ مٹ جاتے اور ظلمت

و تاریکی دلی میں نہ گم جاتے موافق ارشاد جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ بیت خلق را سنگ

کہ چون ظلمانی اند ؛ در متاع فانی چون فانی اند ؛ تو بلا شک سب دولت و خوار کی

دارین سے بچتے اور جنتی ہو کے ہزاروں قسم کی عزت و راحت پاتے جیسا کہ نیز کوع

آیۃ بالا میں ارشاد ہے المؤمنون والمؤمنات تا آخر یعنی ایمان والے مرد و عورت باہم

دوستی رکھتے رغبت دلاتے ہیں بھلائی کی اور نفرت کراتے ہیں برائی سے اور قائم رکھتے

ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوۃ اور تابعداری کرتے اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہیہ

گروہ ہے عنقریب ہے کہ رحم کریگا اوپر اللہ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے

وعدہ کیا ساتھ ایمان والے مرد اور عورتوں سے بہشت کا چلتی ہیں نہریں ہاں کرین اوس میں

ہمیشہ اور مکان ستھرے اور عمدہ رہنے کے باغوں میں اور رضا مندی اللہ کی

یہی سب سے بڑھ چڑھ کر مراد ملنی ہے پانچ چھٹی حکم کہ سورہ احزاب پارہ ۲۲ وما کان

لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ امرا تا آخر مرد و عورت ایمان والے کو وجوب لازم ہے

(۱۰۴۳)

کہ جملہ احکام قرآنی کو بدل ڈالیں اور اوپر چلیں اور ہرگز کسی حکم الہی کے خلاف نہ چلیں
بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ ارکان اعظم ایمان و اسلام سے جانکر کبھی نہ چھوڑیں کہ کفر و اسلام
کسی کی پیشانی پر نہیں لکھا بلکہ نماز روزہ کرنیسے کفر و اسلام میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے
اور ترک کرنیسے فرق اسلام و کفر میں نہیں رہتا ہے جیسا کہ جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فصل درمیان کفر و اسلام کے نماز ہے یعنی بغیر
عذر شرعی کے ایک نماز ترک ہونیسے اسلام کفر میں مل جاتا ہے معاذ اللہ منہا
پس گویا درحقیقت باعث مدہوشی اور خدا فراموشی اور شب و روز بکثرت گناہ
کے بیہودہ مستی اور ہر قدم بفسق و فجور ہم آغوشی و ہر قدم مشغولی در بازی و لہو
گروہ گمراہ مخلوق الہی کا یہی ہے کہ بکمال غفلت و نادانی یا وگردانی از احکام
قرآنی اور بیدینی اور ہوس رانی اور مشغولی با مور شیطانی سے جانتے ہیں
کہ اللہ تعالی نے ہمکو واسطے کھانے پینے سونے کھیلنے کو دنیا کے پیدا کیا ہے کہ ہمارا
کوئی پوچھنے والا ہے اور نہ کوئی حساب لینے والا جو چاہیں سو کریں اور ہر قسم کے
عیش اڑاویں گویا مثل شتر بے مہار اور بیکار مردم آزار کے ہیں جیسا کہ آیہ آخر سورہ
مومنون پارہ ۱۸ افحسبتم انما خلقناکم تا آخر اور نیز آیہ سورہ قیامہ پارہ ۲۹
ایحسب الانسان ان یترک سدی تا آخر میں ارشاد ہے ترجمہ آیہ اول

یعنی تم خیال رکھتے ہو کہ ہمنے تکو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آوگے ف
یعنی آدمی کی غفلت شعاری اور گنہگار رہنے سے الحکم جناب باری بظاہر گویا یہی
دو سبب معلوم ہوتے ہین کہ اول اپنی پیدایش واسطے کھیل کود کے جانتا ہے
اور روز قیامت خدا کے پاس جانا اور حساب وکتاب ہونا اسکو یقینی نہین جانتا ہے
ورنہ خوف اس اوڑجانے گناہ کرنا بھول جاتے دوئم موافق ترجمہ کریمہ دوم سورہ
قیامہ یعنی آدمی جو آخرت کو بھول گیا محبت دنیا پر بھول گیا جو جاہتا ہے
سو کرتا ہے شاید خیال کیا ہمیشہ جیتا رہیگا بے قید فقط اور فی الواقع پہچان اور نشان
آدمیت سے گذر جانے اور خصلت حیوان ور آنے ان بصورت انسان وبعادت
حیوان کا موافق آیات بالا کے یہی ہے کہ غلبہ عادات شیطانی اور زیادتی
معاملات نفسانی کا اوپر حالات انسانی کے یہانتک ہو جاسے کہ دل وجان سے
بالکل لطف مزہ ایمانی اور کان سے قطعًا دہیان اور شنوائی حکم الٰہی اور قرآنی
اور زبان سے اثر و نشان نام وکلام مالک حقیقی کا بالکل جاتا رہے بل ایسا محو
وسہو ہو جاسے کہ ہر دم وقدم شیطان علیہ اللعن کا دم بھرنے لگے حسب کریمہ
پس جب آدمیت سے گذر گئے اور حدود واحکام قرآنی سلہ ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ یہی گواہی
دیتا ہے اِستَحوَذَ عَلَيهِمُ الشَّيطَانُ فَأَنسَاهُم ذِكرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزبُ الشَّيطَانِ أَلَا

سلہ ۔ خدا سے غافل کر دی تو بلا شک گروہ ابلیس پر ابلیس کا ہی بس خوب جانو کہ بیشک ان ہی کا لالا یازی ہارا دارین مین یہی گروہ شیطانی ہی جیسا کہ حکم قرآنی

إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ چنانچہ بخوبی دیکھو کہ عبادت کا یہہ حال ہے
کہ اول تو کچھہ ذکر فکر ہی نہیں اور جو کچھہ کہیں کچھہ جپ جاپ ہے تو دل کچھہ ہے
زبان پر کچھہ ہے پس ایسی عبادت اور بندگی جو موجب گندگی اور پراگندگی دل ہے
کیا کار آمد ہے موافق ارشاد جناب مولانا **ابیات** بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
اینچنین تسبیح کے دارد اثر :: بر زبان الحمد و اکراہ درون :: از زبان تلبیس
باشد یا فسون :: ای دل از کین و کراہت پاک دار :: وانگہان الحمد خوان چالاک
شو :: بلکہ دینداری اور حق پرستی پاک طینتی اور درست معاملگی کا نام ہے
تو اول صفائی دل از نجاست و گندگی حسد و بغض و کینہ وری درکار ہے (۱۰٦)
بعدہ رونق افزا ہونا نام پروردگار کا خود آشکار ہے اور معاملات کا وہ
حال ہے کہ سوای دغابازی اور فریبدہی و خلف وعدگی کے راست معاملگی سے
کچھہ سروکار ہی نہیں سچ تو یہہ ہے کہ سوای سچ برای نام کے بجز جھوٹ کے
کچھہ کام سچ سے نہیں حالانکہ بجز یہہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ تا آخر
در پارہ نہم شروع سورۂ انفال مین گویا مدار ایمانداری کا اوپر درست معاملگی
اور راستی کے ٹھیرا ہے یعنی ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملات باہم کو
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے پس

صاف معلوم ہوا کہ ایمانداری شرط باہم صلح اور درست معاملگی اور بہزار جان بجا آوری
حکم جناب باری اور اطاعت رسول کریم ہے پس جو حضرات شب و روز باہم فتنہ
فساد برپا کرتے کرتے ہین اور سوای بدمعاملگی اور جھوٹ دغابازی اور خلاف وعدگی
اور کوئی کام نہین رکھتے تو وہ حسب الحکم بالا کے اسلام و ایمان سے ہاتھ دھووین
استغفر اللہ یا موافق آیۃ ۲۸ پارہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا فوراً بہزار گریہ
زاری و صدہا اشکباری کے سچی پکی توبہ بجناب باری کرین تا حسب کریمہ اِنَّ اللہَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کے البتہ جملہ گناہ سے پاک صاف ہو جاوین اور آفت
و عذاب قیامت سے نجات پاوین کہ اللہ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ
سچی پکی ایماندار وہی ہین جو معاملات باہمی کو پاک و صاف رکھتے ہین اور بدمعاملگی کا
نام بھولکر بھی زبان پر نہین لاتے بلکہ ہر دم و ہر قدم خیرخواہی باہمی کرتے کراتے
فتنہ و فساد سے دور بھاگتے اور حسب حکم قرآنی سے سخت کانپتے تھراتے پورا
تولتے ہین جیسا کہ بحکم سورہ ہود و سورہ رحمن و سورہ ویل للمطففین الذین وغیرہ
ارشاد ہے یہ نہین کہ باٹ لینے کے اور ہون اور دینے کے اور ہون جیسا کہ اس وقت
ہین یہ بلا قہر خدا مردم آزار ہر کوچہ و بازار بلکہ اندر باہر گھر گھر پھیل رہی ہے
بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو اس طوفان بربادکن سامان اسلام و ایمان سے

آمین ہان ساتھ انکا ہی یا سبہی کے زیادہ لینا اور تولنا کچھہ مضائقہ نہین بلکہ
حسن پیشے ترکاری وغیرہ مین تاعرق ریزی جھگڑنے کا حکم ہے ہان اگر مثلاً
ایک شخص کچھہ ٹہرا تا خریدتا ہے اور دوسرا اوسمین دخل دے یا قیمت بڑھاکر
اوس چیز کو لے تو البتہ یہہ امر ناجائز ہے چنانچہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر وقت
نماز جاتا ہے اور پانی بیچنے والا ایسی ضرورت جانکر گران دیتا ہے تو اختیار ہے
کہ پانی بقدر وضو خریدے یا تیمم نماز ادا کرے گو یعنا ہر یہہ باتین جسقدر ہین بگر
ازاد عذاب کثیر ہین حسب کریمہ پارہ ۳۰ وَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ
اور افسوس یہہ ہے کہ عوام کیا اہل خواص بہی معاملات اندر باہر سے غافل ہین
گویا اصلا حکم شارع عالیشان ۲۸ پارہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا قُوۤا اَنفُسَکُم وَاَہلِیکُم
نَارًا تا آخر وغیرہ انکے کان وزبان ہی تک نہین پہونچا ورنہ ٹہیک سچ
لیتے پورا تولتے جہوٹ کے نزدیک بجاتے نہ کسیکو جانے دیتے درحقیقت تمام
مسلمان صورت حیوان خصلت ہوگئے ہین حسب ارشاد جناب مولانا ابیات
اینچہ می بینی خلاف آدم اند ٭ نیستند آدم غلاف آدم اند ٭ گر بصورت
آدمی انسان بدے ٭ احمد و بوجہل پس یکسان بدے ٭ بلاشک
سب ہی خراب عبادات اور تباہ معاملات ہوتے لنور و رونق دین و آئین

(۱۰۸)

ترجمہ

جناب رحمۃ للعالمین سے کے از فرش تا عرش و از مشرق تا مغرب چون آفتاب عالمتاب
کیونکر باآب وتاب ہوتی **نظم** نام کے ہیں جو ہوتے دیندار ؛ نام
حق ہرگز نہوتا آشکار ؛ دینداری کیا کسیکا نام ہے ؛ بلکہ ہے یہ نام دین پر قائم رہنے
دینداری نام اسکا ہے سنو ؛ حکم حق سے ایکدم غافل نہو ؛ یاد حق میں
ہر گھڑی رکھے قدم ؛ جب تلک ہے زندگی اور دم میں دم ؛ بلاشک
حسب کریمہ سورہ نور ۱۸ پارہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ تا آخر درحقیقت مرد مردانہ وہی ہیں
جنکو سوداگری اور خریداری وغیرہ امور دنیاداری کے کسی حال میں یاد خدا اور
ادای نماز و زکوۃ سے غافل اور باز نہیں رکھتے درحقیقت یہی مطلب ہے دل بیار
دست بکار کا کہ طالب مولیٰ ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہتے ہیں اور دست و پا سے
امور ضروری دنیوی کے بھی انجام دیتے ہیں بخوبی کوشش کرتے ہیں دیکھو سبحان اللہ
اللہ والا یہ گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہلبیت عظام اور اولیاء باحترام
کا ہے کہ جنکی تعریف میں کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جا بجا ناطق ہے
اللہ اللہ صحابہ کرام نے کیا کیا جان و مال براہ خدا بحکم و محبت رسول خدا قربان کئے
آفتاب عالمتاب احکام قرآنی و ارشادات رسول ربانی سے از غرب تا شرق
روشن کردیا اور آوازہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا از فرش تا عرش

پہونچا دیا جیسا اہل بیت عظام نے بکمال جان نثاری بحکم جناب باری بسبب آب
و تاب ایمانی و ثابت قدمی کے دمعرکہ کربلا جہاں مصیبت و بلا مین دین مردہ کو از سر نو
زندہ اور جلا دیا اور غازہ سرخروئی دارین سے چہرہ حال و مال کو رونق افزا کر دیا چنانچہ
جناب مخدومی حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ رباعی جو دلربائی میں
خاصیت کہربائی رکھتی ہے فرمائی ہے **رباعی** شاہست حسین و بادشاہست
حسین ؛ دین ہست حسین و دین پناہست حسین ؛ سر داد و نداد دست
در دست یزید ؛ حقا کہ بنای لا الہ ہست حسین ؛ علی ہذا القیاس
اسیطور تابعین اور تبع تابعین و علماء دین و عرفای کاملین اپنے اپنے وقت
میں نوبت بنوبت جو ہوتے آئے ہیں چنانچہ مفصل حال ان سب
اہل کمال و دیندار کامل کا کتب دینیہ میں بجای خود موجود ہے اس مختصر میں
گنجائش نہیں مگر ہان بطور قطرہ از دریا کریمہ سورہ توبہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ تا آخر و کریمہ سورہ مجادلہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ تا آخر
و کریمہ سورہ حدید يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تا آخر و بارشاد جناب
مولانا اسرار عرفا اکتفا مناسب ہے ترجمہ آیۃ اول یعنی جو لوگ قدیم میں پہلے
وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو بعد اونکے آئے نیکی کے ساتھ اللہ او

راضی اور وہ اللہ سے راضی ترجمہ آیۃ دویم یعنی ای محمد ہرگز نپاؤگے تم کسیکو پورے
پکے ایمان والونسے کہ وہ محبت یا صحبت پکڑین اون لوگونکی جو مخالف ہوئے اللہ و رسول سے
اگرچہ یہہ لوگ بڑے اونکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون اسواسطے کہ ان کامل
الایمان کے دل صحبت مخالف خدا و رسول سے بس نفور و محبت خدا و رسول مین چور ہو کے
نور سے معمور ہوگئے اور فیضان غیبی سے چون دریا ابل گئے سو داخل کریگا اللہ باغون مین
جنکے نیچے نہرین بہتی ہین ہمیشہ رہین اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہہ ہے
خالص گروہ اللہ کا جان لو جو خالص گروہ اللہ کا ہے وہی ہین بہشتی مراد دلی کو پاتا ہے
ترجمہ کریمہ سویم یعنی ای محمد جسدن دیکھے تو ایمانوالے مرد و عورتونکو دوڑتے چلے
ہی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آجکے دن باغ ہین جنکے نیچے
نہرین بہتی ہین سدا رہین اونمین یہی ہے بڑی مراد ملنی اور جناب مولانا فرماتے ہین ابیات
راستخان در نہاد نور خدا ؛ نے بہم پیوستہ نے از ہم جدا ؛ طالبان در راہ
حق خون خوردہ اند ؛ بندگی و جان نثاری کردہ اند ؛ لاجرم در بندگی سلطان
ست اند ؛ معنی خلق جہان ایشان بدند ؛ ہرکہ با ایشان نشیند یکدمے ؛
روز محشر او کجا دارد غمے ؛ منزل او بر زبان اولیاست ؛ در دل شان
روز و شب یاد خداست ؛ پس اسوقت مین بعد غور بسیار و تلاش بیشمار

بل حسب بیان اتقیا و ابرار تجربہ کار کے بظاہر باعث خرابی عبادات اور بربادی معاملات اسلام کا یہے معلوم ہوتا ہے کہ اول تو خدا کا خالص ذکر کرنیوالے اور بگوش ہوش سنے والے بہت کمیاب از قسم بزرگان درگور اور بزرگی درکتاب ہین بل ہر دو فریق نشۂ مستی خود پرستی و حرص آوری و فریبدہی برای حصول مال و منال دنیوی چون سراب و نقش برآب کے ہر دم بیتاب اور دل کباب ہین بلاشک حرص و ہوا بندہ خدا کو برباد کرتے دنیا و اخرت سے کھو دیتی ہے حسب ارشاد جناب مولانا

نظم حرص و شہوت مرد را احمق کند ؞ عقل را بے نور و بے رونق کند

این ہزوانند وانہا صورت اند ؞ کشتۂ نان اند و مردہ شہوت اند ؞ وقت خشم و وقت شہوت مرد کو ؞ طالب مردی دوانم کو بکو ؞ کو درین دو حال مردی درجہان ؞ تا فدای او کنم امروز جان ؞ ترک خشم و شہوت و حرص آوری ہست مردی و رگ پیغمبری ؞ ورنہ بحالت طہارت قلوب افسردہ ازنجاست صفات گندہ و پراگندہ آلودہ حسب رقومہ بالا کے بحکم کریمہ سٓ ۱ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وبکریمہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ سٓ ۲ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بلاشبہہ ببرکت تلاوت کلام خدا اور سننے ذکر اللہ کے جملہ خرابی ظاہری و باطنی سے نجات پاتے اور مستحق انواع قسم رحمت الٰہی کے ہوجاتے کہ بلاشک

(۱۱۳)

سٓ ۱ یعنی خوب جان لو کہ ذکر ہی سے دلون کو اطمینان ہوتا ہے اور اللہ کی یاد جس کو ذوق شوق سے ہو بالکل تسکین دیتی ہے

سٓ ۲ یعنی اے محمد ہماری یاد دلاتے رہو ہماری ایمان والون بندون کو جو نام ہمارے یاد کرتے ہیں بیشک ان کو ہماری یاد اور ہماری نصیحت نفع دیتی ہے ۱۲

ذکر اللہ اور بندگی خدا کم از پانی صاف نہین جو ناپاک او گندگی صفات کندہ
قلوب پراگندہ کو نہ شاد وے اور نیز نسیم سحری سے کم اثر نہین جو غنچہ دل
افسردہ پژمردہ کو چون گل شگفتہ اور خوشبودار کر دوے اور آئینہ زنگ خوردہ
جان اور دل مردہ عصیان تو امان کو نہ جلا وے کہ ابیات

ذکر حق پاکست چون پاکی رسید ÷ رخت بربندد برون آید پلید
چون در آید نام پاک اندر دہان ÷ نے پلیدی ماند و نے اندہان

اور جو کہین کسی فرقہ کہین وہین مین کچھہ چرچہ ذکر اللہ بطور وعظ و نصیحت
آفت
مخلوق خدا ہے تو عجب طور کی خرابی برپا ہے یعنی ایک جہان تو
سود خواری و بدکاری و فریبی و دغابازی و دروغگوئی اور حسد آوری
وغیرہ مین گرفتار ہے اور وعظ مسائل مختلف غیر ضروری کا ہوتا ہے کہ جسکے
کہنے سننے کی ہرگز ضرورت نہین بلکہ بعض ذکر سے بیدینی بڑہ گئی اور رونق
دین گھٹ گئی انواع و اقسام کی خرابی برپا ہو گئی جیسا کہ تجویز سب پر ظاہر
ہے کہ آتش نفاق و خود پسندی و حسد و بغض و کینہ وری نے تمام جہان کو
جلا کے برباد کر دیا بلکہ حسد و بغض و کینہ سے تمام عالم کا سینہ بھر دیا چنانچہ
خوانندہ ناخواندہ مین عجب غضب طور کے فتنہ و فساد برپا ہین کہ کہین [illegible]

دلپذیر یا باہم پرُ دشنام دیتی ہیں اور جھگڑتیں اور پرُ سخت گفتگو بدر آپ ہو رہی ہوتی ہے

تھا وہ کہا کہ اگر حالت غضب میں خصم کی آنحضرت پر غالب ہوتی تو کوئی بات ہے جو کلام

ناہموار تو [illegible] سب سے [illegible] کو نکلتی درشت کلامی کیا کام ہے چنانچہ یہاں بھی

حضرت [illegible] میں رحم کلامی کا حکم ہے باہم کیا ساتھ کفار کے بھی خشت کلامی کا حکم

نہیں ہے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کی ہدایت کو بھیجا تو فرمایا

اللہ تعالیٰ نے [illegible] بات ملائم [illegible] درشت کلامی سے [illegible] ہو چنانچہ ارشاد

[illegible] لانفضوا [illegible]

[illegible] کیسا ان بازاری [illegible] ہرگز باہم خواری وزاری [illegible] (۱۱۰۲)

[illegible] دولت [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] قرآنی میں جب [illegible]

[illegible] کا اکثر [illegible] ارشاد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصداق ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہر دو کریمہ سورۂ محمد میں ارشاد ہے کریمہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ
اَمْ عَلٰی قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا یعنی کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر انکے قفل
لگ رہے ہیں اور کریمہ اُولٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ تا آخر یعنی وہ لوگ وہ ہیں
جنکے دلوں پر مہر کر دی اللہ نے اور تابعدار ہو لیا اپنی خواہشوں کا فقط سچ ہے اگر کان
دھیان سے حکم خدا کے سنتے یا دلوں پر قفل نہ لگا ہوتا اور تابعدار حرص [illegible]
ہو جاتے تو دیدہ و دانستہ کیوں خواری دارین میں گرفتار ہو جاتے حسب ارشاد
جناب مولانا [illegible] حرص [illegible] دانا [illegible] عقل [illegible]
[illegible] کروان [illegible] سبحان اللہ درست ہے جب مرض کو [illegible] (۱۱۵)
ہوا [illegible] مرض [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور دلہی اور شیرین کلامی سے میری راہ حق پر بلاؤ اور بخوبی سمجھا کر سب برائی
چھوڑاؤ فقط پس بلاشک عالم دانا مصلحت فہم ہدایت فرماکو اول وہ برائی
جسکے سبب سے صدہا برائیان پیدا ہوتی ہین بخوبی دریافت کرنا ہے جون
حکیم حاذق مرض تشخیص کرتا ہے بعدہ بکمال نرم کلامی اور شیرین بیانی
سمجھا کر تدبیر اوکھاڑنے جڑہ سب برائیوں کی کرتا اور راہ حق پر لاتا یعنی نسخہ
مناسب تجویز کرکے دوا شیرین اور خوشبودار وبکر فکر ازالہ سب امراض کی کرتا ہے
کہ دل عاشق چیز خوشبودار اور جگر فریفتہ شیرینی سے مزہ دار ہے پس فی الواقع جیسا کہ
عارضہ زکام ام الامراض زبان زد ہر خاص وعام ہے کہ اسکے عارض ولاحق ہونے سے
چند عارضہ اور لاحق ہوجاتے ہین لہذا اوسکو ام الامراض کہتے ہین اور اوسکے
دفع ہونیسے نیز سب عارضہ عارضی مثل سرخی چشم اور درد چشم اور خشکی زبان اور
بدمزگی دہان وغیرہ بھی ازخود دور ہوجاتی ہین اسیطور حب دنیا دلسے دور ہونیمین
جو جڑ اور سر سب برائی کی ہے جملہ امراض دلی مثل حسد بغض فریب ہی کینہ وری
وغیرہ برائی کہ یہہ سب بدبو نجاست محبت دنیا دردلسے پیدا ہوتی ہین کہ جسکی
گندگی نے دلکو گندہ اور پراگندہ کردیا فوراً ازخود دفع ہوجاتے ہین چنانچہ
بکریمہ سورہ فرقان ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ تا آخر خداوند کریم حکیم

[illegible]

قدیم نے بنظر غایت شفقت و عنایت خود بدولت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے
ادمی کی ہدایت سے جو نشہ لستی خود پرستی مین مدہوش ہوکر بالکل مٹگیا اور آدمیت سے
گذرگیا اور بندہ حرص و ہوا کا ہوگیا بکمال لطف بازرکھا کہ ایسی حالت شدت گمراہی و
نہایت ضلالت و خود رائی کے گویا صریح علامت سخت بیماری مقدمہ ہلاکت سے ہے یعنی
باعث عدم حصول صحت ہدایت و علاج نصیحت و ہدایت کے ہے تو ہدایت و نصیحت کرنا
ناحق تکلیف اوٹھانا ہے پس یہہ امر بھی بعینہ تائید اوسکی کرتا ہے کہ جب مرض مریض کا
درجہ ثالث دِق کے لا علاج ہوگیا اور اچھے ہونیکی امید قطع ہوگئی تو حکیم حاذق صاحب
تجربہ کامل اوستاد اطبا کل اور دیگر اطبا کو بھی اوسکے علاج سے باز رکھتا ہے
کہ ناحق سبکی بدنامی اور سبکی ہوگی کہ اس مریض کی صحت کی امید نہی جیسا کہ جناب
مولانا گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرمانے مین **بیت** با چنین نکار کوتہ کن سخن ؛ آنکہ او
کم لوبی با گبسر کہن ؛ اور نیز بحکم یہہ سورہ فاطر ۲۲ پارہ وما انت بمسمع من فی القبور
مین ارشاد ہے یعنی ای محمد جسنے اپنی خواہش نفسانی اور ہوا پرستی مین اپکو مٹا دیا
اور جی کی چاہ کو اپنا معبود اور خدا ٹھیرایا بل ہر دم حکم ہوا مین اپکو منتل ہوا اور دیا
پس جب وہ ہماری حکم اور خدائی سے باہر ہوگیا تو تمہاری ہدایت اور نصیحت کو
کب خیال مین لاویگا اسواسطے کہ جو ہمین چھوڑ جاویگا وہ تمہین سمجھیگا بس اسکے

[illegible]

محمد تمھاری نصیحت و ہدایت ایسے شخص کو کارگر نہو گی جسکے دلپر سیاہی گناہ کی چھاگئی
اور آب و تاب روشنی ایمانی کی طلب اوسکے دلسے بالکل جاتی رہی بلکمال نفرت دولت
ایمانی اوسکے جی میں سماگئی گویا اوسکا دل مرگیا اور در صورت جسمانی مثل قبر میں دفن
پاگیا اب تم اوسکی ہدایت کے خیال سے درگذرو ناحق تکلیف ناگوار کو گوارا نکرو فقط
بلاشک جیسے قدر و منزلت جسم کی جان سے ہے ویسی قدر و قیمت جانکی آب و تاب
ایمان اور انوار تجلیات خالق انس و جان سے ہے جیساکہ ارشاد جناب مولانا اس عاجز
شہادت خوان بلعینہ ترجمہ کریمہ قران عالیشان کا ہے **ابیات** ہمچنان کے
قدر تن از جان بود ٭ قدر جان از پرتو جانان بود ٭ اگر بودی جان زندہ بیے
پرتو کنون ٭ ہیچ گفتے کافران را میتون ٭ جناب صاحب تفسیر فتح العزیز نے
بھی لکھا ہے کہ جہان بدی مثل نیکی کے رونق پاجاے بلکہ مثل ہنر مردلکو بھاجاے
حتی کہ جب کوئی وہان نیک بات کہے تو اوسکے خلاف کرین بلکہ ضد سے اور دونی
بدی عمل مین لائین تو ایسی حالت بکمال شدت ضلالت مین ہدایت اور نصیحت
کرنا گویا گمراہی اور ضلالت زیادہ بڑھانا ہے پس یہہ حکم بھی عالم دانا ہدایت فرما
مثل حکیم حاذق ہونیکے فرماتا ہے اور حکم کریمہ سورہ ق فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن
يَخَافُ وَعِيدِ بھی اس امر کی تائید اور تاکید کرتا ہے یعنی جو مریض اچھا ہونا چاہیگا

تو خواه مخواه خواہان علاج ہوکے طبیب کے گرد ہوکے اوسکے کہے پر چلیگا اور ہرگز بد پرہیزی
نکریگا تو بلاشک طبیب بکمال توجہ دلی اوسکا علاج کریگا غالبًا معالجہ طبیب اوسے
مریض کو مفید ہوگا چنانچہ اور بہت سے کلام خالق علام اس کلام کی تائید
کرتے ہیں کہ سوجھ بوجھ درکار ہے جیسا کہ سورہ قمر میں ارشاد ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی تحقیق آسان کیا ہمنے کلام اللہ کو واسطے سمجھنے اور نصیحت پکڑنے کے
کوئی ہے سمجھنے والا اور نصیحت لینے والا درحقیقت سمجھ درست باعث انواع خوبی
اور خیر کثیر کا ہے اور ناسمجھی موجب انواع خرابی دینی اور دنیوی کا ہے جیسا کہ
کریمہ سورہ بقر ۳ پارہ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا میں ارشاد ہے یعنی
جسکو سمجھ درست ملی اوسکو بہت خوبی ملی خلاصہ یہہ ہے کہ جسقدر خرابی معاملات
دینی اور عبادات ایمانی میں برپا ہوئی اور ہوتی ہے قصور معاف حسب ارشاد
اہل تحقیق صاحب تجربہ تلاش فرمائے احوال ہر صاحب حال و قال کے یا تو
بباعث کوتہ اندیشی یا ناسمجھی یا دنیا طلبی یا خود نمائی حضرات واعظ ہدایت
فرمائی ذات سے ہوتی ہے کہ ضرورت کسی مسائل کی ہے اور بیان کسی مسائل کا
فرماتے ہیں اور طمع دنیاویکو بھی زیادہ دخل میں لاتے ہیں یا کم توجہی اور بے پروائی
اور کج ادائی اور غور نہ سننا اور نہ سمجھنے احکام الہی دیگر مخلوقات بندہ حرص و ہوا کے

سبب سے ظہور مین آتی ہین یعنی نہ کہنے والے بخلوص دل حکم خدا کرتے ہین
اور نہ سننے والے بشوق دل بگوش ہوش سنتے ہین جیسا کہ بالا کلام خدا
بھی اس پر گواہی دیچکا ہے پس اللہ تعالی ان صاحبونکو ایسی بلا خرابی سے
بچاوے اور دیگر مخلوق الہی کو اونکی گشتی دنیا طلبی مین نہ ڈبائے بلکہ توجہ
دلی احکام الہی بطور للّٰہی کہنے کی ہدایت فرماکو ہدایت فرمائے اور سننے والونکو
بگوش ہوش سننے اور عمل کرنیکی توفیق زیادہ عطا فرمائے اور حق اور باطل جانچنے کی
تمیز عنایت کرے آمین ثم آمین سبحان اللہ صل علی علیہ افضل التحیۃ والثنا
اسیوجہ سے گویا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسول ربانی حکیم روحانی شفیق (۱۴۰)
ایمانی کریم رحیم موصوف بکریمہ حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم نے واسطے
دور ہونے جملہ امراض دلی اور دفع فرمانے نجاست قلبی بحکم یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم کے کیا خوب نسخہ نادر قوت بخش ارکان روحانی
رونق دہ سامان لوازم ایمانی زینت افزای کیفیت باطنی زنگ زدای آئینہ
جانی قاطع اصول خطرات نفسانی قامع بنیاد فریب وسواس شیطانی موافق
مصداق کریمہ فیہ شفاء للناس حکم قرانی کے حب الدنیا راس کل خطیئۃ
وترک الدنیا راس کل عبادۃ کا تجویز فرماکر بس لطف سے گرفتاران امراض لا علاج

دلی تن پرور کا کہ ہوا وا مصداق کریمہ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ کے ہو جائیں عمدہ
علاج فرمایا گویا مردہ دلان زندہ تن کو جلایا بلکہ ہمہ تن محو شدہ و آرائش
بدن اور زیبائش تن کو صدمات دروغی اور آفات ایمانی سے بچایا اور آئینہ
قلوب خراب خستہ زنگ زدہ نے از سر نو جلا پایا یعنی محبت دنیا کی ساری برائیوں کی
جڑ اور سر ہے جیسا کہ ترک حب دنیا تمام عبادات کا سر ہے بلاشبہ سچے نبی
کا ارشاد سچا ہے کہ جبتک نجاست حب دنیا ہی سے بچائیگی ہرگز بدبو گندگی
حسد بغض کینہ وغیرہ کی سینہ سے بچائیگی اور رونق انوار الہی کی بواسطہ
عبادات اور خیرات اور امر نیک کرنے اور سینہ سے جی میں نہ آئیگی گو بظاہر
از حد عبادات اور خیرات و مبرات کریں اور تمام عمر وعظ و نصیحت سے
میں گذاریں اور تقوی طہارت کا دم بھریں خوب کہا جسے کہا رباعی

حب دنیا جسکے دل پر سر دھرے ؛ راہ مولی میں وہی تو مر رہے ؛
بس اوس انسان کا غم سے پاک ہے ؛ جسکا دل راہ خدا میں خاک ہے ؛

یعنی محبت مال در دل بلاشک و بال و نکال دنیا و آخرت ہے جیسا کہ جناب
مولانا بھی فرماتے ہیں بیت آب در کشتی ہلاک کشتی است ؛ آب
اندر زیر کشتی پشتی است ؛ یعنی آب بیچ در کشتی موجب بربادی کشتی او

خرابی سامان کشتی ہے اور زیادتی آب زیر کشتی باعث تیز روی کشتی ہے
پس دل مومن مثل اور مال حلال مانند آب زیر کشتی ہے پس اثر محبت مال کا لعین
بلاشک باعث بربادی دل اور سامان دل ہے نہ صرف کثرت مال حلال جب اوسکی
محبت لعین ہو موجب وبال ہے بلکہ زیادتی اوسکی موجب نجات از وبال و نکال
دنیا و آخرت بلکہ باعث صدہا راحت و فرحت دارین کا ہے حسب کریمہ
سورہ بقر ۳ پارہ مَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَهُم تا آخر یعنی جو کوئی مال حلال
بہ نیت خالص راہ خدا میں ایک چیز دیگا اوسکے بدلے سات سو بلکہ بیحد و بیشمار
پائیگا چنانچہ جناب مولانا کہ با ترجمہ حدیث شریف کا فرماتے ہیں بیت (۱۳۳)
مال را گر بہر دین باشی حمول ؛ نعم مال صالح خواندش رسول ؛ چنانچہ
گوشت بُرا سب مصالح اور برتن کو بھی خراب کر دیتا ہے جیسا کہ برتن بدبودار
میں ہر چیز خوشبودار بھی بدبودار ہو جاتی ہے لہذا اول برتن کو بخوبی قلعی دار
اور پاک صاف کرتے ہیں بعدہ اوسمیں عمدہ چیز پکاتے اور رکھتے اور کھلانے
کا قصد کرتے ہیں اسیواسطے اللہ والے اول برائی دل مثل حسد بغض وغیرہ
چھوڑاتے ہیں بعدہ نام خدا لینے کا طریقہ تعلیم کرتے کراتے ہیں پس درحقیقت
نماز پنجگانہ بخلوص دل ادا کرنا گویا پانچوقت برتن دل کو بخوبی صاف کرنا ہے

تاکہ نور ایمانی او سمین بخوبی رونق افروز ہے اور لذات باطنی کا ذائقہ بخشنے یا جاروب

غبار ذنوب روب ہے کہ بغیر صفائی کے نہ مکان قابل نشست و برخاست و مہمان

نوازی کے ہوتا ہے اور نہ دوکان لائق اسباب رکھنے اور رونق دینے سامان کے

ہوتی ہے جیسا کہ کریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ

وَالْحِكْمَةَ تا آخر مین ارشاد ہے یعنی رسول پاک کرتا ہے اونکو گناہ سے اور صاف

کرتا ہے اونکے دلونکو برائی کی گندگی آور سکھاتا ہے اونکو کتاب اور حکمت فقط پس

درحقیقت غلبہ حرص و ہوا کا آدمی کو با و لا بنا کے سب معاملات ایمانی اور عبادات

بدنی کو برباد کردیتا ہے جیسا کہ کلام الہی مین جابجا ارشاد ہے اور کلام جناب

مولانا نیز اس مدعا پر گواہ ہے **ابیات** باد در مردم ہوا و آرزو ست

چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ از ہوا ہا کے رہی بے جام ہو ؛

ای ز ہو قانع شدہ با نام ہو ؛ تا ہوا تازہ ست ایمان تازہ نیست

کاین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ تازہ کن ایمان نہ از گفت زبان ؛

ای ہوا را تازہ کردہ در نہان ؛ چنانچہ ہزارون نماز گزار دل آزار بدکردار

صدہا طور کی گنہ گاری مثل سود خواری بدکرداری مردم آزاری اور حسد آوری

اور چوری و دغابازی اور شراب خواری وغیرہ برائیون مین گرفتار رہین

پس درحقیقت سبب اوسکا یہی ہے کہ اونکے جی سے ابتک گندگی حسد بغض وغیرہ

ہوس رانی اور خواہش نفسانی وغیرہ برائی نہین نکلی اور آب وتاب ایمانی و

بندگی کی دلمین ہرگز نہین آئی گو مسلمان نمازی کہائے مگر ابہی تک اونکے

دلمین لذت لطف ایمانی اور کیفیت حکم قرانی کی ہوا بہی نہین لگی مومنین ایماندار

ہونے کا کیا ذکر ہے جیسا کہ یہہ سورہ حجرات ۲۶ پارہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ

اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا تا آخر مین فرق ایمان واسلام مین بخوبی فرمایا ہے اور

نیز بکریمہ سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر اول از جہد شفقت

فرمائی نبی کریم امت محبوبہ پر بخوبی جتائی بعدہ امت کو اوس رغبت

تا بعداری بجناب حبیب رحیم کے دلائی درحقیقت یہہ بہی کیا خوب اہل ہدایت

کو طرز ہدایت رہنمائی کی ہدایت فرمائی کہ بلاشک جبتک اول اعتقاد کامل

بدل نہو نصیحت فرمانے کا نتیجہ نقش دل نہوگا ہرگز ہدایت و نصیحت اوسکی

کارگر نہوگی چنانچہ اللہ صاحب نے تمام کلام مجید مین اول

کلمات شفقت آمیز محبت خیز ایما نواے فرما کر بخوبی اپنی شفقت جتائی

اور حقیقتاً اونکے دلون اپنی عظمت اور محبت بٹہائی بعدہ بہلائی کی نیکی

رغبت دلائی اور برائی سے نفرت کرائی اور بلکہ بکریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ

ولو کنت فظا غلیظ القلب تا آخر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور بکریمہ سورہ

طٰہٰ ١٦ پارہ فقولا لہ قولا لیّنا تا آخر مین حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما

السلام کو نرم دلی اور شیرین کلامی اور دلدہی کا حکم فرمایا چنانچہ حبیبکہ بکمال شفقت

فرمائی اور عرق ریزی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریمہ سورہ یوسف

١٣ پارہ وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین وغیرہ برائی حق نمائی اور ایمان آوری

بحق امت مرحومہ کے ظہور مین آئی کسی نبی نے استقدر محنت اور شفقت واسطے ہدایت

اپنی امت کے نہین اٹھائی چنانچہ تھوڑی مدت مین از مشرق تا مغرب روشن

ہوجانا تمام جہان کا آفتاب عالمتاب ہدایت رسالت مآب سے بخوبی اسکا

گواہ ہے مگر ہان جنکے مقدر مین ہدایت نتھی تو انبیا علیہم السلام کی نصیحت بھی

اور ہدایت کچھ کارگر نہوئی ہیہ اور بات ہے کہ حسب کریمہ سورہ قصص ٢٠ پارہ

انک لا تہدی من احببت تا آخر نجات دنیا اور جنتی کرنا کار نبی نہین ہے

بلکہ راہ حق بتانا اور نیک و بد بخوبی آگاہ کرنا اور جنت کی رغبت دلانا اور عذاب

دوزخ سے ڈرانا البتہ کام انبیا علیہم السلام ہے اور نجات دنیا اور جنتی کرنا

کام خالق انام ہے ورنہ انبیا علیہم السلام سے کون بڑہ چڑہ کے ہدایت اور

نصیحت فرماتا پھر راہ حق نپانے اور جنتی نہونے کا کیا سبب تھا پس گویا

١٢٥ [illegible]

درحقیقت حسب کریمہ سورہ لقمان کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا کے
منافقین اور بددین نے کلام وپیام خدا کو سنا ہی نہین عمل کرنے کا
کیا ذکر ہے یعنی کان دھیان سے احکام الہی سنا ہی نہین گویا اوسکے دونو
کان بہرے ہین فقط جیسا کہ تخم عمدہ زمین خراب مین ہرگز نہین جمتا
پھلدار ہونیکا کیا ذکر ہے **بیت** زمین شور سنبل بر نیارد ؛؛ درو تخم
عمل ضایع مگردان ؛؛ تو یہ نقصان زمین ہے نہ نقصان تخم نہایت کر کے
اسواسطے کہ **بیت** ز انبیا ناصح تر و خوش لہجہ تر ؛؛ کہ گرفت
۱۲۶ دم شان در حجر ؛؛ خصوصاً از تاج الانبیا برگزیدہ ارض وسما بدر الدجی
شمس الضحی نور الہدی فائز معراج فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکی شیرین کلامی اور خوش بیانی کا شہرہ از مشرق
تا مغرب واز فرش تا عرش شہرہ افزا ہوگیا بل تاب آفتاب عالمتاب
ہدایت جناب رسالت مآب سے تمام عرشی و فرشی مین روشنی پھیل گئی اور
ظلمت کفر وضلالت کی بکقلم مٹ گئی مگر تاہم کفار بداطوار اور منافق مستحق نا
نے ننگ وعار سے عذاب نار کو گوارا کیا اور ہرگز اسلام وایمان قبول نکیا
یعنی جو حسب نوشتہ ازلی شقی جبلی ہے اوسکو ہدایت اور نصیحت انبیا علیہم السلام

بھی غیر ہوئے جیسا بالا مرقوم ہے گویا زنجیر جہالت وخود رایی کی اون کے
سر کشتی میں بھر گیی اور طوق ضلالت وگمراہی کا اونکے گلے خود پرستی میں پڑ گیا
اور دنیا و آخرت سے اونکو کھو دیا اور کشتی ساز وسامان ایمانی کو طوفان
خودستائی میں ڈوبا دیا حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** کر حق
ناموس را صد من حدید ؛ ای بسا بستہ بہ بند ناپدید ؛ بند آہن را
تواں کردن جدا ؛ بند غیبی را نداند کس دوا ؛ ای عجب
این بند پنہان گران ؛ عاجز از تکسیر او آہنگران ؛ گو ظہور نور
معجزات باہرات با آب وتاب سے پتھر موم ہوگئے اور بخوبی کلام وپیام
کرنے لگے **بیت** سنگ بر احمد سلامی میکند ؛ کوہ یحیی را پیامی میکند ؛
مگر وہ بدبخت سنگدل ہرگز نرم دل نہوئے موافق ارشاد جناب مولانا **بیت**
زانکہ سنگ وکوہ در کار آمدند ؛ می نشد بدبخت را بکشادہ بند ؛
مگر ہان حضرات نصیحت فرما کو بھی یہ ضرور ہے کہ اول خود بھی حسب کریمہ
سورہ طہ ۱۶ پارہ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا تا آخر عامل
حسنات اور تارک سیئات بخوبی ہوکے استحقاق حق نمائی اور ہدایت
فرمائی کا اپنے اندر پیدا کرین بعدہ بندگان خدا کو حمایت سبیل راہ

۱۲۷

حق نبانے کا قصد فرمایئن یعنی ای رسول حکم کرو اپنے گھر والونکو نماز کا اور خود بھی
اوسپر خوب قائم اور دائم رہو فقط کہ درحقیقت اوسوقت ہدایت کرنا زیبا
اور لطف تمامل باعث انواع نفع خلق اللہ اور تاثیر تمام کا ہے ورنہ چندان مفید
نہین ہان اگر صاحب مادہ کو جو ہر ایک کے کلام سے فائدہ ہوتا ہے یہہ اور بات
ہے چنانچہ حسب کریمہ بالا جناب مولانا بھی ہدایت فرما کو ہدایت فرماتے ہین

بیت آسمان شو ابر شو باران ببار ؛؛ ناودان بارش کند ناید بکار ؛؛

یعنی جبتک جان و زبان نجاست جھوٹ و دغا فریب حسد کینہ
پاک نہوگی کارآمد نہوگا بیان اور ہدایت کرنا اوسکا کو کیسا ہی زیادہ گو اور نصیحت ۱۳۸
فرما ہو کہ پرنالہ جو بہت زور سے چلتا ہے کون اوسکے تلے آتا فائدہ لیتا ہے
اور بھی عتاب حکم کریمہ پارہ اول اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
سے نجات پاتا ہے یعنی بے عمل لوگ حکم کرتے ہین لوگونکو بھلائی کا اور بھولتے
ہین اپنی جانونکو **ف** یعنی جب گھر والونکی ہدایت مین پہلے خود بخوبی فرمانبرداری
حکم پروردگار کا ہونا ضروری ہے تو اور غیر کی ہدایت بغیر خود عامل کامل
بکار خیر ہونیکے کب روا اور زیبا اور راہ حق نما ہوسکتی ہے اور نیز بے غرضی
درا دای احکام الہی سب پر بخوبی ظاہر کرنا بعینہ حسب احکام قرآنی کے لوازم

ہدایت ایمانی بجا لانا ہے کہ بلاشک اہل غرض کے کلام وپیام پر ہرگز کوئی کان دہیان
نہین کرتا جیسے مثل مشہور ہے اَلْغَرَضُ جُنُوْنٌ وَصَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ چنانچہ ارشاد
کریمہ سورہ ہود ۱۲ پارہ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وغیرہ نیز
چند جا بتاکید اس امر کا حکم کرتا ہے یعنی اللہ صاحب نے انبیا علیہم السلام ہدایت
فرما سے خوب کھولکر کہوا دیا کہ ای لوگو ہم راہ حق بتانے کی تمسے مزدوری نہین مانگتے
کہ مزدوری دینے والا ہمکو اللہ کافی ہے تم بلا تردد حکم حق سنو اور اوسپر عمل کرو
اور فکر مزدوری مین حکم خدا سے غافل نہو تاکہ عذاب دوزخ سے نجات پاؤ اور جنت کی
(۱۲۹) لذت اوٹھاو چنانچہ اسی سبب سے علما سلف نے مزدوری امر للّٰہی پر جائز نہین رکھی
مثل قرآن مجید تعلیم کرنے اور علم دین پڑہانے اور امامت نماز کرانے اور اذان دینے
وغیرہ بات نیک بتانے کی کہ باستدلال اس قسم کی آیات سے اونکے نزدیک
مزدوری لینا امور للّٰہی مرقومہ بالا وغیرہ احکام للّٰہی پر جائز نہین مگر ہان علما خلف نے
بطور حیلہ شرعی کے جائز رکھی ہے یعنی علم دین سکھانیوالا بہ نیت خالص کرلے کہ
مین للہ سکھاتا پڑھاتا ہون اور سیکھنے والا بہ نیت خالص کرلے کہ مین للہ اونکی
خدمت کرتا ہون اسواسطے کہ زمانہ سابق مین باعث زیادتی رونق اور
شوکت اسلام کے صدہا طور کی خدمت اور رعایت اہل علم وفضل اور نیکیات

بتانے والے کی ہوتی تھی مگر بعدہ وہ بات باقی نہیں اور قدر دین اور دیندارا
اور امر نیک بتانیوالوں کی گھٹ گئی بل بالکل جاتی رہی تو علماء خلف نے ایکصورت
حیلۂ شرعی کی نکال کی فتویٰ جواز مزدوری امورِ للّٰہی مرقومہ بالا کا دیا کہ مبادا
طریقہ ہدایت و نصیحت کا جہان سے جاتا رہے اور دروازہ اس خیر جاری کا
بند ہو جاوے کہ علما اور ہدایت نا بکمال ضعف اسلام سے مبتلائے عسر با کے
از حد بینوا اور عاجز اور بدہیئت ویا ہو گئے ہیں اسواسطے یہہ صورت حیلۂ شرعی کی
نکالی اور رونق و زینت لوازم و احکام اسلام کی بڑھائی رحم کرے اللہ تعالیٰ
(۱۴۰) اونپر کہ بڑے حق پرست اور رونق کن اسلام تھے سبحان اللہ کس لطف سے
صورت مدد معیشت اہل ہدایت کی جو باعث رونق و زینت اسلام و ایمان سمجھے
نکالی اور کس خوبی سے مخالفت حکم قرآنی مذکورہ بالا سے جان بچائی گویا مضمون
اس مصرعہ کا ادا فرمایا مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ؛ بلاشک
مصداق ارشادِ فیض بنیاد جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عُلَمَاءُ اُمَّتِی
کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل کا یہی گروہ والا شکوہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت کے علماء ربانی ہدایت نمائی میں مانند انبیاء بنی اسرائیل
کے ہونگے خلاصہ یہہ ہے کہ امر نیک سکھانے والا تا مقدور خود خدمت گذاری امر

نیک بتانے والے کی بطور للہ کوتاہی نکرے کہ موجب اجر عظیم کا ہے اور
جناب واعظ صاحب امر نیک بتانیوالے بھی ہرگز چندان نفع دنیا کا دلمین
خیال نرکھین کہ بغیہ مٹھی گرم کرے اپنی زبان اور دوسریکے کان ذکر اللہ سے
گرم نکرین ہان جو کوئی ازخود خدمت کر دے تو بلا تامل قبول کرلین الا حصول
کبھی پیشی مین ہرگز جھگڑا اہل کلام نکرین کہ باہم مناقشہ مین ہرگز حیلہ شرعی
یعنی جائز ہونا مزدوری نیک کام کا ہرگز باقی نرہیگا پس حضرات واعظ کو
چاہیے کہ ہمراہ کلمات ہدایت کے اپنی دعوت کو فرض بجا لانے بغیر حصول
منفعت دنیا و بلا رو رعایت حاکم و غنیا کے صاف صاف حکم خدا (۱۳۱)
بکمال خوش بیانی اور شیرین کلامی سے ادا کرین اور درشت کلامی اور سخت
گوئی کو صاف گوئی اور دینداری تصور نفرماکے احکام قرآنی جو نرم کلامی
ہدایت فرمانے پر ناطق ہین اون آیات ایمانی دیدہ وشنیدہ کو نادیدہ و ناشنیدہ
کرکے باہم مسلمانو مین درسبی بیہی نہ ڈالین جیسا کہ در ۱۵ پارہ تنزیل
بکریمہ قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ تا آخر ارشاد ہے یعنی ای محمد کہد و میرے
بندہ تابعداروںسے کہ وقت کلام باہم کے کلام ملایم وخوشگوار کا بہت
خیال رکھین مبادا جلدی یا غصہ مین سخت و درشت بات زبان سے

نکل جاے کہ شیطان دشمن ایمانی اور جانی ہر وقت ایسی تاک میں ہے کہ کوئی بات کسی
کی زبان سے سخت نکلجاے تو باہم فساد کرانے کا خوب موقع ہاتھ آجاے کہ وقت
فساد باہم یہہ کوئی نہیں سنتا ہے کیسی ہی نصیحت اور بھلائی کی بات کہو اور صلح کراؤ
اور نیز مسائل غیر ضروری بل مختلف فیہ کے بیان سے بھی جلسہ وعظ میں احتراز
کلی لازم جانیں کہ مجالس وعظ دعوت عام اور ہدایت تام ہر خاص و عام کے
واسطے ہیں مسائل متفق علیہ کا بیان مناسب ہے نہ مسائل مختلف فیہ غیر ضروری کا
بیان کرنا بل اس قسم کا حرف زبان پر لانا ہرگز مصلحت نہیں کہ اسطور کے
بیان سے صدہا قسم کی خرابی برپا ہوجاتی ہے جیسا کہ اختلال احوال بل جنگ (سو۱۴۳)
وجدال ارباب قیل و قال اسوقت کو کماہی اس مدعا پر گواہی ہے اور نیز اسقدر
دنیا طلبی اور خود غرضی کو کام نفرمائیں کہ جہاں دعوت اور نذرانہ ہو وہاں
تشریف لیجائیں اور جہاں نہو وہاں قدم رنجہ نفرمائیں کہ اسحالت میں خوف
عذاب و عتاب کا ہے نہ امید ثواب حسب حکم کریمہ سورہ بقر اول پارہ
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا تا آخر یعنی اور نہ لو میری آیات پر مول
تھوڑا یعنی مال دنیا ناپایدار کہ بمقابلہ عقبےٰ کے بہت کم اور ذلیل و خوار
ہے پس ہمیشگی اور عمدہ چیز کے بدلے میں چیز قلیل اور ذلیل لینا کام بے تمیز

اور ذلیل کا ہے نہ اہل دانش اور عقیل کا مگر ہان جو شخص از خود بکمال محبت و عاجزی
کچھہ پیش کرے یا بطور سنت کے دعوت یا نذرانہ کرے تو اختیار فرمانا کچھہ مضائقہ
نہین کہ از قسم لا ارد و لا اکد سے ہے یعنی اپنی طرف سے چندان تلاش و اصرار نہین اور
جو از خود آجاوی تو انحراف و انکار نہین بلکہ ادای سنت ہے حتی کہ بلا عذر
شرعی کے ایسی دعوت رد کرنا روا نہین ہے مگر در حقیقت وای برحال اونکے کہ جس
مزدوری کا خدا ذمہ دار ہو چکا ہے پھر وہ بعوض ذکر اللہ اور ہدایت کار نیک کی مانند
سائل ذلیل و خوار کے طالب درہم و دینار دنیا مردار ہر آدمی سے ہوکے کمی بیشی
مین جھگڑین اور باہم مناقشہ کرین اور ذکر اللہ کو مثل ہولی ترکاری کے سمجھین اور
سب کی نظر مین خوار و ذلیل ہون تو اس خواری دارین سے اور کیا خواری زیادہ
ہوگی فی الواقع تارک مزدوری پروردگار اور طالب درہم و دینار دنیا مردار سے
والقہ محبت خدا اور لطف عنایت مولی کا ہرگز نہ پایا نہ چکھا ورنہ ایسی بڑی دولت
پاینده اور نعمت زپسندہ کو چھوڑ کر ہرگز خواستگار درہم و دینار دنیا خوار زار کے
نہوتے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** ہر کہ از دیدار برخوردار شد ؛
این جہان در پیش او مردار شد ؛ چون ازان اقبال شیرین شد دہان ؛ سرد
برآوجی ملک جہان ؛ مال دنیا دام مرغان ضعیف ؛ ملک عقبی دام مرغان شریف

ف بلا شک جب تک لذت عشقی اور محبت خدا کی
چاہت نہین لگی تا معرفت تک محبت دنیا کی
جی سے نہین چھٹی ہے کیسی ہی عبادت اور بندگی
ظاہر کرو اور یہ دولت صحبت اور عنایت
اہل معرفت سے حاصل ہوتی ہے ۱۲

(۱۳۳)

ش
بیشک محبت دنیا کی اور جو
اوجھا عین ذلیل نفس ایمان کی ہے
پرہیزگاری ہر حال پہچان کامل ایمان کی ہے ۱۲

تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند ؛ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ؛ ہر کرا باشد ز یزدان

کار و بار ؛ یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار ؛ مثنوی دریا عزم کن این اگر بشنوی

بحر جو و ترک این گرداب گیر ؛ پس از خرابی این دار ناپایدار تا پای داری گر

و تاب و توان آری ازین عشق آر دل آزار پرہیز و بجانب رحمت و محبت الہی

دل آویز بہر حال اہل حال و قال کو ہدایت و نصیحت افعال نیک اور اقوال در

مناسب وقت اور حال کے ہر وقت پر ضرور ہے کہ طالب حق اور عامل نیک بات

کم بل کالعدم بین الآخر ذکر خیر کسیوقت کسی طالب خدا کے دل پر اثر کرکے

مانند تیر جگر کے پار پہنچائیگا اور لذت دنیا مردار اوسکے جی سے نکالکر ذائقہ نعمت (۱۳۴)

عقبے کا چکھائیگا چنانچہ بحر میہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ

تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ میں ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے یعنی

ای محمد ہمارے بندوں کو ہماری یاد دلاتے عذاب دوزخ سے ڈراتے جنت کی خوشخبری

سناتے رہو کہ بیشک نصیحت نیک بات کی نفع دیگی ایمانوالوں کو فقط اور جو کوئی

بیدینی ؛ سے انکاری کرے یا پھیر پھاڑ کار خیر دینی میں کرے تو بارشاد کریمہ پارہ

نہم آخر سورہ اعراف خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

یعنی عادت کر معاف کرنے کی اور حکم کر کار خیر کا اور موںہہ پھیر لے جاہلوں

(۱۳۵)

تا سمجھے سے فقط ہرگز کبھی خوار زار کے قول و فعل پر خیال نکریں بلکہ درگذریں اور رونق

دینی امور دینی سے باز نرہیں بھلا کہیں کتے بھونکنے سے مسافر سڑک چھوڑتے ہیں

یا آب صافی کو ڈھیلے رکتے دیکھا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**

آن جدا دانان که رمزے کرده اند ؛ گوش با بانگ سگان کے کرده اند

خس خانه میرود بر روی آب ؛ آب صافی میرود بے اضطراب

کار خود کے میگذارد هر کسی ؛ آب نگذارد صفا بهر خسے

گر دو صد ابله ترا منکر شوند ؛ تلخ کے گردی چو هستی کان قند

پیر و پیغمبران شوره سپر ؛ طعنه خلقان همی با وے شمر

هست منی میل برای کردگار ؛ با قبول و رد خلقانت چه کار

اور نیز طالب نیک بات کو بھی فرض وقت ہے کہ بغیر خیال چال

ڈھال اور حال و قال ہدایت فرمانے والے کے جو بات اچھی سچی بیکی سنے فورا

بکمال اعتقاد دلی دامن جان میں گرہ باندھے ہاں بحالت شک در نیک و بد اوس

نیک بات کے اگر بمحک امتحان دریافت دیگر علماء و اتقیاء اہل ایقان کامل

الایمان سے بھی اوس بات کو کھرا کر لیوین تو بہتر ہے مگر ہرگز نصیحت فرمانیوالے کے

چال و چلن پر طعن بیہودہ بدگمانی کرکے کلام نیک کو ترک نکرے مصرعہ

متاع نیک ہر دکان کہ باشد ؛ یعنی خریدار کو اچھا سودا درکار ہے
سوداگر اور اوسکے چال چلن سے کیا سروکار ہے کہ مطلب سودے سے ہے نہ سوداگر
سے چنانچہ ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ بھی اس مدعا پر گواہ ہے ؛ بیت

باطلست آنچہ مدعی گوید ؛ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ؛ مرد باید کہ گیرد اندر
گوش ؛ ور نوشت است پند بر دیوار ؛ بیشک طالب نیک کار
نقش دیوار بل ہر خوار زار سے بھی نصیحت اور فائدہ لیتے ہین اور لطف اوٹھاتے
ہین اور بد اطوار غیر خواستگار ذکر پروردگار کے جلسہ وعظ و نصیحت نیکو کار
مین بھی باطل اور بیکار مثل دیوار افتادہ پڑے گرے خوار زار رہتے ہین اور ہرگز
کان وہان نیک بات پر نہین کرتے ہین بلکہ درحقیقت گرفتار گناہ دوسرے کو اگر گناہ
سے باز رکھتا ہے تو پرلے سرے کی خیر خواہی ایمانی اوسکے حق مین کرتا ہے جیسا کہ
آپ ڈوبتا دوسرے کو ڈوبنے سے بچاتا ہے یعنی اپنی جان اور اوسکی جان
بچاتا ہے درحقیقت خیر خواہی جانی بجا لاتا ہے چنانچہ اکثر اوقات باعث
عدم حصول راہ حق اور نہ ملنے مردان حقانی اور حصول دولت ایمانی بل
موجب صدہا خطرات نفسانی اور اغوای شیطانی کا بدگمانی اور ہجوم
خطرات نفسانی بھی ہوتا ہے کہ آپکو اچھا اور ونکو برا جانتا ہے

اسواسطے اونکے قول وفعل پر عمل نہین کرتا لیس فی الواقع سب سے
بڑہ چڑہ کے مانع راہ حق دانی کا ہے اسواسطے کہ سب سے بڑہ کے بھلائی
اور مقدمہ نجات پانیکا یہہ ہے کہ آپکو سب سے بڑا اور سب کو آپ سے بھلا جانے
جیسا سعدی علیہ الرحمۃ از راہ خیر خواہی برادران دینی اپنے مرشد کا
ارشاد ہدایت نقل فرماتے ہین **قطعہ** مرا پیر دانای مرشد شہاب ؛
دو اندرز فرمود برروی آب ؛ یکی آنکہ بر خویش خود بین مباش ؛
دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش ؛ بلاشک خود بینی مانع راہ خداشناسی
(۱۴۷) ہے اور مقدمہ جملہ مقدمات آفات خدادانی اور صدمات ایمانی سے
بڑہ چڑہ کے ہے معاذ اللہ منہا بچای اللہ تعالی اس بلا سے ہر کلمہ گو کو اسیواسطے
بزرگون نے فرمایا ہے **بیت** خود را بشکن کہ بت شکستن اینست ؛
بگذر ز خودی ز قید رستن اینست ؛ چنانچہ جناب مولانا بھی ارشاد فرماتے
ہین **ابیات** صورت خود ار شکستی سوختی ؛ صورت کل را شکست
آموختی ؛ بعد ازین ہر صورتے را بشکنی ؛ ہمچو حیدر باب خیبر
برکنی ؛ زرک غیرش چہرہ بنمود ؛ صدائی بت شکستن نام او بود
درحقیقت سبب عیب جوئی غیر کا چشم پوشی از عیب خود ہے حسب ارشاد

جناب مولانا **بیت** غافل اند این قوم از خود بے خبر ؛ لاجرم گویند
عیب ہمدگر ؛ اب آگے چند قواعد مختلف مرام نافع ہر خاص و عام حسب
فرمایش و اہتمام ارباب کرام ارقام ہیں کہ قابل دید اہل دید اہل از قسم نا دیدہ و نا شنیدہ
ہیں گو فقیر کو موافق مضمون ان دو بیت کے ہرگز خیال ایسے قیل و قال کا
نتھا کہ **بیت** من قصہ سکندر و دارا نخواندہ ام ؛ از من بجز حکایت
مہر و وفا مپرس ؛ اسواسطے کہ **بیت** ناف ما بر مہر او ببریدہ اند ؛
عشق او در جان ما کاریدہ اند ؛

تمہید تقریر دلپذیر بشیر و نذیر حسب الحکم خبیر و قدیر مقبول خالق مفید خلایق ؛ (۱۳۸)

چونکہ در مولا خرابی انتہا بمقتضای عالم البشری ہوای و بای ایمان ربائی از فرط
و تفریط برادران ناچشیدہ ذائقہ مذاق جانی و نارسیدہ بلطف قرآنی
سے از حد خرابی و پریشانی برپا ہوگئی لہذا بمقتضای خیر خواہی اسلام و اسلامیان
بمشورہ و اتفاق علمای نامی گرامی شہرہ آفاق و دور از آفت حسد و نفاق یہ نسخہ
نادر قوت بخش ارکان ایمان بتحریک شافی مطلق بطفیل رسول برحق ہر طالب

سلامتی دولت ایمانی کو اس مصیبت ناگہانی اور آفت ایمانی سے بچا وے اور عنایت
کلی عطا فرماوے آمین یا رب العالمین **تقریر دلپذیر بشیر و نذیر**
بظاہر ممتنع الوجود اور محال ہونے مین شریک الباری اور مثل رسول عربی
دونون برابر ہین گو درحقیقت ممتنع اور محال ہونے شریک الباری اور مثل رسول جناب
باری مین بڑا فرق ہے کہ شریک الباری ممتنع اور محال بالذات ہے اور مثل
نبی کریم ممتنع اور محال بالغیر ہے چنانچہ فرق مابین محال بالذات اور محال بالغیر کے
صاحب فہم سلیم طبع مستقیم پر بخوبی روشن ہے اگرچہ باعتبار نہ پائے جانے
وجود خارجی دائمی کے شریک الباری اور مثل رسول عربی بلا فرق دونو برابر معلوم
ہوتے ہین چنانچہ بعض حضرات کم علم کج فہم بلکہ بعضے اہل علم صاحب فہم نے
اس مقام مزلت الاقدام سے مغالطہ کھایا ہے اسواسطے کہ معدوم الوجود دائمی ہونے
مین شریک الباری اور شریک رسول عربی یکسان ہین حتّٰی کہ کسی صاحب نے بباعث
ممتنع الوجود ہونے شریک رسول عربی مانند شریک الباری کے دونو کو یکسان
صفات مین بھی جانکر رسول اللہ کو بھی غیب دانی وغیرہ صفات و خواص رحمانی مین
مثل خدا ٹھیرایا ہے معاذ اللہ منہا اور یہ خیال نفرمایا کہ مانند ذات بیچون وچگون اوس
تعالی و تقدس کے صفات اوسکے بھی بے مانند ہین چنانچہ در کتب عقاید یکجا کے

جو مرقوم ہے کہ لَا عَيْنُهٗ وَلَا غَيْرُهٗ یعنی صفات الٰہی نہ عین ذات الٰہی ہیں اور نہ غیر
ذات الٰہی ہیں یعنی علیحدگی صفات جناب باری کی ذات سے قطعاً محال
اور غیر متصور ہے۔ پس مخلوقات کو صفات خاصہ خالق میں کیونکر شرکت متصور
ہو سکتی ہے کہ باہم ذات و صفات مخلوقات میں مغایرت کلی اور جدائی کیفیت و
عین ضروریات سے ہے کہ ذات کو مرتبہ تقدم ذاتی کا ہے اور صفات کو مرتبہ
تاخر ذاتی کا ہے بخلاف صفات خالق کے کہ جو ذات بے مثل و بے مانند اسکے
بے مثل و بے مانند ہیں اور کسی صاحب نے باعث عدم احتمال مخلیت اور
نہ پائے جانے وجود مثل حبیب کریم کے خیال لازم آئے عجز و نقصان قدرت قادر (۱۴۰)
مطلق خدای برحق میں محض خام خیالی کو کام فرما کر مثل رسول کریم کے
اور دیگر رسول بالفعل موجود ہونا تجویز فرمایا اور یہہ لحاظ نکیا کہ مانع وجود مثل
نبی کریم کا حکم محکم آیۂ کریمہ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وغیرہ نصوص قرآنی ہیں یا کوئی اور امر ہے پس حسب حکم محکم قادر مطلق
مانع وجود مثل رسول برحق ہے تو معاذ اللہ منہا ممتنع الوجود ہونے مثل
اور مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیونکر نقصان و عجز قدرت
قادر مطلق میں متصور ہو سکتا ہے کہ قدرت شئے دیگر ہے اور خلق و پیدا کرنا

شئے دیگر ہے — چنانچہ اکثر آدمی کسی کام کرنے پر قادر ہوتا ہے اور بپاس ایفاء وعدہ سابق کے
اوس کام کو نہین کرتا ہے تو ہرگز گمان اس امر کا نہین ہوتا کہ یہہ شخص اس امر پر قادر نہین ہے
پھر جائے کہ جناب باری کہ سچا کرنیوالا تمام صادق الوعد کا ہے اور خلاف وعدہ پر نہایت
درجہ وعید شدید فرماتا ہے پس اگر بخلاف وعدہ اپنے کے نکرے تو کیونکر گمان نقصان کا
اوسکی قدرت قادرہ مین ہو سکتا ہے مثلاً زید نے قصد دہلی کا کیا بکر نے کہا مین بھی آتا ہون
بغیر میرے نجانا زید نے کہا اچھا اتفاقاً بکر کو عرصہ زیادہ ہو گیا اب زید حیران ہے کہ بپاس
وعدہ نہین جاتا گو صدہا طور کے رنج ونقصان گوارا کرتا ہے پس اس مقام پر کوئی گمان
نہین کر سکتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ زید روانگی دہلی سے عاجز ہے پس نہ پیدا کرنے مثل رسول کریم سے
بپاس وعدہ خاتم النبیین وغیرہ نصوص قرآنی کے عجز قدرت قادر مطلق خدای حق مین
کیونکر متصور ہو سکتا ہے کیا اوسکا وعدہ بندہ سے بھی کمتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ
خود ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پس عدم احتمال جود مثل رسول خدا سے
نہ ہرگز شرکت رسول اللہ کی خواص الٰہی مین لازم آتی ہے اور نہ کسی طرح کا نقصان قدرت
قادرہ قادر مطلق مین عاید ہوتا ہے عیاذاً باللہ دونو فریق نے از حد دہوکہ کھایا ہے
یا ناحق افراط و تفریط و خودنمائی کو کارفرما کے جملہ عوام بل بعض خواص کو خرابی دین مین
ڈال رکھا ہے فقط نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا گویا نہین جاتا

کہ جناب مولانا فرمودہ **بیت** حرص و خواہش مرد انا دان کند ❊ عقل را بے نور و

سرگردان کند ❊ حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو

باعث کمال اعتقاد دلی اور نہایت درجہ گرمجوشی محبت و ارادت قلبی از قسم بلہوسی اور

خام خیالی کے بخیال کمال زیادتی عظمت و شان و شوکت اوس صاحب رسالت خاتم نبوت

کے صفات خاصہ الٰہی مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو بھی شریک جانتے ہیں یہہ عقیدہ عین کفر ہے عیاذاً باللہ اور جو لوگ کہ ہمیشہ نابود و معدوم ہونے

اور معدوم رہنے مثل اور مانند جناب رسالت مآب بے مثل و بے مانند سے از راہ بد عقیدگی

اور نافہمی کے بخیال لازم آنے عجز در قدرت خدای برحق قادر مطلق کے مثل اور مانند رسول (۱۳۳)

رحیم جملہ صفات کاملہ اونکے میں اور دیگر رسول ہونا ثابت کرتے ہیں نیز محض کفر و ضلالت

و زوال ایمان ہے بچاوے اللہ تعالیٰ اس آفت ایمان بانسے ہر کلمہ گو کو آمین سبحان اللہ جناب مولانا

جامی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم ظاہری و باطنی نے کیا خوب جامع کلام واقع اوہام سے سرد و فریق

غریق گرداب نافہمی کو ایک ہی مصرعہ نعت سے معقول و ساد یا اور بنیاد عقیدہ حقہ کاملہ

بخوبی تمام قایم کر دیا کہ **مصرعہ** بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ❊ یعنی مدار ایمان و

اسلام کا اسپر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا سے کم اور تمام مخلوقات سے زیادہ جانے چنانچہ

تاج المفسرین و المحدثین صاحب تفسیر فتح العزیز نے در سورہ والضحیٰ بمقام اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

تمام ان ابیات کو کمال لطف سے بیان کیا ہے گویا مضمون خاتمیت نبوت آنحضرت صلے الله
علیه وسلم کو مثل نگینہ جڑ دیا ہے اور آب و تاب عالمتاب رسالت مآب کو تمام عرشی و فرشی پر
مثل آفتاب نصف النہار کے روشن کر دیا چنانچہ اول اوصاف با اوصاف آنحضرت
صلی الله علیه وسلم میں مفصل مرقوم ہو چکا ہے فقط **فائدہ** حیف صد حیف کہ بسیارے
از طبقات کم علم دور از انصاف و عقل حتی کہ بعضے حضرات خوش فہم منسوب بعلم
و فضل بھی در فہم مطلب کریمہ سورہ کہف ۱۶ پارہ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ میں بمقتضای عالم بشری یا از راہ غلطی یا خود ایسے طوفان نافہمی غوطہ
کھایا ہے کہ طبع آزمائی کو کام فرمایا کہتے ہیں کہ در حقیقت آدمیت و کیفیت بشری
و انسانیت میں ہم سب برابر اور آنحضرت صلے الله علیه وسلم خیر البشر ایں معاذ الله منہا
کہ اس قسم کے کلمات کفار بد اطوار بھی بے شمار قرآن مجید میں در پارہ ۱۸ سورہ مومنون
مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وغیرہ موجود ہیں اور سوای اسکے بھلا کہیں
بشر با بشر ساتھ خیر البشر بے شر کے صورتاً و تحریراً و لفظاً بھی یکسان اور برابر ہو سکتا ہے
سنا اور حقیقتاً او کیفیتاً کا کیا ذکر ہے کجا ذرہ کجا آفتاب کجا نقطہ کجا کتاب مصرع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ؛ بہم بر کنند
عاقبت کفر و دین ؛ **بیت** صفا ہست در آب و آئینہ نیز ؛ ولیکن صفا را بباید تمیز

[illegible]

انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرة واصيلا

یعنی بظاہر بڑی صورت صفائی مین صفائی پانی اور صفائی آئینہ برابر ہے مگر ہان
درحقیقت صفائی اور ہے اور صفائی آئینہ اور ہے چنانچہ پھول ہونہین گل گلاب
باآب و تاب اور نیز دیگر پھول باتاب برابر ہین مگر ہان گل گلاب کچھ اور ہے جیسے شرمندہ
کن تاب آفتاب جناب رسالت مآب کچھ اور ہین اور دیگر ابنیا علی نبینا علیہم السلام باآب کچھ
اور ہین گو نبی اور رسول ہونہین سب ابنیا علیہم السلام برابر ہین جیسا کہ یہ سورہ توبہ و
فتح وصف هو الذي ارسل رسوله بالهدى تا آخر معہ دیگر آیات بینات کے
اس عالیجاہ پر کمال آب و تاب کما حقہ گواہ ہے ترجمہ یعنی وہی اللہ ہے بڑی عظمت اور شان
والا جسنے بھیجا اپنے رسول کو واسطے ہدایت مخلوق کے دین حق دیکر تا کہ وہ رسول (۱۴۴)
اوپر کر دے اس دین حق اور غالب کو اور سب دینون سے اور واسطے ثبوت اس عالی حقیقت
کے اسی کی گواہی کافی اور وافی ہے گو پڑے پڑا مانین منکر فقط اگرچہ از قسم جھوٹا
ہو تھہ بڑی بات ہے مگر ہان از غیب عطا شدہ کو بعینہ قلمبند کرنا پر ضرور ہے غالبا صاحب
فہم حق پسند بدل پسند فرمائین اور نیز خود پسند از نجاست بدگمانی و نافہمی پاک
ہو جائین یعنی انما انا بشر مثلکم از قسم جنس ہے جیسے حیوان اور یوحى الى
فصل ہے جیسے ناطق پس جیسے افضل ہونا ذات و صفات مین سے انسان کا
نرے حیوان سے جو از راہ جنس جملہ حیوانات ذلیل و خوار مثل بیل وغیرہ کو شامل ہے

سب پر بخوبی روشن ہے جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** غیر فہم و جان کہ در
گاو و خر ہست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛ ایسا ہی بلکہ زائد اس سے افضلیت
اور مقبولیت جناب خاتم رسالت بلکہ ہر صاحب کرامت اور ولایت جو کمتر از ذرہ
اوس آفتاب رسالت مآب کے ہین بنی نوع انسان سے از عرش تا فرش سب پر بخوبی
ظاہر اور باہر ہے تو آنحضرت معدن نبوت کے عالی درجہ اور بلند مرتبہ ہونیکا کیا ذکر ہے
کہ وہ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے بھی افضل و اشرف
بنی نوع انسان ہین نہ افضل ہین چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہین **بیت**
باز غیر عقل و جان آدمی ؛ ہست جانی در نبی و در ولی ؛ پس اسی صورت مین افضلیت اور افضل
اور مقبولیت اکمل اوس جان جہان و اروی ایمان تہ اعلی فاز مدارج فکان قاب
قوسین او ادنی فخر انبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ مطلق نوع انسان و بشر سے
جو گویا از قسم جنس ہے کرورون درجہ بل بحید و بے عد مرتبہ ہر کس و ناکس پر روشن تر
از آفتاب روشن ہے مگر ہان اگر کوئی تاریک دل گم کردہ منزل اوس افضل رسل کی جلوہ
جنس و کل محبوب خدای عزوجل کا عالی درجہ نہ سمجھے اور تاب دید اوس آب و تاب
آفتاب عالمتاب کی نہ لا سکے تو یہ اور بات اور ہے کہ ہرگز اس سے اونکی عظمت اور افضلیت
مین معاذ اللہ منہا کچھہ نقصان نہین آتا **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را

ف
یہ بھی کہا ہے کہ بلال اور بھی ہر ناکس و ناکس کو ... جو ... کہ افضل ہے ... افضل ہین تو آنحضرت ... تمام انبیا علیہم السلام سے بھی ... افضل ہین کیونکہ ... جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** ... ۱۲

چہ گناہ است ؛ اور بلاشک سنگدلی اور سیاہ قلبی ہر خوار زار فریفتہ محبت دنیا مردار کی
مانع دیدار تاب دار رسول مختار مقبول پروردگار ہے **بیت** سست چشمانیکہ از تاب
جولان کنند ؛ کی طواف مشعل ایمان کنند ؛ درحقیقت جسکی کہ اصل دید باعث
نقصان اور فتور درحقیقت دید کے لایق دیدار انوار پروردگار کے نہو تو وہ بلاشک
وشبہہ معذور اور مجبور بلا قصور ہے جیسے چمگادڑ کہ روشنی آفتاب سے اوسکی آنکھ ہی نہین
کھل سکتی ہے دیکھنے روشنی کا کیا ذکر ہے اسیواسطے اللہ والے جو دولت آفتاب انوار جناب
رسول مختار سے بے نصیب اور محروم ہین اونکو بھی برا نہین سمجھتے بلکہ اونکے حال پر اختلال پر کمال ملال اور
تاسف فرماتے ہین کہ یہہ لوگ بڑی نعمت سے محروم ہے قابل رحم ہین اور خود ظاہر ہے کہ بیمار گرفتار ۱۴۶
عارضہ بخار کو لذت مٹھائی اور لطف ترشی سے کیا سروکار ہے جیسے گندہ دماغ کو سیر باغ
اور چشم صدمہ رسیدہ کو روشنی چراغ صد گونہ ناگوار ہے اور درحقیقت مشابہت افضلیت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسان کے صرف صورت افضلیت رسول انس و
جان پر انسان مین ہے نہ حقیقت افضلیت مین ورنہ کجا حقیقت و اصل افضلیت
رسول مقبول ہر دو جہان بر انسان و کجا افضلیت انسان بر حیوان کہ فرق زمین و
آسمان کا ہے **مصرعہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ جیسا مولانا فرماتے
ہین **نظم** گر بدیدے حس حیوان شاہ را ؛ پس بدیدے گاو و خر اللہ را ؛ غیر فہم و

وفہم وجان کہ در گاو خر است ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛ باز غیر عقل
و جان آدمی ؛ ہست جانی در ولی و در نبی ؛ گر بصورت آدمی انسان بدے
احمد و بوجہل پس یکسان بدے ؛ آن یکی شیری کہ آدم میخورد ؛ وان یکی شیری کہ آدم میخورد
ناکسان را دیدہ بینا نبود ؛ نیک و بد در دیدشان یکسان نمود ؛ ہمسری با انبیا
برداشتند ؛ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ؛ گفت اینک ما بشر ایشان بشر ؛
ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور ؛ این ندانستند ایشان از عمی ؛ ہست فرق
درمیان بے منتہی ؛ این خورد گردد پلیدی زو جدا ؛ وان خورد گردد ہمہ
نور خدا ؛ این خورد زاید ہمہ بخل و حسد ؛ وان خورد زاید ہمہ عشق احد ؛ ١٤٧
اور چونکہ دین محمدی بعد دین عیسوی کے ظاہر ہوا اور بعضے عیسائی بمقتضای عالم بشری
یا بواسطہ وساوس شیطانی یا خطرات نفسانی یا ناواقفی از حکم ربانی کی
حضرت عیسی کو حسب کریمہ آخر پارہ ۶ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ
ابْنُ مَرْيَمَ وایضا کریمہ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ونیز کریمہ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ
انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ؎ خدا اور بعضی خدا کا
بیٹا کہتے تھے اور بعضی تین خدا کہتے تھے ایک خدا حقیقی کو اور ایک حضرت عیسی
علیہ السلام کو اور ایک روح القدس کو سواے خدا ے برحق کے سب کلمات بیہودہ

اور کفر کو رد کرکے فرما دیا کہ مسیح جو حق وہی اکیلا خدا ہے پاک ہے اولاد سے اور
دو تین ہونے اپنے مثل سے تمھارے حق میں یہی بہتر ہے کہ ہرگز تین خدا اور عیسی کو بیٹا خدا کا
نہ کہو کیونکہ یہہ کفر صریح اور شرک قطعی ہے معاذ اللہ منہا بلکہ حضرت عیسی بندہ اور رسول خدا
کے ہیں لہذا خداوند کریم حکیم و رحیم نے ازراہ کمال عنایت و غایت شفقت بحال امت
محمدیہ کہ مبادا ان بدعقیدوں کے کفر اور شرک کی بو باس انہیں بھی آجاے اور یہہ نجاست
بدگمانی انکے دلمین ایسی سما جاے کہ پھر نکلنا اوسکا دشوار ہو جاے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ اے محمد کہدو اپنی امت سے کہ مجکو ہرگز خالق اور خدا نجانیو
بلکہ مخلوق اور بندہ خدا ہی کا میں مثل اپنے سمجھو خبردار ہرگز مجکو خدا تصور نکرو بلکہ کبھی ۱۴۸
یہہ کلمہ زبان پہ نلانا کہ یہہ شرک تو یہی ہے اور شرک سے خدا بہت بیزار ہے کہ مستحق انواع
عذاب نار ہے فقط اسیواسطے کہا ہے مصرعہ نبخشیگا خدا مشرک کو مطلق
جیسا کہ کہا ہے سورہ نسا پارہ ۵ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ترجمہ یعنی اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا شرک کرنیوالیکو اور سوا اوسکے اور کیسا ہی
گنہگار ہو اوسکو بخشیگا فقط ارشاد ہے ہاں بیشک میرا تمھارا اللہ خالق مطلق وہی ایک
خدا ہی برحق ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور سوا اوسکے اور کسیکی بندگی اور پرستش و نہین
چنانچہ اسی قسم کی ہدایت کرنیکو مجھے نبی آخر الزمان اور ختم الانبیا بنایا اور پھر سورہ

(۱۴۹)

والنجم وغیرہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی تا آخر انواع اور اقسام کی رحمت و
عنایت اور وحی مجید نازل فرما کر سب اہل شرف سے زیادہ مشرف و ممتاز فرمایا
لہذا جملہ انسان کامل الایمان بل سب انبیا علیہم السلام اور تمام ملائکہ مقربین سے بھی
بدرجہا اعلی و اشرف و افضل ہوں اگرچہ صرف بمشارکت صورت جسمی اور تجسید
اسمی کے شرکت ساتھہ ہر آدمی کے بھی رکھتا ہوں نہ بعنوان حقیقت انسانی و کیفیت
روحانی کے جیسا بالا مذکور ہے ف اور جناب باری نے بلفظ قل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسواسطے ارشاد فرمایا اور خود کو گمراہونکو گمراہی سے باز رکھا کہ جو کوئی ازراہ
کمال اعتقاد دلی یا خوشامد ظاہری کسیکی نہایت درجہ تعظیم کرتا اور غایت مرتبہ کے
الفاظ تکریم کہتا ہے تو اوسکی غرض اصلی کمال خوشنودی اور رضامندی شخص
ممدوح کی ہوتی ہے مگر جب وہ ازراہ ناخوشی منع کر دیتا ہے کہ خبردار ہرگز ایسے کلمات
و تعریفات پھر نکہنا ورنہ ہم بہت ناخوش ہونگے بل سزا دینگے تو یہہ شخص بلا زم ہمہ
یا معتقد عزیز ہو یا قریب دوست ہو یا خیرخواہ ہرگز اوس قسم کے الفاظ بھولکر بھی
زبان پر نہیں لاتا اور جو سوای ممدوح کے کوئی اور منع کرتا ہے تو ہرگز باز نہیں آتا
اس خیال سے کہ اگر ممدوح ایسی تعریف و تعظیم سے ناخوش ہوتے تو خود منع
کر دیتے ف بلا شک بحث و کلام اس ناجائز شریعت غرا میں کرنا باعث انواع

حضرا بی وارین سے ہے جیسے کہ بحث و کلام کرنا ذات و صفات خالق کائنات اور
آنحضرت اشرف موجودات اور مشاجرات باہم صحابہ بابرکات اور مسائل جبر و اختیارات
وغیرہ امورات غیر ضروری شرعی ہین کہ جسمین شارع نے بحث و کلام کرنا اور دلائل
عقلی کے دخل دینے کو قطعاً منع فرمایا ہے سراسر موجب ضلال و زوال ایمان و
اسلام کا ہے چنانچہ بہت گروہ علما و حکما سابقین کی کشتی نافہمی اور عقل آرائی
کی اس گرداب مین ایسی ڈوبی کہ پھر پتہ و نشان نہ لگا کہ کہاں ڈوبی کہاں گئی
بیت درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار :: کہ پیدا نشد تختہ بر کنار :: جیسا کہ
سرآمد علما و فضلا اسم جلیل القدر و صلحا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی (۱۵۰)
اس قسم کے کلمات سے منع فرمایا ہے القصہ دیکھو کہ بحث در ذات و صفات جناب
سرور کائنات علیہ الوف تحیات مین بدولت کج فہمی کسان نافہم اور خیالات توہمی
حضرات ہوا پرستان خود آرا کے شدہ شدہ کہا نسے کہانتک نوبت پہونچی کہ کسی کو
کو مثل و مانند اوس بے مثل و بے مانند ختم الانبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا کے جملہ
صفات کاملہ مین ثابت اور موجود ہونیکا اقرار بجال اصرار و اعلان اور شہرت
دہی کی کرنا زیادہ تر فرائض پنجگانہ سے بھی فرض وقت ہو گیا حالانکہ خدا نے
اوس سایہ خدا سرا پا نور و ضیا کا سایہ بھی نہ رکھا کہ مبادا کوئی گرفتار وہم و خیال

ف

[illegible] جیسا کہ جناب مولانا [illegible] [illegible]

دور از حقیقت حال اوس محبوب ذو الجلال کے مثل اور مانند ہونیکا کہیں وہم و خیال

کرے اور ناحق اس بلا میں مبتلا ہو جاے اور سرمایہ زندگی و بندگی کو برباد کرجاے

پس اور دوسرے نبی مانند و مثل اوس بے مانند و بے مثل کے موجود ہونیکا کیا ذکر ہے خوش گفت

ہر گفت **نظم** یہہ تھی مرجو اوسکے سایہ نتھا ؛ کہ رنگ دوئی وان سمایا نتھا ؛

عجب کیا جو اوس گل کے سایہ نہو ؛ کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو ؛

والله علیم یہہ بلا قہر خدا ان حضرات تابعداران ہولکے کیونکر دست بردامان جان ہو گئی

اور یہہ نجاست بد عقیدگی خواری دارین کی کیسی انکے دل و جان میں سما گئی کہ گویا سیاہ

وسفید کی تمیز قطعاً جاتی رہی مقام کمال افسوس کا ہے کہ جو کوئی کسیکا اوستاد (۱۵۱)

یا پیر صاحب ارشاد ہوتا ہے تو اوسکے اعتقاد کامل میں در تمام جہان ہرگز اوسکے

اوستاد اور پیر کی برابر نہیں ہو سکتا گو اوس شہر میں در حقیقت ویسے بلکہ بہت

افضل اور بہتر اوس سے ہزاروں ہوتے ہیں اور در حقیقت بغیر ایسے اعتقاد کامل

کے شاگرد کو اوستاد اور مرید کو پیر سے ہرگز فائدہ مقصود نہو گا مگر حیف و صد ہزار

حیف کہ جنپر یہہ حضرات ایمان لائے اور اونکی امت تابعدار ہونیسے اور سب

امت سے بہتر کہلائے جیسا ۴ پارہ میں ارشاد ہے کنتم خیر امۃ

یعنی ای امت محمدیہ تم سب امت سے بہتر ہو اور نیز اوسکے بے مانند و بے مثل ہونیکا

[illegible]

اللہ تعالی انجیا سچا قسم المجید مین ارشاد فرمایا پھر باوصف اظہار کمال اعتقاد اوپر
رسول ربانی اور بنابیت دعوی اتباع سنت اوس محبوب سبحانی کے کیونکر
ہوا پرست اوس بے مثل و بے مانند کے چند مثل و ہمانند ثابت کرتے شہرت دیتے
ہین تو اس سے زیادہ رسوائی اور خواری اور کیا ہوگی ہان شاید ان حضرات کو بہزار
بانواع نافہمی گرفتار کے کان و زبان سے سوای اور آیات بینات کے جو صاف
صاف کمال اوصاف با اوصاف اور خاتمیت نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
کما حقہ ناطق ہین کریمہ خَاتَمَ النَّبِيِّين بھی نہین گذری یا دیدہ و دانستہ
(۱۵۲) نا دیدہ و نا دانستہ ہو کے برباد گئے ورنہ ہیچ آفت و مصیبت نادیدنی و ناشنیدنی
مین مبتلا ہو کر ہرگز سرمایہ زندگی و بندگی کو بکوی نادانی گم نکرتے اور بارصد ہا خواری
و ذلت دارین کا سر ارادت پر نلیتے بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو بلای خواہش
نفس و ہوای ایمان ربا سے آمین اسیطور کسی فریق کو خاص خواص غیب دانی اور رزق
رسانی وغیرہ صفات رحمانی مین رسول ربانی کو بھی شامل کرنا واجب و لازم ہو گیا
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا شاید ان حضرات نے بھی سوای
اور آیات بینات کے جو دال اوپر خاص ہونے صفات غیب دانی اور رزق رسانی وغیرہ کے
ذات خداوند کریم پر ہین کریمہ پارہ ۷ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ تا آخر

وکریمہ سورہ اعراف ۹ پارہ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور کریمہ
سورہ نمل پارہ ۲۰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا آخر کو بھی تلاوت نہیں کیا یا
ارشاد عرفانی پر یقین کامل حاصل نہوا عیاذاً باللہ ورنہ دیدہ و دانستہ ایسی ناقہمی کو کام
نفرماتے اور ہرگز خواری و بدنامی کو نہیں سر پر لیتے چنانچہ جناب باری نے از راہ کمال
بندہ نوازی اور نجات دہی آفات ارضی او سماوی سے برای دفع وساوس نفسانی اور
رفع خطرات شیطانی انسانی کے خود فرمادیا کہ سب کنجی علم غیب کی خدا کے پاس ہین کہ سوا
خدا کے ہرگز کوئی علم غیب سے آگاہ نہین فقط ترجمہ کریمہ اول حتی کہ رسول ربانی سے بھی
کہوا دیا کہ کہدو ای محمد خبردار مجکو غیب دان نجانو اور ہرگز خواص خداوندی شامل
نکرو اگر مین غیب دان ہوتا تو جابجا صدمات او آفات جسمانی سے بچتا مین تو صرف ڈرانیوالا
شدت عذاب دوزخ اور خوشخبری سنانیوالا انواع قسم راحت جنت کا ہون فقط
ترجمہ کریمہ دوسرا تو کہدا ای محمد نہین ہے کوئی زمین و آسمان مین غیب جاننے والا سوای
اللہ کے فقط ترجمہ کریمہ تیسرا بلاشک ہوا پرستی خدا پرستی کو چہڑاتی گمراہ کرتی ہے اور
چشم از حق بینی اور گوش از حق شنوی اور دل از حق فہمی بند کر دیتی ہے موافق
ارشاد کریمہ سورہ ص ۲۳ پارہ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ تا آخر یعنی
ای داود ہمنے تکو اپنا نائب کیا زمین مین پس حکم کر و آدمیون مین ساتھ حق پرستی اور

(۱۵۳)

انصاف کرے اور ہرگز ہوا پرستی کے گرد نجاوے کہ ہوا پرستی راہ حق چھڑاتی ہے گمراہ کرتی
ہے فقط چنانچہ جناب مولانا بھی فرماتے ہین **ابیات** گوش سر بربند از ہزل و دروغ
تا ببینی شہر جان با فروغ ❊ پنبۂ وسواس بیرون کن ز گوش ❊ تا ز گردون
آیدت در دل خروش ❊ چشم بند و گوش بند و لب ببند ❊ گر نبینی سر حق
بر من بخند ❊ پس جب خودی اور ہوا پرستی کا انبیا علیہم السلام کے ساتھ جو اشرف
مخلوق اور معصوم و بے گناہ ہین یہہ معاملہ ہے کہ خداوند کریم اونکو تنبیہ تام فرماتا اور
ڈراتا ہے اور دیگر تمام مخلوق کا جگر پانی سا بہا جاتا ہے تو سمجھو ہم ہوا پرستوں کا یہان کیا ٹھکانا ہے (۱۵۴)
کہ جنکی رات دن خود رائی اور انواع گمراہی مین گذرتی ہے سچ ہے کہ جس آندھی سے بڑے بڑے
درخت اوکھڑ جاتے ہین جڑ اکھڑ جاتے ہین اور بڑے بڑے چھپر مثل پتے درخت کے اوڑ جاتے ہین
تو اور گھاس پھوس کیونکر بچ سکی خود سمجھ جائین جیسا مولانا فرماتے ہین **ابیات**
باد در مردم ہوا و آرزوست ❊ چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ❊ تا ہوا
تازہ است ایمان تازہ نیست ❊ کین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ❊ خلق
در زندان نشستہ از ہواست ❊ مرغ را پرہا ببستہ از ہواست ❊ چشم شحنہ
شعلۂ نار از ہواست ❊ رفتہ از مستوریان عار از ہواست ❊ ذرا آنکھ
کھول کے ہوش مین ہو کر دیکھو آخر خود بینی خدا بینی اور ہوا پرستی نے مردود گروہ

باشعور مسطور بالا اختلاف علما جمہور کو کیسا تہ و بالا کر کے زیر و زبر کر دیا اور تمام خاص و عام اہل
اسلام میں در خود نمائی انگشت نما کر دیا فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس ڈرو اور خوف پکڑو
اے صاحب دانش و بینش کے اس آفت خود پرستی سے اور مت گھمنڈ کرو اپنے علم و عبادت پر کہ
در حقیقت بے توفیق خدا نہ علم و عبادت اور عالم و عابد و زاہد ہونا راہ حق نما نہیں ہوتا ورنہ
ابلیس جو وہ معلم الملکوت سے زیادہ کوئی راہ حق نما پاتا اور مقبول جناب کبریا ہوتا کہ وہ اوحد
عالم اور عابد و زاہد تھا حتی کہ اوستاد سب فرشتوں کا تھا دیکھو آخر خود بینی خدا نہ بینی نے
اوسکو کیسا کھویا کہ ہر کس و ناکس ہر دم اوس خر بے دم سے پناہ مانگتا اعوذ پڑھتا ہے
یعنی جناب باری نے بلا حیلہ سرکشی اور خودستائی اوس سرکش کی نافرمانی رحمانی کر کر (۱۵۵)
مقولہ کریمہ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ کہہ کر کیسا اوس
بے ادب مستحق غضب کو زیر و زبر کر دیا اور طوق لعنت حکم کریمہ سورہ حجر و ص قَالَ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ تا یوم قیامت
اوس گردن کش کی گردن میں ڈالکر ہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا **بیت**

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے سے ؛ اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو جھک مارا

یعنی شیطان جو اوستاد اور مصحب فرشتوں کا تھا جب غرور اور خود پسندی اور خود بینی نے
اوسکو مدہوش کر دیا تو پروردگار نے اوسکے غرور کو توڑ کر ہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا

سوال

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ صاحب نے باظہار قدرت خود بدولت کے حضرت آدم علیہ السلام
بکمال عزت دیگر فرشتوں نے سجدہ کرلیا مگر ابلیس نے ازراہ سرکشی خود پرستی جب سجدہ نکیا
تو جناب باری نے فرمایا کہ تونے عدول حکمی ہماری کیوں کی یا ازراہ غرور اور تکبر کیا تو
آدم سے افضل اور بہتر ہے کہا میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجکو تونے آگ سے پیدا کیا اور
آدم کو مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے تو افضل کمتر کو کیونکر سجدہ کرے فقط سبحان اللہ
کیا خوب جبکا کھانا اوسکو گھرانا پس شان عظمت و جلال ذو الجلال کی جلال میں آگئی
گویا ابلیس کی کمبختی تا روز قیامت آگئی پس جناب باری نے عتاب فرمایا کہ تو ہمارے بہشت سے
نکل کہ باعث نافرمانی کے تو مردود ہوا او دھتکار اگیا قیامت کے دن تک فقط چنانچہ مولانا
بھی فرماتے ہیں **ابیات** علت ابلیس انا خیر بودہ است ؛ وین مرض در نفس ہر مخلوق
ہست ؛ علم چون بر دل زنی یاری بود ؛ علم چون بر تن زنی ماری بود ؛ ای بسا
عالم ز دانش بے نصیب ؛ حافظ علم است آنکس نے حبیب ؛ صد ہزاران فضل
دارد از علوم ؛ جان خود را می نداند آن ظلوم ؛ در حقیقت غلبہ خواہش نفسانی
اور حالت انسانی کے چندان مقام تردد اور تعجب کا نہیں ہے جیسا کہ جناب باری بقولہ
حضرت یوسف محبوب سبحانی کو تنبیہا اور ہدایتا برای امت محمدیہ کے در سورہ یوسف
ارشاد فرماتا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ تا آخر یعنی اور میں پاک

کہتا اپنے جی کو کہ وہ سکہاتا ہے برائی مگر رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب بخشنے والا
مہربان ہے فقط پس ہر گز نفس کے کہے پر چلنا روا نہین جیسا مولانا بہی فرماتے ہین
ابیات گر نماز و روزہ میفرمایدت ؛ نفس مکار است مکری زایدت ؛
مصحف و سالوس او باور مکن ؛ خویشتن با همسر و همسر مکن ؛ بت شکستن
سہل باشد نیک سہل ؛ سہل دیدن نفس را جہل است جہل ؛ الغرض
خودی و ہوا پرستی کا نرالا رنگ ڈہنگ ہے کہ کہین کچہہ رنگ ہے اور کہین کچہہ
ڈہنگ ہے ہر کس و ناکس ابلیس ہمسنگ سے تنگ اور دنگ ہے پس **بیت**
دشمن راہ خدا را خوار دار ؛ دزد را منبر منہ بر دار دار ؛ اور تماشا دیکہو کہ خود رائی
اور سخن آرائی جہال مستحق وبال نے کہ جنکو سمین اور ثمین مین بہی تمیز نہین ہے
کہانتک نوبت پہونچائی کہ صبح و شام ہر خاص و عام باعلان تمام کہتے پہرتے
ہین کہ چارون مذہب حقہ کہ اصل اونکی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے
اور تمیز اونمین لاکہون علمار کامل اور اولیای اکمل محدث و مفسر گذرے ہین
باطل ہین بلکہ بکمال بے ادبی چارون اماموںکو جو مقتدای خلق اللہ ہین اور آیۃ
من آیات اللہ ہین یاد کرتے ہین معاذ اللہ منہا سبحان اللہ سعدی اہل حق نے
حق فرمایا **ابیات** زجاہل حذر کردن اولی بود ؛ کزو ننگ دنیا و عقبی بود ؛

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش ؛ نیامیختہ چون شکر شیر باش ؛ سر جاہلان پر سر

دار بہ ؛ کہ جاہل بخواری گرفتار بہ ؛ اور جو کسی صاحب اہل علم نارسیدہ بمرتبہ

اجتہاد نے بمقتضای عالم البشری اسباب مین کچھہ گفتگو اور طمع آزمائی اور خودنمائی

کو اگر کام فرمایا ہے تو وہ بات کچھہ اور ہے کہ ایسے عالم کو اوسکے جاہل خیال پر عمل کرنا

نچاہیے اور نیز اوسکے جواب بمناسب بھی اہل علم نے از قسم جواب ترکی بترکی دیے

ہین مگر ہان درحقیقت محقق اور محدث اور مفسر کامل محبت خدا جان باذل تقوی شعار

بحال پرہیزگار صاحب اجتہاد کو البتہ یہہ رتبہ حاصل ہے کہ اگر خود کسی امر کی

پیروی اور تقلید نکرے تو روا ہے مگر ہان عوام کو اس بات کی ہدایت اور تاکید

کرنا ہرگز ہرگز روا نہین کہ وہ بیشک راہ حق سے رہجاینگے اور صدہا خرابی مین

پڑجاینگے حسب مضمون اس شعر کے ؛ **شعر** گرچہ المجذوب از حق آگہ

است ؛ تابع المجذوب بیشک گمرہ است ؛ چنانچہ سر امد محدثین و

مفسرین شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز و غیرہ اہل خاندان کہ جن ذی شان

عالیخاندان کی بدولت تمام ہندوستان دولت و نعمت حدیث و قران والا شان سے

مشرف اور دولتمند ہوا اونکو البتہ یہہ رتبہ حاصل تھا کہ اگر چاہتے تو بقوت

علم قرانی اور حدیث دانی اور صفائی باطنی کے پیروی کسی مذہب کی نکرتے

(۱۵۸)

تو بجای خود رو انتھا مگر تاہم اون سب مقتدایان زمان نے ہرگز نہ خود بتقیدی
اختیار کی اور نہ کسی گروہ خاص و عام مین اسکی شہرت دی اور ہدایت کی پس
اگر وہ اہل حق بتقیدی اور عدم پیروی مذاہب اربعہ کی حق جانتے تو ہرگز اوسکی
شہرت اور ہدایت مین کوتاہی نفرماتے اور گمراہی تمام مخلوق الہی کی کہ سارا جہان
مقلد مذاہب اربعہ کا ہے اصلا گوارا نکرتے جیسا کہ تمام ہندوستان بل عربستان
اونکے کامل الایمان اور فن حدیث و تفسیر نہایت ماہر ہونے پر اعتقاد کامل ہے
حالانکہ وہ سب خود حنفی مذہب تھے اور باوصف حنفی مذہب ہونیکے بحکم قدر جوہر جوہری
شناسد ہمیشہ از بس مداح و ثنا خوان ہر چہار امام و مذاہب اربعہ کے رہے خصوصا
مذہب حنفی کے پس بلا شک بیہ چارون امام ہمچو ارکان اربعہ عناصر واسطے قوام وجود
اسلام کے کما حقہ ناصر اور رونق افزا ہوئے کہ لاکھون بل بیحد و شمار مسائل قرآنی
اور حدیث رسول ربانی باعانت و عنایت ایزدی و توجہات محمدی بواسطے قوت
علمی اور تقویت کمال باطنی کے نکالکر ہزارون مسائل فقہ اور کتب فقہ بیان فرما
اور راہ حق طالبان حق کو دکھا گئے ورنہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے راہ حق
پانا کار خواص کا بھی نتھا چہ جای عوام گرفتار اوہام مصداق کریمہ اولئک
کالانعام کا چنانچہ تاج المفسرین و المحدثین شاہ صاحب ممدوح نے بہت

مقام پر وصف ائمہ اربعہ عالیمقام کا فرمایا ہے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ در تفسیر عزیزی
سورہ سبح اسم ربک کلمہ فصلی کے بکمال عمدگی کیا عمدہ نکتہ اجتہادی حضرت امام اعظم رح
سے نقل فرمایا ہے جسکا جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر میں گنجایش ایسے مراتب کی تحریر کی
نہیں چنانچہ لاکھوں مسئلے و نہر روایات کتب فقہ سے لکھے جاتے ہیں اور کوئی آیت
و حدیث بغیر روایات فقہ کے مرقوم نہیں ہوتے شاید حضرات مدعی عدم تقلید نے
فتوی کا نام بھی دیکھا سنا نہیں پس علاوہ تقریرات علمی کے ای حضرات
خوش فہم از راہ راست گذشتہ براہ بیراہی در ساختہ ذرا درست فہمی اور حق
بینی کو کام فرماکے خود رائی کو بالای طاق رکھدو اور خوب غور کرو کہ جہان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم موجد اسلام و ایمان پیدا اور نبی ہوئے اور قران مجید سی
روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب آپ پر نازل ہوئی اور سارے جہان میں
وہانکی بدولت دولت علم قرانی اور حدیث رسول ربانی پہونچی اور چشمہ اسلام
و ایمان کا تمام عالم میں جاری اور ساری ہوا اہل سارے جہان کے علما و فضلا
اور اولیاء اللہ اور غوث اور قطب اور ابدال اور اوتاد ہر سال بزیارت بابرکت
وہانکے مشرف ہوتے چاروں مصلے موجودہ ائمہ اربعہ پر نماز ادا کرتے رہتے لیکن اجتک
کوئی ایسے صاحب علم علمای کاملین مفسرین و محدثین و محققین حرمین شریفین

(۱۶۰)

ہزارہا اللہ شرفا سے پیدا نہیں ہوئے جو خلاف حدیث رسول اللہ اور کتاب اللہ کی جنکی چارون
مصلاون ائمہ اربعہ کو قایم نہونے دیتے اور ان چارون مذاہب حقہ کا ابطلان کرتے اور
نہ دیگر علماء ہر ولایت کو اسقدر استعداد علمی اور پیروی دینی حاصل تھی جو اس باب مین
کلام کرتے اور نام تقلید صفحہ جہان سے مٹاتے نعوذ باللہ من ہذا البلاء کہ یہہ سب خرابی اور
بربادی ناقہمی اور خود رایی نے برپا کی ہے بچاوے اللہ تعالی اس آفت سے ہر کلمہ گو کو
آمین چنانچہ فقیر علیہ وعظ قران المجید و حدیث شریف جناب مولانا و مخدومنا مقتدا
خاص و عام فخر خاندان کرام جناب حاجی محمد اسحق صاحب خاتم المحدثین کہ ہیچو
(۱۶۱) نگین بر خاتم رونق دہ جملہ علماء محدثین و مفسرین کاملین ہندوستان کے تھے
سالہا سال وہان رہا چنانچہ ہر حال و قال جلسہ وعظ مین وقت بیان مسائل دینیہ کی کمال
تاکید پیروی مذاہب اربعہ خصوصا مذہب حنفیہ کی فرماتے تھے اور بجز اہانت طریقہ
بے قیدی عوام گرفتار اوہام کی کبھی کوئی حرف اوسکی مدح کا ارشاد نفرماتے اور کوئی
مسئلہ بجز سند کتب فقہ صرف حدیث شریف سے نقل و ارشاد نفرماتے چنانچہ ایکبار روبرو
فقیر کے در مدرسہ پورانے کسی نے ایک مسئلہ فقہ کا پوچھا جواب فرمایا جب وہ لکھنے لگا
تو فورا کوٹھری کتب خانہ سے کتاب فقہ لاکے وہ مسئلہ نکالکر اوسکے آگے رکھدیا کہ اسی سے
نقل کرو فقط اس سے یہان کمال احتیاط جناب ممدوح اور کمال علم فقہ بارکت

سمجھنا اور سوچنا ہے پس چاہئے بکمال تعجب ہے کہ محدثین کامل اور مفسرین اکمل جنکے

سبب سے ہندوستان میں رونق علم قرآنی اور حدیث دانی پہلے ہوا تو اونپر علم فقہ کے

یہ اعتقاد بدل ہے اور بہت عوام گرفتار اوہام بل خواندہ برای شہرت و نام کا یہ

حال ہے کہ بزبان اغوای ہواپرستان اہانت مقتدایان زمان چون لقمہ لذیذ

در دہان ہے اور ہر وقت ترغیب بیقیدی اور حقارت علم فقہ او فقہا کو زبان سے

گوہر بہہ دولت ایمان کا نقصان و زیان ہے پس مقام غور ہے کہ ہندوستان میں

جو صاحب انکو بڑا محدث و محقق و متقی و موحد اور شاگرد اوس خاندان عالی کا

جانتے بکمال تاکید عموما بیقیدی کو عوام الناس میں رواج اور رونق دیتے میں

اور علم فقہ اور فقہا اور چاروں امام صاحب اجتہاد کی حسد ا برائی کرو

فرماتے ہیں بل انواع قسم کے فتنہ و فساد آوری اسور و بیشی عوام الناس

میں ڈالتے ہیں جیسی کہ جماعت ہر مسجد کی ٹوٹ گئی اور باہم انواع قسم کے

پھوٹ پڑ گئی اور جیسی تاکید شدید اہتمام و انتظام جماعت میں شرع کی ہے

سبکو خوب معلوم ہے او سپر لطف یہ ہے کہ بہزار اصرار اور بکمال گرمجوشی

شاگردی جناب محمد روح کا بھی روبرو ہر کس و ناکس کے پیش کرتے ہیں در حقیقت

اس لباس میں مخلوق الہی کو زیر و زبر فرماتے ہیں معاذ اللہ منہا

(۱۴۳)

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؎ بحال خوف حکم حاکم برحق سے دل کا پل جگر
پانی سا بہا جاتا ہے کہ مبادا یہ حضرات دور از راہ حق نا حق مصداق کریمہ سورہ روم
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ تا آخر و کریمہ ۸ پارہ سورہ انعام وَاِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ
بِاَهْوَائِهِمْ تا آخر نہو جائیں اور سرمایہ زندگی و بندگی کھیں برباد نکر جائیں ترجمہ
کریمہ اول یعنی جنھوں نے پھوٹ ڈالی دین میں اور ہوگئے اونمین بہت گروہ ہر فرقہ
جو مذہب اونکو پسند آیا اوسپر ریجھ رہا ہے فقط ترجمہ کریمہ دوم یعنی اہی محمد
اور تحقیق بہت لوگ بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں اپنے خیالوں اور خواہشوں کے موافق
بغیر دریافت حقیقت امر واقعی کے اور بیشک تیرا رب وہی خوب جانتا ہے (۱۷۳)
حد سے گذرنیوالوں کو فقط پس اب طالبان راہ حق ناواقف علم قرآنی اور حدیث
رسول ربانی کو واجب اور لازم ہے کہ ان حضرات باربرکات علیہم الرضوان کی خدمت میں
عرض کریں کہ یا حضرت اس قسم کی حدیثیں جو قطعاً از مطلقاً عموماً مانع تقلید
ہر چہار امام کی ہیں جب آپکے اوستادوں ماہر اور کامل درفن حدیث کو نہ ملیں
تو آپکو کہاں سے ملیں یا اصل مطلب اوسکا وہ متقی حق طلب مصداق کریمہ
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ عالم ربانی ماہر علم حدیث و قرآنی نہ سمجھے آپ
سمجھے یا دیدہ و دانستہ ان اہل حق نے حق نمائی سے چشم پوشی کی اور گمراہی

مخلوق الہی کو بدل قبول کرکے راہ حق نہ بتائی فقط عیاذاً باللہ من ہذہ البلاء
حالانکہ ہند وستان میں اصل وایجاد ہدایت اور طریقہ فقر و نصیحت کا اوسی
خاندان عالیشان سے ہر جا چون روشنی آفتاب پھیل گیا پس سبب اون برگزیدہ
درگاہ ذو الجلال کے باطل اور عاطل ہونا ان سب احتمالات باطلہ کا روشن تر از
روز روشن ہے فی الواقع بعد تلاش بسیار اور دیکھنے اقوال علما کبار و ابرار کے
باعث ایسی خرابی اور خود نمائی کا بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب پروردگار کو
بباعث نجاست قلبی اور زیادتی گندگی بد عقیدگی مخفی ولی کے کسی سے گندگی
باطنی اور رسوائی و پردہ دری منظور ہوتی ہے تو اوس کو تہ اندیش نا عاقبت (۱۶۱۰)
کیش کی زبان طعن بحق حق رسیدگان دراز کراتا ہے اور ہر خاص و عام مین
اوسکو انگشت نما فرماتا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **بیت**

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؛ میلش اندر طعنہ پاکان برد ؛

اسیطور جب صاف دل صفا منزل خدا آگاہ کی پردہ پوشی منظور ہوتی ہے
تو اوس سے برونکی برائی بھی نہین کراتا ہے بھلونکی برائی کا کیا ذکر ہے **بیت**

چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس ؛ کم زند در عیب بیوبان نفس ؛

فی الواقع سچے نبی کا ارشاد سچا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ پچھلے

لیکن نا عاقبت کہیں لگے لوگوں عاقبت اندیش پر طعنہ زن اور بدظن ہوں گے اور ناحق
اپنی عاقبت اور عافیت خراب کرینگے فقط بلا شک جو کوئی بد دولت آفت بیدولتی
خود بینی خدا بینی کے دولت حق بینی سے محروم رہا وہ گویا سرمایہ زندگی و بندگی کو تباہ
کر چکا اور بار صد ہا ندامت و حسرت کا سر پر پچھا ہزاروں خواری و ذلت و رسوائی کا
مستحق ہو چکا **بیت** یہی آئی تا ہر معانی مثنوی :: نیگنجد اندر خدائی خودی
پس جب عوام بلکہ خواص کو موافق مسائل صاف صاف کتب فقہ کے جو کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بامداد کیفیت باطنی اور تقویت
ایمانی اور قوت علمی کے نکالکر ذریعہ ہدایت تمام مخلوق خدا کا ٹھیرایا ہے تاہم راہ راست کے
چلنا اور عملکرنا دشوار ہوگیا ہے تو بحالت خود رایی اور دنیا طلبی وغیرہ صفات مذموم
دنیویکے جو چشم پوش راہ حق سے ہیں چنانچہ اکثر حضرات مدعی بیتقیدی سے بے بہرہ از دولت علمی و
عملی زیر تربیا مبتلا اس بلا میں ہیں تو کلام اللہ او حدیث رسول اللہ سے مسائل خلاف
احکام فقہ نکالکر و سپر عمل کرنا اور مخلوق الہی کو اوسپر چلانا رغبت دلانا بلا تردد چاہ گمراہی میں
گرنا گرانا ہے خوب کہا ہے جسنے کہا ہے **مصرعہ** او خویشتن گم است کرا رہبری کند ::
سبحان اللہ حلوا کہا نیکو مونہہ چاہیے سچ فرمایا جناب مولانا صاحب نے **ابیات**
علت بدتر ز پندار الکمال :: نیست اندر جان تو ای مغرور ضال :: زان نمی پرد بسوے

یعنی کوئی خرابی بدولت اور خود رائی
اور پیکے پندار سے زیادہ نہیں ہے
کہ اسی سے بدولت ہوائی و ہی
دنیوی سے محروم رہتا ہی اور
رسوائی دارین کا سبب بنتا ہے ۱۲
منہ

ذو الجلال کہ گمان ہی بری خود الکمال مقام کمال خوف کا ہے کہ نہایت
ہونے سے بدن کانپتا ہے اور دل تھرتھراتا اور جگر پانی ہوا جاتا ہے کہ مبادا ابرادان یہی
کہ بہ دولت خودبینی اور خدا بینی یا اور خود پرستی و خودنمائی کے مصداق کریمہ سورہ جاثیہ أفرأیت
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً
ہو جائیں اور انواع قسم کی خرابی میں پڑجائیں کہ یا اناکب ہوا پرستی اور خودنمائی حق آگہی
چھوڑاتی اور تباہ کرتی ہے اور دولت ایمانی کو برباد کرتی ہے ترجمہ بھلا دیکھ تو ای
اشتہ جسنے ٹھہرایا اپنا مالک اوپر خواہش اپنی کی چاؤ کو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے
جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی آنکھ پر پردہ پھر کون راہ پر لاوے
اوسکو سوای اللہ کے پھر کیا تم ان باتوں میں سوچ نہیں کرتے فقط در حقیقت باعث کثرت گنہگاری
و عصیان ہماری یہ ہم اختیار ان انواع دولت و سرداری کا ہی از خوف جناب باری اور
تابعداری خود رایی کی ہے ورنہ تلاوت کلام اللہ اور ارشاد رسول اللہ ہم ہوا پرستوں کے
کان و زبان سے تو نہ گیا اور تاریکی دلمیں کم ہوتے دیتا بل اولٹ پلٹ کردیا
اور دل و جانکو ٹیڑھا اور راہ حق کھوتا حسب آیہ کریمہ سورہ زمر پارہ ۲۳ اَللّٰهُ نَزَّلَ
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ تا آخر و کریمہ سورہ حدید اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تا آخر کے
ترجمہ کریمہ اول اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب کی آپس میں ملتی دوہرائے ہوئے بال کھڑے

(۱۴۹) [illegible]

ہوتے ہیں اوس سے کھال پر اون لوگونکے جو ڈرتے ہیں اپنے ربسے پھر نرم ہوتے ہیں اونکی

کھالیں اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے فقط

ترجمہ آیۂ دوم کیا وقت نہیں پہونچا ایمانوالونکو کہ ڈرجائیں اور کانپ جائیں دل اونکے

اللہ کی یاد سے فقط بلاشبہہ سبب ضلالت و گمراہی اور موجب غفلت و تباہی مخلوق الٰہی کا

یہی ہے کہ جو کوئی خوف خدا سے نڈر ہوکے یاد خدا اور تلاوت کلام اللہ سے دیدہ و دل چہپاتا

او جان بچاتا ہے آنکھہ چراتا ہے تو خداوند کریم بھی بشان غضب و جلال کو کام فرما کر

اوسپر ایک شیطان مسلط کر دیتا کہ وہ اوسکو راہ حق سے کھو دیتا ہے اور یہہ شخص جانتا ہے کہ

میں راہ حق پر ہوں جیسا کہ جزؤ سورۂ زخرف ۲۵ پارہ میں ارشاد ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ (۳۶ ۱ ۱

الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ تا آخر یعنی جو آنکھہ چراوے دل چہپاوے رحمن کی یاد

سے ہم اوسپر تعین کریں ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور وہ اونکو روکتے ہیں راہ حق سے

اور یہہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں تھا مقام سخت حیرت بل بکمال غیرت و عبرت او دہشت جائے

او ردو عرق ندامت غرق ہو جانیکا ہے کہ جناب باری بکمال جوشش رحمت تمام

غفاریکو کام فرما کر ہم گنہگارونکو توبہ اور مغفرت کی رغبت دلائے او معصیت سے نفرت

کرائے او غبار گناہ جو آسمان تک پہونچا ہے آب رحمت سے یکقلم مٹاتا او انواع قسم کی عنایات

کی لذت چکھاتا چاہتا ہم پھیپان دست و گریبان ہزار خواری حیران و پریشان ہرگز توبہ

نکرین بلکہ مانند خران گریزان از کسان آب و دانہ خواران اور و فور رحمت رحمان سے گریزان

رہین حسب ارشاد جناب مولانا صاحب **بیت** تو مراجویان مثال مادران ؛

ما گریزان از تو مانند خران ؛ درحقیقت حقیقت شان غفاری جناب باری پر اعتماد

کامل دردل حاصل نہین ہوا ہے حسب کریمہ ۱۱ پارہ اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ

الآیۃ یعنی کیا جان نہین چکے کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اپنے بندہ تابعدار سے اور فرمانبردار و

ورنہ ہر گز بہر قدم از رحمت رحمان افتان و خیزان ہر جانب گریزان مانند خران

وہر دم بطوفان لعبان عصیان دست و گریبان نہوتے اور حسب کریمہ ۴ پارہ

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا تا آخر سے قطعا روگردانی (۱۶۹)

نکرتے ترجمہ یعنی دوڑو بخشش پر اپنے رب کے اور جنت جسکا پھیلاو ہے بقدر آسمان

و زمین کے تیار ہوئی واسطے تابعدارون پرہیزگار کے چنانچہ کریمہ آخیر پارہ

چھٹے اس مدعا کی بخوبی گواہی دیتی ہے اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یعنی غفور رحیم باعث کمال شفقت تام اور عنایت تام کے جو بواسطے رسول

کریم ہم گنہگارون پر ہے فرماتا ہے کہ ای غفلت کردار بانواع خرابی امور دنیا

گرفتار دل معمور از نجاست محبت دنیا مردار مغفرت پروردگار کے خواستگار

عقل تمہاری کہان گم گئی اور سمجھ تمہاری کہان جاتی رہی جو سچی پکی توبہ خالص دلسے

توبہ واللہ کریم رحیم کے تئین کرے تاکہ وہ غفور قبول فرماوے اور سب گناہ بخشے
و بیحد و حساب انواع و اقسام کے انعام و اکرام عطا فرماوے کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا
مہربان ہے فقط **ف** مبادا کسی کو بہ خطرۂ شیطانی اور وسوسہ نفسانی
توبہ سے مانع ہو کہ وہ توبہ جو بعد اوسکے پھر گناہ صادر نہو ایسی خالص توبہ ہمکو کہان
نصیب ہے پھر توبہ کرنا کیا مفید ہے فقط اس مانع توبہ کو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ
مین بہت جا دفع فرمایا ہے اور ارشاد ہے کہ بہرحال گناہ گرفتار اور بدکردار ہر وقت
توبہ و استغفار بجناب پروردگار کرتا رہے اور ہر دم خوف خدا سے ڈرتا رہے اور
(۱۷۹) ہر وقت دم مغفرت کا امیدوار رہے کہ اوسکی شان غفاری اور جوش و خروش
رحمت الٰہی سے کیا عجب ہے کہ ایک پل مین سب گناہ معاف فرماوے اور رحمت و
مغفرت کا مزہ چکھاوے **بیت** اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار ؛ نہو اوس سے
مایوس امیدوار ؛ چنانچہ کریمہ پارہ ۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
بخوبی اس مدعا پر گواہ ہے یعنی اور اللہ کریم ہرگز عذاب نکریگا اون لوگونپر جبتک وہ توبہ
و استغفار سچی دل سے کرتے رہین او خوف خدا سے ڈرتے رہین اور صدہا ندامت
و نفرین بعد صدور گناہ اپنے اوپر کرتے رہین فقط یعنی جبتک خوف خدا اور
عذاب عقبیٰ سے لذت گناہ جی سے نہ مٹ جاویگی اوسوقت تک البتہ توبہ

ونداہت گناہ سے بلاشک مفید ہوئی اگرچہ گرد وغبار کثرت گناہ کا تا آسمان بلند
ہو جاوے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال ندامت ونفرت گناہ
جو بعد صدور گناہ کے ہوتی ہے وہ بھی مقدمہ توبہ اور مغفرت کا ہے اور جب
کثرت وہجوم گناہ سے لذت اوسکے دلمین ایسی سماگئی کہ خوف خدا اور عذاب
عقبی بالکل جی سے جاتا رہا کہ توبہ واستغفار کا کبھی خیال بھی دلمین نہین آتا توبہ
کریگا کیا ذریعے ثواب خدا جسپر کرے کہ ذریعہ نجات کا توبہ وگریہ وزاری بجناب
باری تھی سو اوسکا خیال بھی جی سے مطلقاً جاتا رہا بس بلاشبہہ گویا دروازہ
نجات اور مغفرت کا بند ہوگیا معاذ اللہ منہا اگر ایسے ہی حال سراپا وبال پر عمر تمام (۱۷۱)
ہوئی تو بڑی تمام ہوئی کہ جیسین سیاہی گناہ چھاگئی لذت گناہ دلکو بھاگئی نفرت
بھلائی کی دلمین سماگئی حسب ارشاد جناب مولانا ابیات توبہ نا کردہ گشتہ پیرزن
شود ؛ برکشش آن چہرہ تابش بشود ؛ آن پشیمانی ویارب رفت ازو ؛
شست بر آئینہ زنگ پنج تو ؛ آہنش از کہنہ خوردن گرفت ؛ گوہرش را
زنگ کم کردن گرفت ؛ عمر بے توبہ ہمہ جان کندن است ؛ مرگ حاضر غائب
از حق بودنست ؛ سبحان اللہ شان غفاری جناب باری کو تعہ گنہگاری بل
نجات دہی از عذاب وعقاب جہنم ہوئی جو حاصل توبہ سے کیسی پیاری او خوبی آل

فائدہ [illegible]

ف
سبحان اللہ خوب لکھا ہے ۔ ہمیں صدق (؟)
جاوں کہ ایسا ... پیارا ...
... و ... قرآن ...

سے ہے کہ ہر جا کلام اللہ میں بکمال شفقت و عنایت توبہ کی رغبت دلاتا ہے اور انواع قسم کی
نعمت مرحمت کرنی اور اقسام کی رحمت فرمانیکا وعدہ فرماتا ہے تاکہ کسیطور کسی نعمت
کی رغبت اور کسی مسرت کی لذت اونکے دلمیں سماجاوے اور نفرت لذت اور محبت دنیا کی
جیمین بسجاوی جیسا مثل قطرہ اُردیا بسورہ محمد ارشاد ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
الْمُتَّقُوْنَ تا آخر یعنی احوال اوس جنت کا جسکے دینیکا وعدہ ہے تابعداروں ڈرنیوالوں
سچی پکی توبہ کرنیوالونکو او سمیں نہریں ہیں نہایت عمدہ صاف پانیکی جسکا ہرگز ذرا رنگ
اور مزہ نہیں بگڑتا اور نہریں ہیں نہایت نفیس دودھ کی جو کمال درجہ مزہ دار ہے اور نہریں
ہیں شراب کمال لذت دار کی کہ پینے والے خوب مزہ پاوینگے اور نہریں ہیں شہد خالص صاف
نہایت عمدہ کی اور سوا ان نعمتونکے اونکو وہان اور صدہا قسم کی نعمت اور میوے اور جو
ہیں اور ... سے بڑھکے یہہ ہے کہ حکم ہوگا کہ تم اس نعمت بہشت کے مالک ہوگئے بلا تردد جو چاہو
سو کھاؤ اور لطف اوٹھاؤ اور سوا ان نعمتونکے جس سے جنت مالا مال اور تم خوشحال اور
نہال ہورہے ہو سو جو کچھہ اور چاہو گے سو وہ فوراً پاوگے بلکہ وہ نعمت کہ جسکا خیال بھی تمہارے
وہم و خیال میں کبھی نگذرا ہوگا اور نگذریگا وہ تمکو ہم اپنی طرفسے اور مرحمت کرینگے جیسا بکریمہ
سورہ ق لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ میں ارشاد ہے یعنی جنت والونکو جو جنت
میں چاہینگے سو پاوینگے اور ہمارے پاس اور کچھہ زیادہ ہے نعمتوں جنت اور جنت والونکے مانگنے

اور کہیں یوں وعید شدید بکمال درجہ عذاب دوزخ سے جا بجا ڈرایا کہ اگر جنت کے کمال زیب و
زینت اور وہاں انواع مسرت و راحت بھی اونکو دنیا رفانی کی محبت اور فرحت سے
نفرت نہ آوے اور گناہ کی لذت اور نیکی سے نہ ہٹاوے اور توبہ کی رغبت نہ دلاوے
اور جو عشرت کی لذت نہ چھڑاوے تو شاید شدت عذاب دوزخ سے ڈریں اور بکمال گریہ و زاری
توبہ بجناب باری کریں اور راہ حق پر آئیں اور مستحق انواع نعمت جنت کے ہو جائیں اور
شدت عذاب دوزخ سے نجات پائیں جیسے سورہ تبارک الذی و سورہ ق میں ارشاد
ہے تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ یعنی دوزخ کمال شدت غضب سے جھلی کو دوڑتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ ابھی پھٹ پڑے یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ (۱۸۳)
مَزِيدٍ یعنی جس دن ہم کہیں دوزخ کو تو بھر گئی یا نہیں تو وہ کہے ابھی بھری نہیں
ہوں کچھ اور بھی ہے یا نہیں فقط ف مثلاً قاعدہ مقرر ہے کہ جب لڑکا کھیلتا ہے
زیادہ ہے اور پڑھنے سے بھاگتا جی چراتا ہے تو ماں باپ شفیق حال اوس پڑھنے کے
حال بیاں کبھی بتاتے اور کبھی پیسے کا لالچ دیکر کتب بخشتے ہیں اور جب کسی طرح باز
نہیں آتا تو مجبوری انواع قسم کی مار سے ڈراتے ہیں تاکہ بطرف تحصیل علم کے
باز آوے اور نوشت و خواند میں جی لگاوے جیسے لازم ہے کبھی کمال خبر حاکم سے
انعام و اکرام پانے کا جلدی آگاہ کرتا ہے اور کبھی شدت سے جیسوں سخت مار دیتا

چہوتی ہزا ایسے کار لذا ہوتا ہے چنانچہ جناب باری نے اول بنظر کمال شفقت ومہر انواع قسم
انعام ونعمت جنت کی تفصیل فرمائی اور گناہ سے نفرت کرائی اور مغفرت کی رغبت
دلائی بعدہ شدت عذاب نار دوزخ پر شرارے ڈرایا اور اقسام شدت عذاب دوزخ کا ذکر فرمایا
بہرحال تمام لوازم شفقت فرمائی اور بندہ نوازی اور ہدایت نمائی کے بخوبی تمام تمام فرمائے حتی کہ
رسول کریم سے بھی بخوبی فہمایش کرادی بحکم کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ
عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ یعنی ای محمد خوب خبردار کر دو اور سمجہا دو ہمارے بندے
تابعداروں کو گناہ حق خوار و ذلیل و زار گرچہ از رحمت پروردگار اور بدست ابلیس مکار کے گرفتار ہو
(۱۷۳) کہ بلا تامل میں ہر خطا معاف کرنے والا مغفرت فرمانے والا ہوں بلا تردد وہ توبہ سچی کی بجا دو
دل کریں اور تاج مغفرت کا سر پر رکھیں اور جو ساتھ ایسی بندہ نوازی اور عاجز پروری کے
بھی گناہ سے باز نہ آئینگے اور توبہ نہ کرینگے تو صاف کہدو کہ ہماری مار ومار اور عذاب نار پر شرار
بھی بہت سخت کہدی ہے تاکہ سیہ کار گناہ چہوڑیں اور خلعت مغفرت کا دربر کریں فقط
مگر وائی برحال پر خستہ حال ہم پریشان حال مردہ دلان زندہ تن سے کہ نہ ارشاد شفقت بنیاد
مہر کا دل پر کچھہ اثر ہوتا ہے اور نہ حکم محکم قہر سے از خواب غفلت سر اوٹہتا ہے اور نہ ہاتھہ دست درازی
دامان طغیان عصیان سے کوتاہ ہوتا ہے بلکہ بشور محبت دنیا میں چور سراپا خطا وقصور
اور از طاعت و بندگی خدا غفور میں معاذ اللہ منہا یعنی نہ کچھہ خوف خدا ہے اور نہ کچھہ نفرت از گناہ

ہے جیسا کہ یہ بیت ہے   ما خود زدہ ایم تیشہ بر پای ✽ ای وای برین شعور صد وای

ہاں اگر رحمت الٰہی جوش میں آئے اور بطفیل رسول ﷺ کے دستگیری فرمائے اور نیند غفلت

دور کر کے جگائے تو البتہ صورت نجات کی متصور ہو جائے ورنہ ترکی تمام ہے کہ جام عمر

لبریز ہے سنور دل از توبہ و گریز ہے پس ہر صاحب اہل فہم کو فرض وقت ہے کہ توبہ اور

خالص کرے اور مونہ غبار آلودہ گناہ کو آب چشم اشکبار سے دہووے اور رحمت

الٰہی کا امیدوار رہے کہ رحمت الٰہی مغفرت نمای کہ بڑے جوش و خروش سے جوں دریا

ہے اور سر موت سر پر کھڑی ہے زندگی کو ابھی دو گھڑی ہے اور تو بہ کرنے تو بہ (۱۷۴)

... کہ یہ سورہ حجرات بلا شک ظالم اور گنہگار وہیں شامل ہو کے عذاب الٰہی میں

مبتلا ہونگے جیسا ارشاد ہے   ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یعنی

جو لوگ توبہ نکرینگے وہ لوگ ظالم اور گنہگار ہیں پس یہ چند اشعار مناجات جانب

مولانا دافع مصیبات جانی اور رافع مفسدات روحانی کو حرز جان اور ورد زبان

کرنا فرض وقت ہے   مناجات   تو مرا جویان مثال مادران ✽ ما گریزان

از تو مانند خزان ✽ ما اگرچہ میگریزیم باز آر ✽ بندہ بگریختہ خواست و زار ✽

چون گریزم چون کہ بیرون زنہ نیست ✽ بے خداوندیت بود بندہ نیست ✽ ای

قفلہا و وہم ہا ✽ رحم فرما بر قصور فہمہا ✽ ای ... ما را عفو کن ✽ وی

طبیب رنج ناسور کہن ؛ ای جہان کہنہ را تو جان نو ؛ از تن بے جان و دل افغان شنو
ای ہمیشہ حاجت ما را پناہ ؛ بار دیگر ما غلط کردیم راہ ؛ ای کریم با عطای با وفا
رحم کن بر عمر رفتہ بر جفا ؛ توبہ ام بپذیر این بار دگر ؛ تا ببندم بہر توبہ صد کمر ؛
گر مرا این بار ستاری کنی ؛ توبہ کردم من ز ہر ناکردنی ؛ چونکہ توبہ موجب نجات
دارین اور باعث حصول انواع انعامات و برکات کونین و سبب حصول اقسام عنایات
حضرت خالق نشائین ہے لہذا اہتمام اوسکا نزدیک اختتام باعث حسن انجام از قسم
خیر ختام جانکر کیا مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ دریای اوصاف رسول ربانی حسب
آیات و نکات قرآنی کے ہنوز ویسا ہی موج زن اور پر جوش ہیں ہم کن ہے موافق ارشاد (۱۰۵)
جناب مولانا **بیت** بوی جانان سوی جانم میرسد ؛ بوی یار مہربانم میرسد
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ **بیت** دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ؛
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ؛ الا چونکہ چند اوراق پر مذاق ہجو دعوت عام
طعام اور قسمہ ہر خاص و عام ہے مبادا کوئی خود فراموش محبت خدا مدہوش جو اپنے
دریا در جوش آپ سے گذر جاوے اور یہ ارشاد جناب مولانا اوسکے گوش ہوش کا
گوشوارہ ہو جاوے **بیت** وقت آن آمد کہ من عریان شوم ؛ جسم بگذارم
سراسر جان شوم ؛ یا اور کوئی خدا فراموش بخودی مدہوش کہیں

زیر وزبر ہو جاوے موافق اس شعر کے **شعر** گر بگویم آنچہ دارم در درون
بس جگرہا گردد اندر حال خون ؛ لہذا بہت نکتہ گفتنی اور در سفتنی ورقہ
خوردنی اور مضامین تحریر کردنی رہ گئے اور نیز قلت فرصت اور شدت وخستگی اور
خاش طبیعت نے مہلت نہ دی آرزوی دلی دل ہی مین خون ہوئی مصرعہ
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ مگر ہان اگر فضل جناب باری بطفیل حبیب خود
مددگاری کرے تو واسطے ہدایت خلایق اور نجات اس گرفتار علایق کے اسقدر
بھی کافی اور وافی ہے کہ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است اتباعاً لکلام اللہ ختم
اس رسالہ کو تالیف یافتہ للہ برای نفع خلق اللہ مصداق کریمہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ کا
بحکم خیر الناس من ینفع الناس بمضمون سورہ والناس جو خاتمہ اور خلاصہ
کلام اللہ ہے موجب برکت تامہ اور ہدایت عامہ خلق اللہ کا جانکر ختم کیا اسواسطے
کہ خلاصہ ہر کلام وپیام کا خاتمہ اور آخر اوس کلام وپیام کا ہوتا ہے اور خاتمہ
کلام اللہ کا سورہ والناس پر ہے اور خاتمہ سورہ والناس کا مِنَ الجنۃ
پس کلام اللہ کے خلاصہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انواع واقسام کی خرابی و وسوسہ
ڈالنے والے بیچ دل انسان کے شیطان اور انسان ہیں پس ان دونوں کو سمجھ پہچاننا
اور اونسے دور بھاگنا اور جان بچانا اور حفاظت دولت ایمانی کی ان مفسدان سے وغیرہ

وجانی سے بخوبی کرنا ہر انسان طالب جنان اور شایق دولت دیدار خالق انس وجانکو
واجب ولازم بل فرض وقت ہے خصوصاً انسان صورت شیطان سیرت بدباطن
خراب طینت خوشامد پیشہ مطلب آشنا سے کہ ہر پیرایہ مین اپنا مطلب نکالے اور ہر
لباس مین فریب دے کہ درحقیقت بدتر زیادہ حیوان سے ہین چنانچہ سعدی رح
بھی فرماتے ہین بیت نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ؛ کہ دد ز آدمی زادہ
بد بہ است ؛ کہ فی الحقیقت ختم سورہ مذکورہ کا جو خلاصہ کلام اللہ کا ہے
والناس پر ہے پس جانبری اور احتراز کلی اس گرگ درندہ اور سگ گزندہ سے ہر دم
وقدم ہر مقام ہر حالہ ضروریات ضروری عالم بشری سے ہی جیسا جناب مولا فرماتے ہین
بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست ؛
تو سچ ہے بہر صورت اور سب دشمن صورت درندہ گزندہ سے بچنا آسان ہے مگر ان
اپنی ہیئت انسان صورت شیطان سیرت شیرین گفتار تلخ اثر خوشامد شعار بدنظر بافسق
وفجور چون شیر وشکر شب و روز کلاہ خواری وگنہگاری بر سر وقبای غضب جناب باری در بر
ہے کہ ہر پیرایہ مین بخوبی تمام اپنا کام کرتا ہے اور دوسرے کا کام تمام کرتا ہے بچنا سخت
دشوار ہے اسیواسطے جناب باری نے بکمال شفقت وبندہ نوازی بکمال اہتمام یہ
جو بواسطے حبیب کریم کے ہے جابجا قرآن مجید مین ازحد ڈرایا اور بدرجہ کمال متنبہ فرمایا

کہ بکمال اہتمام تمام برای تنبیہ تمام دوری از وساوس شیطان اور انسان صورت
سیرت شیطان سے اپنا کلام اوسپر تمام فرمایا تا کہ ہر آدمی بعد دید اس اہتمام تام
ختم کلام اوس خالق انام کو افتان و خیزان اور بہزار جان گریزان اس آفت
اور مصیبت فریبی انسان صورت شیطان سیرت سے ہر دم قدم جانبری اور
اختیار کرے کہ درحقیقت باعث بربادی اور تباہی متاع ایمانی اور خداوانی انسانی
کے یہی ہر دو دشمن ایمانی درونی ہین مشروط فہم یہہ ہے کہ اس خیال و حال سے دل و جان
تمام جہان کے خالی ہین کہ کوئی بدست دزدی شیطان غدار گرفتار خوار زار ہے اور
کوئی بفریبی او شیرین کلامی و خوشامدانی انسان صورت شیطان مکار دل آزار
مستحق نار کے چون از نشہ شراب مدہوش و سرشار نافرمان پروردگار کا ہے چنانچہ ذرا
انکھہ کھولکر دیکھو کہ وساوس شیطانی و فریبی انسانی سے خودستانی اور تابعداری
خواہش نفسانی نے احکام قرآنی و ارشادات رسول ربانی اور دین و اسلام حقانی مین
کیا کیا خرابی اور کیسی کیسی خودرائی چون ہوای وبائی ہر جا پھیلائی ہے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا فی الواقع حسب کریمہ سورۂ انفال ان شر الدواب
عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون یہہ انسان صورت شیطان خصلت بدتر حیوانات
ہو گئے کہ لطف نام خدا پانے اور بات حق کہنے اور کلام حق سننے سے گونگے بہرے گو معاذ اللہ منہا

ترجمہ یعنی بدترین چوپاؤں سے نزدیک اللہ کے وہ گونگے بہرے ہیں جو نہ ہم خدا الیتھوق زباں سے
لیتے اور نہ کانوں سے سنتے اور نہ دل سے سمجھتے فقط خداوندا ہم کلمہ گو حق جو راست رو کو آفت ہوا پرستی
اور مصیبت خود رائی سے جو بواسطہ ہر دو دشمنان درونی ایمانی سے برپا ہوتی ہے بچا اور
بصدقہ خدائی خود بطفیل حبیب خود راہ حق دکھا کر والله ولی التوفیق و ہو خیر رفیق
حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر بیت جہان آفرین گر نیاری کند
کجا بندہ پرہیزگاری کند علیہ التوکل و علیہ التکلان
وہو عظیم الغفران و عمیم الاحسان فقط

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم
تمام شد

چند احادیث خیر الانام برای ہر خاص و عام وغیرہ مفید جملہ مرام

از کتاب معتمد حدیث شریف طریق محمدیہ وغیرہ کے نقل کیں ٭

جو کہ سب سے بڑھ کر صفات برگزیدہ اور عادات پسندیدہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حسن خلق ہے حسب کریمہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی ای محمد تم بڑے خلیق ہو حق تعالی نے اخلاق حسنہ کو افضل از جملہ افعال حسنہ فرمایا ہے چنانچہ روایت معتمد ہے کہ روز قیامت اول اخلاق حسنہ پوچھے اور وزن کیے جاینگے چنانچہ ارشاد جناب مولانا جامی اس پر گواہ ہے

ابیات من ندیدم در جہان جستجو ٭ ہیچ اہلیت بہ از خوی نکو ٭ درگذر از فضل و از خوی فنون
کار خدمت دار و خلق حسن ٭ پس بدانکہ صورت خوب نکو ٭ با خصال بد نیرزد یک تسو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر ٭ چون بود خلقش نکو در پاش میر ٭ صورت ظاہر فنا گردد
بدان ٭ عالم معنی بماند جاودان ٭ صورتش دیدی ز معنی غافلی ٭ از صدف در را گزین گر عاقلی
در بہ خوش باش با خوش خو نشین ٭ خوی بدی گل و روغن ببین ٭ سوء اللسان ضعیف الایمان

خواہان ایمان سے یہ دولت بلکل گم گئی اور بدخلقی سے تمام جہان میں خرابی پھیل گئی اور نیکی مانند نیکوں کی معدوم ہو گئی لہذا احادیثیں اخلاق حسنہ کی اوروں پر مقدم کی گئیں

روایت کرتے ہیں مقدام ابن شریح اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے کہ عرض کیا
میں نے جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ عمل فرمائے کہ جس سے بہشت ملے فرمایا کہ بہشت
ملتی ہے کھانا کھلانے مفلس کو اور باہم سلام علیک کرنے اور بکمال اخلاق کلام ادا کرنے سے
روایت ہے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک مکان
نہایت عمدہ اور صاف ہے کہ اوسکے اندر کی خوبی باہر سے بخوبی نظر آتی ہے عرض کیا ابومالک
اشعری نے یا حضرت یہ نعمت کسکو ملیگی فرمایا جو خندہ پیشانی شیریں کلامی سے کلام کرتا ہے
اور بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اور نماز تہجد بکمال شوق ذوق ادا کرتا ہے اور دیگر آدمی
سوتے ہیں روایت ہے ابوذر سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی صورت دیکھکر
خوش ہونا اور مسکرانا گویا صدقہ دینا ہے روایت ہے حسن سے کہ فرمایا کہ السلام علیکم کہ سلام
بکمال خوشی باہم کرنا گویا صدقہ للہ دینا ہے روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا آپ نے
شوم وبخیل وہ ہے جو بدخلق ہو روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا آپ نے کہ خوش خلقی
بھلائی ہے ہر دو جہانکی روایت ہے حضرت انس رض سے کہ خوش خلقی زینت دینی ہے امور خیر
دنیا اور جنت میں روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ سب کی برائی توبہ سے دور ہوجاتی
ہے مگر برائی بدخلقی کی کہ بعد توبہ پھر برائی کرتا ہے **ف** یعنی بدخلقی بین محققین بہت
بدتر چیز ہے چنانچہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ خوش خلقی مٹاتی ہے برائی کو جیسے پگھلاتی

خطا کو جیسے زینت دیتا ہے پانی برف کو اور بدخلقی خراب کرتی ہے عمل کو جیسے سرکہ شہد کی
خوبی کو اور مٹھائی کو کھو دیتا ہے یعنی لطف برف کا پانی میں پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے
اسیطور خوش خلقی سے برے کام کی برائی دب جاتی ہے کہ سخاوت سخی کی پوشش اسکی
معصیت کی ہو جاتی ہے یعنی سخاوت سے سخی کو کوئی برا نہیں کہتا روایت ہے
ابی ہریرہؓ کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا فرمایا مجھکو واسطے پورے اور کامل کرنے
بڑے اخلاق کے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا آپ نے کہ سخاوت اور خوش خلقی
کرنا گویا عبادت خداوند کریم بجا لانا ہے روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا علیہ السلام نے
کہ افضل جہاد سے کلمہ حق انصاف کا ہے روبرو بادشاہ اور حاکم جابر کے روایت ہے
ابن عباسؓ سے کہ فرمایا جسنے وقت خطبہ بات کرنیوالے کو کہا چپ ہو وہ بیہودہ ہے یعنی
وقت خطبہ کے مطلق کلام کرنا روا نہیں کہ سننا خطبہ کا فرض ہے لہذا منع کرنا بھی بہت نا روا ہے
کیا خبر لوٹنا اسمیں بھی ہے روایت ابو ہریرہؓ سے عاجز تر وہ ہے جو دعا کے مانگنے میں عاجز ہو
اور بخیل وہ ہے جو سلام علیک نہ لے روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو
گویا ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو ایذا دی اللہ کو روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کے مال حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے روایت ہے
حسن بصریؓ سے کہ فرمایا آپ نے کہ محبت دنیا سر سب برائی کا ہے روایت ہے ابی ہریرہؓ سے

کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سخت تر عذاب بیچ دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع
دیا علم نے اوسکو یعنی آپ با طاعت خدا اور رسول کی محافظہ کی اور نہ مخلوق خدا کو راہ حق بتائی
روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور عالم فاسق
ہونگے جیسا اس زمانہ میں موجود ہے روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے چھپایا اوس علم کو جو نفع رسان مخلوق خدا ہے یعنی نیک بات کہنے والے نے بری بات
منع کرنیسے زبان بند کی تو اللہ تعالی اوسکے موہنہ میں لگام لگائیگا آگ کی روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بکثرت گناہ کرو تم یہانتک کہ انبار اوسکا پہونچے
آسمان تک پھر تم سچی پکی توبہ کرو خالص بھی تو البتہ قبول کرے خداوند رحیم اور معاف کرے
گناہ تمہارے روایت ہے حمید الطویلؒ سے کہ میںنے پوچھا حضرت انسؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ندامت مقدمہ توبہ ہے کہا کہ ہاں فقط ف ندامت گویا از نفرت
اور گناہ و رغبت بجانب حق اسے لہذا مقدمہ توبہ کی قسم سے ہے روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بدتر اور خوار تر نزدیک اللہ تعالے کے وہ مجالس ہیں کہ کلام
تمسخر اور بیہودہ ہوں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اکثر باعث ہیں
گنہگاری آدمی کا بیہودہ گوئی اور غیبت نمائی ہوتا ہے روایت ہے مرفوعاً ابو بکر صدیقؓ
سے کہ ہر گناہ کی سزا میں ڈھیل دیتا ہے اللہ تعالی روز قیامت تک مگر جسکو عاق کیا ماں باپ نے

بیشک جلدی کرنا اوسکی سزا مین قبل موت کے ۔ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعًا
کہ رحمت الہی نہین نازل ہوتی اوس قوم پر جسمین قطع رحم کرنے والے ہین ۔ روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اگر روا ہوتا سجدہ کرنا سوای خدا کے اور کو تو مین حکم کرتا عورتکو
کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے ۔ روایت ہے زید بن ارقم سے مرفوعًا کہ فرمایا آپنے جو کوئی
لبین نہ بنوالے وہ ہم سے نہین ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم
کم کرتے تھے کچھ عرض و طول داڑھی سے ۔ روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے مرفوعًا کہ سب
برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے کہ بلائے جاوین امیر اور چھوڑے جاوین غریب اور جو
(۱۴۴) قبول نکرے دعوت ولیمہ کی وہ البتہ گنہگار ہے ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق مسلمان کے اوپر مسلمان کے پانچ ہین سلام علیک کرنا
بیمار کا پوچھنا جنازہ مین شامل ہونا دعوت ولیمہ کی قبول کرنا چھینک کا جواب دینا
ف یعنی یہہ امور مسلمانونکو باہم بجالانا بغیر لحاظ تعارف و مروت و قرابت و
محبت و ارادت کے سنت ہے پر اون مین باعث ناواقفی یا خود پسندی یا کم عادتی یا
بہمیان باہم مخالفت و بالطبع فی ان امور کے قصور وقوع ہوتے ہین اور مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی
از پی ادای سنت سلام علیک وغیرہ کرے تو کوئی باعث لحاظ امور مذکورہ بالا کے
یا ناواقفی اور کم عادتی سے جواب دیگا لہذا یہ کلام حق شریعت پیروکو ضرور ہے کہ پرہیز ...

شریعت سے واقف ہو جائیں اور اوسکے ادا و رواج میں ہرگز عادات عرفی اور رواج دنیوی کو
عمل میں نہ لائیں اور سُبکی اور کسر شان نہ سمجھیں ورنہ جاننا اور نجاننا احکام
شرع شریف کا برابر ہے کہ علم بے عمل کے ہرگز مفید نہیں ہوتا جیسا کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ میں جابجا موجود ہے روایت ہے ابی درداء سے کہ درحقیقت کوئی شخص عالم
نہیں ہوتا جبتک موافق علم کے عمل نکرے یعنی عالم بے عمل کو عالم کہنا برائے نام ہے کہ
درحقیقت وہ عالم نہیں کہ علم بے عمل سے کہ اوسکا ثمرہ نہیں ہوتا حسب ارشاد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے فقط بعد ختم کتاب کے چونکہ مقام مناجات و دعا
(۱۸۴) وزاری کا ہے اور مناجات مثنوی شریف قبولیت دعا میں مشہور و معروف ہے
لہذا خلاصہ چند مناجات کا بلحاظ التقدیم و التاخیر مناسب ارقام کیا اور بوقت اخیر شب
برائے حصول مطلب بکمال زاری و چشم تر مترشح

مناجات

یا الٰہی با دلِ برگشته ام	توبه ها و عهدها بشکسته ام	کرده ام آنها که از من می سزد
تا چنین سیلِ سیاهی در رسید	لیکن از تو از ما چنین آید زما	رنگ اندر چشم چه افزاید عما
هیچ منگر اندر ما مکن در ما نظر	اندر اکرام و سخای خود نگر	ما نبودیم و تقاضا ما نبود
پیامت تو ما گفته ما می شنود	باد ما و بود ما از داد تست	هستی ما جمله از ایجاد تست
مالک باشیم ای تو ما را جان جان	تا که ما باشیم با تو در میان	ما عدمهاییم هستیهای ما

تو وجود مطلقی فانی نما
تو مرا چون پان مثال مادران
بنده بگریخت خواست و زار
من که باشم که تو هم من بابت
ای تو سلطان خلاصه امر کن
ای تو پاک از جهل و علم پاک از آن
رحم فرما بر قصور فهم ها
جان سنگین دارم و دل آهنی
پادشاهی کن مرا فریادرس
ای جهان کهنه را تو جان نو
جان جان و تابش مرجان تو
گر کسم کردی اگر زار
پس کجا زارد کجا نالد لئیم
بحر کو آبی به هر جو میدهد
ور کرم دریا نگردد بیش و کم

ما چو ناییم و نوا در ما ز توست
ما گریزان از تو مانند خران
چون گریزیم چونکه بی تو زنده نیست
ای گرفته جمله من ها در منت
من کیم تا پیش تو علامی کنم
کی فراموشی کند او را نهان
ای خدا آن کن که از تو می سزد
ورنه خون گشتی درین رنج و حنی
ای محب عفو از ما عفو کن
از تو بی جان و دل افغان شنو
هیچ کس را تو کسی انگاشتی
مستمع شو لابه ام را از کرم
گر نیم لایق چه باشد کرده ام
هر خسی را بر سر و روی نهد
کرم را این پاسداری کنی

ما چو کوهیم و صدا در ما ز توست
من اگرچه میگریزم باز آر
ای خداوندیت بود و بنده نیست
من که باشم که بگویم عفو کن
پاک و والا درت و هم شرط کرم
ای ورای عقلها و وهم ها
کز سر سوراخ مارم میگزد
وقت تنگ آمد مرا و یک نفس
وی طبیب رنج ناسور کهن
عذرخواه عقل کل و جان تو
همچو خورشیدش نور افراشتی
گر تو نپذیری بجز نیک ای کریم
ناسزایی را پرستی و خسی
هم تو گشتی یار من که هم
توبه کردم من و هم تا کردنی

توبه ام بشکند براین بار دگر
نشکنم تا جان شود از تن جدا
هم تو بودی اول آرنده دعا
وین دعا هم زتو آموخته ایم
دستگیر از دست ما ما را بخر
گر ثنا هم دار و صد هر ورد مند
آفرینها بر تو باد ای خدا
شکرهای تو نیارم در بیان
غبار کینم هم بر افلاک رفت
گر و شستن باران نباید غبار
چراغ یقینم فرا راه دار
گر صورت نه بند و در دیگرم
چه عذر آرم از ننگ تر دامنی
یعنی با ترحم بود بر سفیه

تا به بندم میر تو چند کمر
هم دعا از من روان کردی چو آب
هم تو باش آخر اجابت را رجا
ما گنه از خوشت خو کرده ایم
پرده را بر دار پرده ما مدر
هیچو سرو و هو سستم آزاد کرد
ناگهان کردی مرا از غم جدا

توبه کردم حقیقت با خدا
هم تو باش بخش گو روزی حجاب
ما ازو جسم عرض خود را سوختیم
ما ز شیر حکمت تو خورده ایم
درد بود دم هر سر هر من خود پسند
هیچو بخت و دو لیستم انشا کرد
گر سر هر موی من گردد زبان

مناجات دیگر حضرت شیخ سعدی رح نیز مقبول است (۱۹۹)

سرم از خجالت نه خاک رفت
تو چشمم ز روی سعادت ببند
ز بهر کرم دست کوتاه دار
و راه جهل غائب شدم روز چند
مگر عجز پیش آورم کای غنی
چرا باید از ضعف حالم گریست

تو یکبار ای ابر رحمت ببار
زبانم بوقت شهادت مبند
خدایا به آیت مران از درم
کنون کامدم در بروی مبند
فقیرم بجرم گناهم مگیر
اگر من ضعیفم پناهم قوی است

جهان آفرین گر نیاری کند
کجا بنده پرهیزگاری کند

فہرست مضامین کتاب فضائل رسول ربانی بطور اجمال اور بابت

ناظرین کتاب فضائل رسول ربانی پر ہویدا ہو کہ اوائل کتاب مین فضائل رسول ربانی
بطور نکات قرآنی ہین اوسکے بعد مسائل عقائد ایمانی ہین اوسکے بعد احتراز اغوای شیطانی
اور خواہش نفسانی سے ہے اوسکے بعد مسائل مختلف فیہ در عقائد ایمانی کا بیان ہے
بعد اوسکے تقریرات دلپذیر بشیر و نذیر خالق خبیر و قدیر سے تحذیر از عقائد بیقیدی و غیرہ
مقاصد مختلف مفید مرقوم ہین اور آخر کتاب مین اخلاق حسنہ مین احادیث مستقیم
مرقوم ہین اور بعد اوسکے اشعار مناجات بطور خلاصہ چند مناجات مثنوی بھی
مرقوم ہین فقط

مثنوی تاریخ طبع از مولوی حافظ محمد اسحاق متخلص بحرشی ساکن علیگڈہ

این نسخہ دلکشا و دلکش	جان و دل طالبان برو خوش
مجموعۂ نکتہ ہای قرآن	مشمول رمزہای فرقان
گنجینۂ صد نقود عرفان	دکان متاع دین و ایمان
از غیب گرانبہای در کار	ہر گوشہ فتادہ بار بر بار
آبدیدہ گلشن مسائل	گلگونۂ چہرۂ فضائل

تو ...اص ... سر بادهٔ بیانست ... آرایش بزم عارفانست

...ز ...ین رشحهٔ ابشار فیض است ... این تازه گل بهار فیض است

گلدستهٔ فیض سرمدست این ... دستنبوی وصف احمدست این

سنجیدهٔ فکر دانش آرا ... فرسودهٔ کلک نکته پیرا

...کشاف حقایق معانی ... صراف جواهر مبانی

...صوفی منتشی صفات کیشی ... از ناوک عشق سینه ریشی

...شارحی معارف حق ... تا طور بهار ذات مطلق

...قندیل فروز نور احمد ... در انجمن حضور احمد

...ز بخت سعید روزگاری ... چون نقش گرفت این نگاری

...سج خوش شاکشیده آمد ... کز نقد روان خریده آمد

...شتم با بشارهٔ مسلّم ... من نیز باختران فراهم

...گرم شده با بحال تاپاک ... ...کش روشنان افلاک

...ان گرم سخن شدم بتاریخ ... تاریخ عجیب گفت تاریخ

۱۲۹۶

...ستان فکر متین شاعر فطین مولوی محمد رفیع الدین متخلص رفیع

...جمیل رسول | جلوه پذیرفت بچشم قبول | اختر تابندهٔ اوج کمال

گوهر رخشنده بموج کمال	صیقل مرآت قلوب عقول	مهبط انوار منیر
ریخته کلک بلاغت رقم	مجمع اصناف علوم و حکم	چو کشش جام حضور نبی
عاشق شیدای رسول کریم	آن همه تن فیض ز نور نبی	طبع شده رنگ دگر یافته
هست چو این نسخه با آب و تاب	در صفت فضل رسالت مآب	از پی تاریخ اجب کرد سنین
نهر هدایت بزمین تافته	با دل و جان بود قسیم حزین	

گفت سروش از ره دانشوری | گوهر نایاب ستایش گری

۱۳ ۹

سنجیدهٔ فکر صاحب تمیز مولوی محمد یوسف المتخلص بعزیز

انتساب کتاب مستطر اخلاق مصطفی	مجموعه صفات و کمالات مجتبی	حاوی مضامین اهل رشاد و صفا و علوم
کاتب محافظ بهر مثنوی لوی روم	با قطع الکش و خط صاف و بیان با	مطبوع شد بوقت سعید و زمان نیک

چون بود فخار ز تحقیق مثنوی | هر بیت مثنوی شده تاریخ مثنوی

۱۳

از نتائج قلم فصاحت رقم حافظ مفتی محمد یحیی سلمه الله ساکن علیگڈه

چه خوب چیده و شسته نوشته مثنوی	برای خلق خدا و رسول ربانی	درین رساله بیان حق موسی و
ز دین چه دنیوی آگه اگر تو بخوانی	با اهتمام تمام و بکوشش و سوز	مجلد و جید بلیغ و لعید پیشانی
صحیح متن و خط او زیبا و نیز خوش تقطیع	چو زیر طبع در آمد رموز قرآنی	نوشت بی سر آورد سال او یحیی
	عجیب عمده و نادر نکات قرآنی	
	۱۳ ۹۶	

(۱۹۰)

(۱۹۱)

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع وقاد حکیم مولوی عبد الصمد بن حکیم رحیم اللہ مرحوم ساکن رہوہ

یہ نسخہ نو ہوا مرتب بسعی مجید — بفضل باری بعون خالق بلطف ایزد
جو چاہا صابر نے لکھے تاریخ طبع اسکی — کہا خرد نے کہ نطق کلک حضور احمد ۱۲۹۶

چکیدۂ قلم بلاغت رقم شاعر شیوا بیان منشی عبد المجید ملازم سررشتہ فوجداری علیگڈہ

مدون مطبع العلوم میں واہ — کیا چھپی ہے نکات قرآنی — فکر تاریخ کی مجید کو تھی
ہوگئی فضل حق سے آسانی — یہی تاریخ ہے کہ جاری ہے — اب چھپی ریاض ربانی ۱۲۹۶

از دانش آگاہ خرد پژوہ منشی سید عظمت علی متخلص بشکوہ متوطن بریلی

چھپی یہ کتاب معدن فیض — خریداری ہوئی سو جان سے جسکی — شکوہ ازروی طرز طبع نازک
فروغ اوج لکھے تاریخ اسکی ۱۲۹۶

ایضاً از مولوی محمد اسحاق متخلص بہ عرشی بزبان اردو

بحمد اللہ کہ پائی نسخہ تالیف کی صورت — بطرز نو صفات احمد مختار قرشی نے
باوقات مبارک جبکہ نوبت طبع کی آئی — انتخاب فیض ربانی لکھی تاریخ عرشی نے ۱۲۹۶

غلط نامہ دیباچہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۲	۷	خود لباب	خود یہ لب لباب			
۷	۱۵	ہر صنعت	ہر صفت			
۸	۱	جامع	ذوات جامع			

غلط نامہ اصل کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۵	۴	ماہ ضیا	ماہ لقا مہر ضیا	۵۵	۱۰	یعنی
"	۹	تجلی	تجلی ہے کہ	۵۷	۱۲	نیکوکار
۲۱	۱۲	کے فنا	کرائی فنا	۶۰	۹	قدر الہ
۲۳	۴	ٹوٹ	لوٹ	۶۶	۴	لایحیون
"	۸	چھپا گیا صفت	چھپا گیا کہ جہاں وہ تن چھپا نگا وصفت	"	۱۲	کہ خوشنامہ
				۶۷	۸	ہمنشینی
۳۹	۱	چو پوست	چو لعل	"	۱۴	
۴۱	۷	یظہر عا	یظہر علی	۶۸	۷	نافردیت
۴۷	۴	لاتخافون	لایخافون	۶۹	۲	ی جینک
۵۱	۱۳	سیاہ	روسیاہ	۷۳	۲	مشاقی
۵۲	۱۱	کو کبد	کوہ کبد	"	۱۱	صافی